اللہ اکبر

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ

سلسلہ حربیہ نمبر ۱

رائفل ٹریننگ

مؤلفہ

ملک مظفر علی

صدر مجلس دفاع سب تحصیل شرقپور

سینئر وائس چیئرمین

دسٹرکٹ بورڈ ضلع شیخوپورہ

ناشران

حاجی کریم بخش شاہ ولی تاجران کتب ۲۳- انارکلی لاہور

بار اول) آفتاب عالم پریس لاہور باہتمام شاہ ولی پبلشر نے چھپا [illegible] قیمت [illegible]

انتساب

میں اپنی اس کوشش کو

اپنے محبوب

رضاکاروں کے نام منسوب

کرتا ہوں

ملک مظفر علی

عنوانات

نمبر شمار	عنوان	حصہ / باب	صفحہ
(۱)	انتساب		۲
(۲)	پیش لفظ	حصہ اوّل	۴
(۳)	فوجی زندگی۔	باب اوّل	۷
(۴)	جسمانی تربیت	باب دوم	۹
			۱۲
(۵)	ڈرل		۳۸
(۶)	رائفل کی تربیت کی ضرورت	پہلا باب رائفل کی تربیت کی ضرورت	۵۵
(۷)	رائفل کے اجزاء	دوسرا باب	۵۸
(۸)	گولی	تیسرا باب	۶۷
(۹)	نشانہ بازی	چوتھا باب	۷۰
(۱۰)	رائفل کی صفائی	پانچواں باب	۷۵
(۱۱)	نشانہ بازی کی مختلف حالتیں۔	چھٹا باب	۷۹
۱۲	رائفل ڈرل۔	حصہ سوم پہلا باب	۸۸
(۱۳)	رائفل کے استعمال کے دوران میں رکاوٹیں اور ان کا رفع کرنا	(باب دوم)	۹۹
(۱۴)	حصہ چہارم		۱۰۲
(۱۵)	سنگین یا بینٹ		
(۱۶)	بندوق		۱۲۷

پیش لفظ

جب اقوام آزاد ہوتی ہیں۔ اجتماعی اور انفرادی خطرات میں فطری طور پر اضافہ ہو جاتا ہے۔ سب سے عظیم ترین خطرہ جو کسی آزاد قوم کو لاحق ہو سکتا ہے۔ وہ اپنی اس آزادی کی برقراری ہے۔ جو کہ اس قوم کے افراد نے اپنے خون سے حاصل کی ہوتی ہے۔ اس لئے آزادی ہی آزاد قوم کے لئے ایک ایسی دولت ہے۔ جس کا تحفظ اس قوم کے افراد کے لئے اوّلین فرض ہے۔ کیونکہ عدم آزادی کا مطلب ذہنی۔ سیاسی۔ اقتصادی اور جسمانی غلامی ہے۔

اس خطرہ عظیم کے مدّ نظر ہر قوم کا یہ قومی فرض بن جاتا ہے کہ وہ من حیث القوم ہر ممکن طریق سے موجودہ و مروّجہ فنونِ حرب سے پوری واقفیت حاصل کرے۔ اپنے آپ کو ہر ممکن خطرات کے لئے اخلاقی۔ سیاسی۔ اور فوجی طور پر مستعد کرنا اور تیار کرنا لابدی امر بن جاتا ہے پاکستان کی تشکیل کے بعد بھی اسی قسم کے خطرہ کا احساس قوم میں موجود ہے۔ اور یہی احساس قومی شعور ہے جو کہ باشندگان پاکستان کو ہمیشہ زندہ رہنے پر مجبور کریگا۔ کیونکہ ہر پاکستانی اب یہ اچھی طرح سمجھ گیا ہے۔ کہ ذلّت کی زندگی سے عزّت کی موت جو آئندہ نسلوں کے لئے عزّت کی زندگی کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ بہتر ہوتی ہے۔ اس

لئے ہر پاکستانی کے دل میں یہ جذبہ قومیت موجزن ہے۔ اور وہ اپنے عزیز ملک کی سابقہ روایات۔ اپنی عزت و آبرو۔ اور اپنی مادی ملکیت کی حفاظت کے لئے زندہ قوم کے افراد کی طرح ہر قربانی دینے کے لئے تیار و مستعد ہے۔ کیونکہ اس کا یہ نظریہ عقیدہ ایمان کی حیثیت رکھتا ہے کہ اگر وہ اپنے ملک و ملت کے لئے جنگ آزما ہو اور اس جنگ میں وہ شہید ہو جائے۔ تو پھر بھی اس سودا میں اس کو کسی قسم کا گھاٹا یا خسارہ نہیں ہوگا۔ اور اگر زندہ رہے۔ تو غازی کہلا کر قوم کے لئے قابل افتخار اور قابل تقلید نمونہ بن جائے گا۔ یہی ایک جذبہ تھا جس نے مسلمانوں کے دل سے موت کا خوف نکالکر حُبّ رسول اور حُبّ خدا پیدا کر دی تھی۔ اور وہ یہی جذبہ تھا جس سے موت کو صرف اپنے خالق سے وصال حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھکر جام شہادت پینے کے لئے تڑپتے تھے۔ اور پھر اسلامی سپاہی جنگ سے پہلے یہی دعا مانگتا تھا کہ اے میرے اللہ مجھے یہ سعادت عنایت کر کہ میں بہت جلد جام شہادت پی کر آپ سے ملوں۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ۔ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝ (پارہ چہارم)

اور اگر تم مارے جاؤ اللہ کی راہ میں یا مر جاؤ۔ تو اللہ تمہیں بخش دیگا اور اسکی رحمت ہوگی (اور یہ) اس چیز سے) بہتر ہے جو تم جمع کرتے ہو۔

اور یہ جذبہ آج کل بھی ہر پاکستانی مسلمان کے دل میں امواج سمندر

کی طرح متلاطم ہے۔ اس جذبہ سے پورا استفادہ حاصل کرنا ملک و ملّت کے اکابرین اور راہ نماؤں پر منحصر ہے۔

اکابرین ملّت اور حکّام ملک نے اس احساس اور جذبہ کی پوری پوری تشخیص کی۔ اور اس کی تسکین کے لئے تحریک قومی رضا کاراں معرض وجود میں آئی۔ اس تحریک میں نونہالان ملّت جوق در جوق حصّہ لے رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو دائرہ تنظیم میں لاکر ضبط و نظم کے اسباق یاد کرنے کے علاوہ فوجی تربیت بھی حاصل کر رہے ہیں۔

یہ فوجی تربیت کسی قوم یا ملک پر جارحانہ اقدام کرنے کی نیت سے اٹھائے نہیں جا رہے بلکہ صرف دفاعی نقطہ نظر سے ان کی ضرورت پیش ہو رہی ہے۔

چونکہ ہر پاکستانی شہری اور دیہاتی اس امر کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ کہ اس کو علاوہ شہری۔ تاجر۔ یا دیہاتی زمیندار یا کلرک یا مجسٹریٹ ہونے کے اپنی قوم کی خاطر ایک بہترین سپاہی بھی ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ان کو مروّجہ فنون حرب و متعلقہ اسلحہ جات سے واقفیت حاصل کرنا لابدی ہے۔ اس ضرورت کے مدّنظر اس کتاب کی تدوین و ترتیب معرض وجود میں آئی۔ یہ سلسلہ حربیہ کی پہلی کڑی ہے۔ اس میں رائفل ایسے عام اسلحہ سے ضروری واقفیت بہم پہنچانا مقصود وحید ہے۔ موجودہ زمانہ کے اسلحہ جات میں رائفل کو بہت بڑی اہمیت ہے۔ لہٰذا رائفل کی تربیت ہر شہری و دیہاتی کیلئے ازبسکہ ضروری ہے

حصہ اول

باب اول

فوجی زندگی

پیشتر اس کے کہ رضاکاران یا نوجوانوں کو کسی اسلحہ کی تربیت
دی جائے یہ ضروری ہے۔ کہ ان میں احکامات کی تعمیل کرنے کے
لئے ایک ایسا جذبہ پیدا کیا جائے۔ جو ان کو اتنا مستعد کر دے
کہ ہر ایک حکم کی بغیر حیل و حجت اور بغیر توضیح اوقات تعمیل اسطرح
کریں گویا ان کی عادت ثانیہ ہے۔ ادھر حکم ہو۔ اور ادھر تعمیل ہوگی
۔ وہی شخص عملی زندگی میں عموماً۔ اور فوجی زندگی میں خصوصاً نمایاں
کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ جس نے حکم کی تعمیل کو عادت ثانیہ بنا
لیا ہو اور پھر اسی شخص میں ہی حکم دینے کی قابلیت بھی پیدا ہو سکتی ہے۔
ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد۔ جس نے آئین وفاداری کا سبق
نہیں سیکھا۔ اس نے آئین مخدومی کیا سیکھے۔ وہ یہی ایک خصوصیت
آزاد قوم کے افراد کا طرۂ امتیاز ہے کہ وہ کس طرح اپنے آپ
کو قوانین ضبط میں لا کر اپنی انفرادیت کو اجتماعی افادیت پر ترجیح
دیکر محو کر سکتا ہے۔ ضبط کیا ہے۔ آئین فطرت جنکو عام زبان
میں قوانین منتظم کہتے ہیں کے ماتحت زندگی بسر کرنا۔ اور اپنے

تمام جذبات کو ان کے زیر اثر کر کے قابو میں لانا۔ اور پھر اپنی ذات کو بہترین طور پر قوم کے فائدے کے لئے پیش کرنا۔ اسی کو رضاکاری کہتے ہیں۔ اور یہی آزادی کا غیر مبہم مفہوم ہے جس نے آزاد قوموں کی آزادی برقرار رکھی ہے۔

ان تمام مقاصد کو پورا کرنے کے لئے فوجی زندگی کا بھی ایک ضبط بنایا گیا ہے۔ اگر ہم اس ضبط کے سیکھنے کے لئے ان تمام ضروری و متعلقہ اشتاق پر مذہبی پابندی سے کاربند ہو جائیں تو ہم کسی میدان عمل میں ناکامیاب نہیں ہو سکتے۔ بلکہ کامرانی ہمارے پاؤں چومے گی

فوجی زندگی میں ہمیں کئی ایک تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے میلوں پیدل سفر کرنا۔ اور اس ماحول میں جس سے ہم مانوس نہیں۔ لق ودق بیابانوں میں الجھتے پھرنا۔ پہاڑوں کی بلند چوٹیوں کا طواف کرنا تپتے ہوئے ریگستانوں کی صحرانوردی کرنا۔ راتیں ستاروں کی گنتی میں کاٹنا۔ بھوک و پیاس کی شدت کو برداشت کرنا اور اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر دشمن کا خوف ہر وقت دامنگیر رہنا۔ ایسے حقائق ہیں۔ جنکو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ ان تمام امور کے اثر سے بچنے کے لئے جگر گردہ کا کام ہے۔ یہ اس وقت ہو سکتا ہے۔ جبکہ تربیت لینے والے حضرات کو ان متوقع مشکلات کے برداشت کرنے کی عادت

ڈالی جائے۔ اور اس عادت کی قوت اور شدت اتنی ہو۔ کہ مصیبت مصیبت نہ رہے۔ بلکہ مشکلات کی ساعتیں تبسم اور ہنسی میں کاٹ دی جائیں۔ اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ ہماری انفرادی قوت مدافعت ایک کمال بلندی تک پہنچ جائے تو پھر ہمارے سامنے سے پہاڑ ٹل سکتے ہیں۔ دریا سمٹ کر قطرہ بن سکتے ہیں۔ دشت وجبل کی پہنائیں سمٹ سمٹا کر ذرہ بن سکتی ہے، اور پھر ہم اپنی ان پرانی روایات کی یاد تازہ کر سکتے ہیں

دشت تو دشت رہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
اور بحر ظلمات میں دوڑا دئے گھوڑے ہم نے

اس مقصد کی تحصیل کے لئے ماہرین فن نے دو قسم کی امشاق تجویز کی ہیں۔

(۱) جسمانی تربیت۔

(۲) ڈرل۔ یا ایسی امشاق جن کے ذریعے ہمارے اعضاء میں خاص ضبط پیدا ہو سکتا ہے۔

جسمانی تربیت

جسمانی تربیت کا مقصد یہ ہے۔ کہ نہ صرف ہم اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے چند امشاق اپنے لئے وضع کریں۔ بلکہ اپنے اندر اپنے قوائے کو مضبوط کر کے معیاری طاقت بھی پیدا

کریں۔ اور اس کے علاوہ اپنے اجسام میں بیماری کا مقابلہ کرنے کے لئے قوت مدافعت بھی پیدا کریں۔ موت کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے وقت مقرر ہے۔ مگر بیماریوں سے خاص احتیاط برت کر نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ ہر وہ آدمی جو جسمانی ورزش کا عادی ہوتا ہے۔ بیماریوں سے بھی بچا رہتا ہے اس لئے یومیہ جسمانی ورزش ازحد ضروری اور لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر فوجی سکول اور درسگاہ میں جسمانی ورزش ایک ضروری عنصر خیال کیا جاتا ہے۔ جہاں کہیں بھی تربیت کے لئے چند اشخاص جمع ہوں۔ وہاں جسمانی ورزش کا پروگرام لابدی ہوتا ہے۔

علاوہ مندرجہ بالا فوائد سے اجسام میں چستی۔ اور نقل وحرکت میں سرعت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے فرائض بسرعت پایہ تکمیل تک پہنچ سکتے ہیں۔ ایک صحت مند جسم ہی میں صحیح دماغ رہ سکتا ہے۔ اس لئے دماغی کام کرنے والوں کے لئے بھی جسمانی ورزش ازبسکہ ضروری ہے۔ آج کل کے نوجوانوں میں مشقت کے کام کرنے کی اتنی صلاحیت اور قابلیت صرف اس وجہ سے نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے جسمانی ورزش کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ بلکہ وہ ذہنی طور پر اس سے نفرت کرتے ہیں گویا اپنی شان کے شایاں ہی خیال نہیں کرتے۔ اس

ذہنی نفور نے ان کے حوصلوں کو پست کر دیا ہے۔ ایک پتّہ ہلنے کی جنبش سے ان کے دل دہل جاتے ہیں۔ رات کا اندھیرا ان کے لئے بحر ظلمت سے کم نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ ان کو رات کے وقت بیابان میں سفر کرنے کی جرأت ہو۔ یہ تمام امورِ جسمانی کمزوری کی وجہ سے ہیں۔ ورنہ یہ شاہیں شاہیں رہتا ہے۔ مگر زاغوں کے مابین جب ان کی تربیت ہوئی۔ تو شاہیں بچہ اپنی سابقہ روایات کو بھول گیا۔ مگر چونکہ بچہ شاہیں ہے۔ فطرتاً وہ جذبہ اس کے اندر موجود ہے۔ اور اگر اس کو معقول و مناسب تربیت مل جائے۔ تو یہ اکتسابی خصائص پیدا ہو سکتے ہیں۔ نسائیت جو بدترین منظہر خود نمائی ہے یک قلم مٹ سکتا ہے۔ اور پھر وہی مجاہدانہ جذبہ اس کی جگہ لے سکتا ہے۔

تو اس جسمانی ورزش کے پروگرام سے ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم اپنے اجسام کو ہر مشقّت۔ تکلیف کے برداشت کرنے کے قابل بنائیں۔ تاکہ خوف و ہراس ہمارے دل و دماغ سے حرف غلط کی طرح مٹ جائے۔ ہم تنومند بن جائیں۔ اور ہماری صحت قابلِ رشک بن جائے۔ کہتے ہیں کہ پرہیز دوا سے بہتر ہے۔ پرہیز کا مقصد نہ صرف اکل و شرب میں ہر ممکن احتیاط برتنا ہے۔ بلکہ اپنے اجسام کو ورزش کے ذریعے اس قابل بنا دینا ہے۔ کہ بیماری ہم تک پہنچ ہی نہ

سکے ۔ ہماری خوراک بخوبی ہضم ہو کر ۔ صالح خون پیدا کرے اور وہ صالح خون قوت مدافعت کو بڑھائے ۔ مرغن غذائیں ہمارے اجسام میں وہ قوت پیدا نہیں کر سکتیں جتنا کہ سادہ غذا اور روزانہ ورزش پیدا کر سکتی ہیں ۔ مرغن غذاؤں سے بلکہ اکثر اوقات کئی ایک ایسی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں ۔ جو اکثر مرتبہ مضر ثابت ہوتی ہیں ۔ کیونکہ جب تک اجسام کے اندر ان غذاؤں کے ہضم کی قوت نہ ہو گی ۔ وہ غذائیں مفید ثابت نہیں ہو سکتیں ۔ ہماری صحت کا راز صرف سادہ غذا ۔ تازہ ہوا ۔ اور روزانہ ورزش میں مضمر ہے ۔

ڈرل ۔ یا تربیت قویٰ

ڈرل یا منظم حرکات قوائے جسمانی کا واحد مقصد یہ ہے ۔ کہ ہمارے قویٰ میں مختلف قسم کی حرکات و سکنات کیلئے چستی اور چالاکی پیدا ہو جائے ۔ تاکہ جسمانی ورزش سے وہ اعضاء جو سخت ہو گئے ہیں ۔ اتنے سخت نہ رہیں ۔ اور وہ قویٰ جو ڈھیلے پڑ گئے ہیں اتنے ڈھیلے نہ رہیں بلکہ ان میں یکسانیت پیدا ہو جائے اور حرکات میں بھی ایک خاص ضبط پیدا ہو جائے جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہم اپنے اعضاء پر پورا قابو حاصل کر کے ان سے ضروری خدمت لے سکینگے ۔ ضروری خدمت کا مفہوم

یہ ہے ۔ کہ اگر ہم اپنے بازو کو ایک خاص زاویہ پر رکھنا چاہیں تو اسی زاویہ پر آئے نہ کم ہو اور نہ زائد بلکہ متوازن اور منتظم ہو۔ غرضیکہ ڈرل کی امشاق کے بعد ہماری تمام حرکات۔ چلنا۔ پھرنا۔ مڑنا۔ بیٹھنا۔ اٹھنا اور دوڑنا ایک خاص ضبط کے ماتحت آجائے۔ اور ہم میں سے ہر ایک اس قابل ہو جائے کہ ہم یہ حرکات انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر یکسانیت سے کر سکیں۔

مندرجہ بالا فوائد کے علاوہ سب سے بڑا فائدہ یہ کہ ہم میں احکامات کی تعمیل کے لئے پوری استعداد پیدا ہو جائے۔ اس استعداد کی تخلیق اور موجودگی کا نام ڈسپلن ہے۔ یا ضبط ہے۔ اور یہی ضبط فوجی زندگی کا طرہ امتیاز ہے۔ بلکہ بنیادی اصول ہے۔

القصہ ڈرل کے مقاصد۔ حرکات کی چستی۔ اور احکامات کی فوری تعمیل ہے۔

آئیندہ ابواب میں ہم ان دو ضروری عناصر پر جو فوجی زندگی کی لابدی ضروریات ہیں بالوضاحت روشنی ڈالینگے۔ کیونکہ جب تک فوجی تربیت کے طالبین کے ابدان اور اجسام معیاری طاقت حاصل نہ کر لیں۔ اور جب تک ان کے اعضاء اور قوی میں معیاری چستی پیدا نہ ہو جائے۔ اس وقت تک کامیابی سے فوجی تربیت

حاصل کرنا دائرہ امکان سے باہر ہے۔ اس لئے پہلے جسمانی
ورزش اور ڈرل کا کام سیکھنا ضروری ہے۔

باب دوم

جسمانی تربیت

کھیل فطری تقاضا ہے۔ ہر ایک بچہ صرف اپنی فطرت کی بنا پر اپنے شعور سے کوئی نہ کوئی کھیل ماحول کے مطابق وضع کر لیتا ہے۔ کیونکہ فطرت عبور کرتی ہے۔ کہ وہ اعضا کی نشوونما کے لئے ان کو پھیلتی ہوئی حرکات دے کر ضروری قوت پیدا کر کے اور وہ ماحول کے مطابق اپنے اعضاء سے کام لے چنانچہ اس کا بے وجہ کودنا۔ دوڑنا۔ رونا اور ہنسنا۔ کبھی لیٹ جانا اور لیٹ کر اٹھنا اور یکایک دوڑ لگا دینا۔ بے معنی نہیں بلکہ فطری تقاضا ہے۔ پھر جب اعضا قدرے نشوونما پا جاتے ہیں۔ شعوری طاقت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ تو بے معنی اور بے وجہ حرکات میں وہ اپنی دانست کے مطابق نظام پیدا کرتا ہے۔ اپنے ساتھ ہمجولیوں کو اکٹھا کر کے کئی ایک نئی کھیلوں کی اختراع کرتا ہے جس میں دماغی اور جسمانی طاقتوں کا بہت عمل دخل ہوتا ہے۔ اور جوں جوں بچوں کے قویٰ میں قوت اور ان کے

دماغ میں قوّت تنقید بڑھ جاتی ہے۔ ان کی کھیلیں زیادہ منظم ہوتی جاتی ہیں۔

طفلانہ کھیلوں کے سالہا سال تواتر کے بعد جب اس کام میں دلچسپی لینے والوں نے ذرا زیادہ حصّہ لیا تو ان تمام کھیلوں کو ایک خاص نظام کے ماتحت لے آئے ان کے اصول بنائے گئے اور کھیلنے کے نئے نئے اسالیب معرض وجود میں آگئے۔ مختلف کھلاڑیوں کے مقابلے ہوئے جس سے کھیلوں میں اور بھی زیادہ دلچسپی پیدا ہو گئی ہے چنانچہ کبڈی۔ ونٹر پیلنا۔ کشتی۔ مکا بازی۔ مگدر اٹھانا اور گتکا وغیرہ کئی ایک قبیل کی کھیلیں ایک خاص نظام کے ماتحت کھیلی جانے لگیں۔

جب مغربی اقوام کا اثر مشرقی تہذیب پر پڑا۔ تو کھیلوں میں بھی کئی ایک انقلابات آئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مغربی کھیلوں نے مشرقی کھیلوں کی جگہ لے لی اس کی وجہ یہ تھی کہ مشرقی کھیلوں میں گو نشو و نما۔ طاقت قوی اور جسمانی قوت کا پیدا ہونا۔ مقابلۃً مغربی کھیلوں کے زیادہ تھا مگر وہ اجسام کو بے ڈول اور قدرے سست بنا دیتی تھیں جس کا اثر کاروباری زندگی پر بہت پڑتا تھا۔ بعض اوقات ان کھیلوں سے اتنی تھکاوٹ ہو جاتی کہ دوسرے مشاغل کی

طرف توجہ دینے سے کھلاڑی قاصر رہ جاتے۔ اور پھر کھیل کے ہی ہو جاتے۔ مگر مغربی کھیلوں میں تفریح کے علاوہ جسمانی تربیت کا بھی خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس لئے مغربی کھیلوں کو مشرق نے بھی لبیک کہا۔

کشتی کا کھیل حقیقت میں ایک ایسا کھیل ہے جو جسمانی تربیت کے لئے نہایت لازمی امر ہے۔ سنگین کی لڑائی میں اکثر اوقات ایسے مواقع پیش آتے ہیں کہ لڑائی دست بدستی کرنا پڑتی ہے۔ اور ہتھیار کا استعمال کرنا ناممکن ہو جاتا ہے اس وقت کشتی کے داؤ پیچ ہی سپاہی کو دشمن کے چنگل سے بچا سکتے ہیں۔ یا گتکا کے مختلف ہتھکنڈے کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا دیسی کھیلوں کے علاوہ۔ پی ٹی یعنی جسمانی تربیت کا روزانہ پروگرام۔ فوجی اور پولیس کی زندگی میں نہایت اہمیت رکھتا ہے۔

پی ٹی یا فزیکل ٹریننگ کا مقصد وحید یہ ہے کہ تربیت پانے والوں کے ہر ایک عضو کی ورزش ہو۔ اور جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ رہ جائے۔ جس کو حرکت نہ دی جائے ان حرکات سے پٹھوں میں زور آتا ہے۔ اور انسانی عقل بھی تیز ہو جاتی ہے۔ اس ورزش سے تھکاوٹ مقصود نہیں ہوتی۔

بلکہ تفریح و تقویت جسمانی و دماغی مقصود ہیں۔
چونکہ پی ٹی میں جسم کے ہر عضو کو ورزش کرانا ہوتا ہے۔ لہذا پی ٹی کے پروگرام میں ایسی حرکات شامل کی جاتی ہیں۔ جن میں بازوں۔ ٹانگوں سر۔ دھڑ۔ اور پاؤں وغیرہ کو یکے بعد دیگرے حرکت میں لایا جاتا ہے۔ سب سے اہم امر یہ ہے کہ اس میں سیدھی پوزیشن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ تاکہ دل اور پھیپھڑوں کی حرکت میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

پی ٹی کا وقت

صبح سورج نکلنے سے قدرے پیشتر تربیت لینے والوں کو پی ٹی گراونڈ میں آنا لازمی ہے۔ کیونکہ یہ امشاق جتنی کھلی اور تازہ ہوا میں کی جائیں۔ اتنا ہی زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ اور دل کو فرحت ہوتی ہے۔ سورج کے طلوع سے کم از کم نصف گھنٹہ پہلے۔ حاجات سے فارغ ہو کر اس کام کی ابتدا ہونا چاہیئے۔ اور کم از کم ۳۰ سے ۴۵ منٹ تک امشاق کو کرانا چاہیئے۔

لباس

پی ٹی میں لباس نہایت مختصر اور ہلکا ہونا ضروری ہے

ایک بنیان ۔ نیکر ۔ اور پی ٹی شو کافی ہیں ۔ مگر پی ٹی کے فوراً بعد موٹا کپڑا پہننا لازمی ہے ۔ کیونکہ بدن پی ٹی کی امشاق کے بعد نہ صرف گرم ہو جائے گا ۔ بلکہ مسامات پھیل جائیں گے ۔ ان کا بہت جلد سکڑنا مضر ثابت ہوتا ہے ۔ اس لئے پی ٹی کے بعد فوراً ہی موٹے کپڑے ۔ موسم کے مطابق پہن لینا ضروری ہے ۔

انسٹرکٹر

رضاکاراں کی تربیت کے لئے سکھلانے والے وہ ہونا چاہئیں ۔ جو پہلے خود کام سیکھے ہوئے ہوں ۔ چونکہ ان کے لئے فوجی نظام ایسی سختی کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس لئے ہائی سکولوں کے فارغ التحصیل طلباء ۔ فوجی پنشن لینے والے سپاہی یا حوالدار جو لکھے پڑھے ہوں ۔ ضرورت کے مطابق تربیت دے سکتے ہیں ۔ مگر ان کو قدرے اعادہ کی ضرورت ہے ۔ کوئی ایسی کتاب پی ٹی کی پڑھکر کام شروع کیا جا سکتا ہے اگر انسٹرکٹر ، سکاوٹ کی تربیت یافتہ ہو ۔ تو بہت بہتر ہوگا ۔ کیونکہ سکاؤٹنگ میں ان مشاغل کو طرف خاص توجہ دی جاتی ہے ۔ جب انسٹرکٹر کو اپنی قابلیت پر پورا اطمینان ہو ۔ اور وہ یہ سمجھے کہ اس کے احکام مانے جائینگے اسکی

آواز میں تحکم ہو۔ تو وہ بسیں کے قریب رضا کاروں کو صبح کے وقت تربیت دینا شروع کر دے۔

جس مشق کی تربیت دینا مقصود ہو۔ پہلے اس کا نمونہ انسٹرکٹر خود دے۔ نمونہ مکمل ہو۔ اور اس کے تمام اجزاء واضح طور پر بیان کر دینا چاہئیں پھر تربیت لینے والوں کو انفرادی طور پر اس کی مشق دی جائے۔ جب اطمینان ہو جائے کہ تمام رضا کار اس مشق میں اتنی مہارت پیدا کر گئے ہیں۔ کہ اجتماعی مظاہرہ دے سکتے ہیں۔ تو مشق کا مزید تجزیہ کرکے۔ گنتی سے اس مشق کو دہرائے۔ حتیٰ کہ پوزیشن کی مشق ہو جائے۔

اولاً۔ ایک دو یا زیادہ سے زیادہ تین امشاق تک اکتفا کیا جائے۔ اس کے بعد ایک ایک یا دو امشاق بڑھائی جائیں اور ساتھ ہی ساتھ پہلی امشاق کا اعادہ بھی کرایا جائے۔

ابتدا میں جب امشاق کم ہوں۔ تو دوڑ لگوانا مفید ہوگا اس سے سانس پک جائیگا۔ محنت اور مشقت کا کام کرنے کے لئے جسم میں استعداد پیدا ہو جائے گی۔ ہر روز ایک دفعہ اس قسم کی مشق دی جائے کہ دوران امشاق میں ان کو حکم دیا جائے۔ کہ فلاں درخت کو جو کم از کم سو گز کے فاصلے پر ہو۔ دوڑ کر ہاتھ لگا بیٹں۔ اور فوراً اپنی جگہوں پر واپس آجائیں۔

اس قسم کی مشق سے جسم میں پھرتی پیدا ہونے کے علاوہ اپنے اجسام کو ضبط میں لانا بھی آجائیگا۔ جوں جوں امشاق بڑھتی جائیگی۔ دوڑ کم ہوتی جائیگی۔ حتیٰ کہ آدھ گھنٹے کے اندر اندر کئی ایک امشاق ہوسکینگی۔ اور جسم میں مطلوبہ چستی پیدا ہو جائے گی۔

یاد رہے کہ ڈرل اور پی ٹی میں فرق ہے۔ اسلئے ڈرل کا ضبط پی ٹی میں استعمال نہ ہو۔ ایک بات اور ذہن نشین رہے کہ ایک دو امشاق کے بعد سانس لینے کی امشاق کرائی جائیں۔ تاکہ تھکان پیدا ہی نہ ہو۔
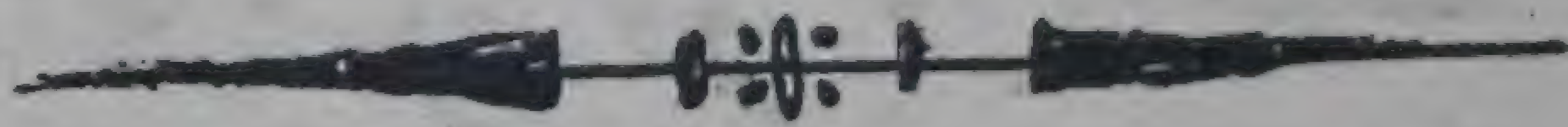
پی ٹی کی مختلف امشاق

پی ٹی میں چونکہ سیدھی پوزیشن کا خاص طور پر لحاظ رکھا جاتا
اس لئے اس کے متعلق ذیل کی ہدایات ازبسکہ ضروری ہیں۔

اٹینشن کی حالت

اس حالت میں جسم بالکل سیدھا رہے۔ چھاتی باہر کو نکلی
ہوئی ہو۔ کمر میں خم نہ آنے پائے ٹانگیں بالکل سیدھی۔ پاؤں
کے پنجے کھلے ہوئے۔ ان کے درمیاں ۳۰ درجے کا زاویہ
بنا ہوا ہو۔ اور ایڑیاں ملی ہوئی ہوں۔ کندھے ایک خطِ
مستقیم میں قدرے پیچھے کی طرف۔ سر سیدھا۔ جو کندھوں
پر ۹۰ درجے کا زاویہ بنائے۔ بازو سیدھے۔ جسم کے ساتھ
ملے ہوئے ہوں۔ ہتھیلیاں اندر کی طرف ہوں۔ پیٹ باہر
نہ ابھرا ہوا ہو۔ بلکہ پیچھے کی طرف دبا ہوا ہو۔ اور چوتڑ باہر
کی طرف نمایاں ہوں۔ اس پوزیشن کو سیدھی پوزیشن
کہتے ہیں۔ جب انسٹرکٹر اٹین کہے تو سیکھنے والے بالکل
تیار ہو جائیں۔ "اٹینشن" کے لفظ پر بالکل مندرجہ بالا
پوزیشن اختیار کر لیں۔

سٹینڈ۔ ایٹ ایز

اٹین شن سے سٹینڈ ایٹ ایز کی حالت میں لایا جاتا ہے۔ جب رضاکاروں کا دستہ سامنے اٹین شن کی حالت میں کھڑا ہو اور انسٹرکٹر سٹینڈ کا حکم دے تو آئندہ حکم کی تعمیل کے لئے دستہ کو تیار ہو جانا چاہئے۔ اور جب ایٹ ایز کہے تو مندرجہ ذیل حرکات بیک وقت معرض وجود میں آئیں۔

(۱) بائیں ٹانگ فوراً بائیں طرف ایک فٹ کے فاصلہ تک لے جاؤ۔

(۲) دونوں ہاتھ پیچھے لے جاؤ۔ اور دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر آجائے۔

(۳) جسم بالکل نہ حرکت کرے۔ اسی حالت میں کھڑے رہو۔

یہ سٹینڈ ایٹ ایز کی حالت ہے۔

اس حالت میں دستہ کو زیادہ دیر کھڑا نہیں رکھنا چاہئے

سٹینڈ ایٹ ایز سے اٹین شن۔

سابقہ حالت سے "اٹین" کے حکم پر تیاری کرو۔ اور "شن" کے حکم پر مندرجہ ذیل حرکات ٹھیک کرو۔

(۱) بایاں پاؤں پھرتی سے دائیں پاؤں کے ساتھ لاؤ۔

ایڑی سے ایڑی ملاؤ۔ پنجے کھلے رہیں۔
(۲) ہاتھ اطراف کی جانب لے آؤ۔
یہ وہی اٹین شن کی حالت ہے۔

سٹینڈ ایٹ ایز سٹینڈ ایزی

سٹینڈ ایٹ ایز سے۔ سٹینڈ ایزی کی حالت پر آیا جاتا ہے۔ اسی حالت میں ہاتھ اپنی جگہ سے ہلائے جا سکتے ہیں۔ مگر ٹانگیں یوں کی توں رہیں۔ کمر کے اوپر کے حصے کو حرکت دی جا سکتی ہے۔ مگر ٹانگوں کو حرکت دینا ممنوع ہے۔ یہ حالت اس وقت اختیار کی جاتی ہے۔ جب کہ دستہ کو کسی امر کی توضیح کرنا مقصود ہو۔ یا کسی مشق کا بتلانا ہو۔

پی ٹی میں یہی تین حالتیں عموماً مستعمل ہوتی ہیں۔ اور یہ تین حالتیں ڈرل میں بھی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ باقی امشاق اعضاء کی ورزش کے لئے موضوع کی گئی ہیں۔

سر کی امشاق

ان امشاق میں سر اور گردن کو حرکت دینا مقصود ہے

مشق نمبر ۱

پوزیشن

(۱) اچک کر پاؤں کھولو۔ اور ایک دوسرے کو ایک فٹ کے فاصلے پر رکھو۔

(۲) دونوں ہاتھ کولھوں پر ہوں۔

یہ دونوں حرکات بیک وقت ہوں۔

حکم

جس وقت دستہ رضاکاران اٹین شن کی حالت میں کھڑا ہو۔ تو پوزیشن کا حکم صادر کیا جائے۔ پوزیشن کا حکم صادر کرتے وقت پہلے پو کہا جائے۔ پھر تھوڑا وقفہ دیا جائے۔ اس کے بعد زیشن، حکم دیا جائے۔

یہ حالت مشق کرنے کی تیاری ہے۔

مشق

(۱) گردن کو دائیں یا بائیں، پھرتی سے لے جانا۔

(۱) پہلے بائیں طرف ایک کی گنتی پر۔
(۲) پھر دو پر سیدھے۔
(۳) تین پر دائیں طرف۔
(۴) چار پر پھر سیدھے۔
اسی طرح ۱۶ کی گنتی سے مشق کو دہرایا جائے۔

مشق نمبر (۲)

گردن کو آگے جھکانا۔ اور واپس
پوزیشن مشق نمبر ۱ کی طرح
(۱) ایک پر آگے جھکاؤ۔
(۲) ۲ پر واپس لاؤ۔
۱۶ کی گنتی سے مشق دہراؤ۔

مشق نمبر (۳)

گردن پیچھے جھکاؤ۔
پوزیشن مشق نمبر ۱ کی۔
گردن پیچھے جھکاؤ اور واپس لاؤ۔
دو کی گنتی سے کرو۔ اور ۱۶ تک کی گنتی تک دہراؤ۔

مشق نمبر (۴)

اس مشق میں پہلی تین امشناق کا امتزاج ہے

(۱) گردن بائیں طرف لے جاؤ اور واپس۔

(۲) ،، دائیں طرف لے جاؤ اور واپس۔

(۳) ،، آگے جھکاؤ ،، ،،

(۴) ،، پیچھے ،، ،، ،،

اس میں نہایت پھرتی سے ساری امشاق کی جائیں

بازوؤں کی مشق

مشق نمبر (۱)

بازو آگے۔ اطراف کو اوپر لے جانا۔

پوزیشن اٹینشن

مشق

(۱) ایک پر بازو سامنے لاؤ۔ ہتھیلی اندر کی طرف۔ انگلیاں سیدھی۔ بازو متوازی۔ اور جسم کے ساتھ ۹۰ درجے کا

زاویہ بنائیں ۔
(۲) واپس ۔
ایک دو سے ۱۶ تک کی گنتی پوری کرو ۔

مشق نمبر (۲)

پوزیشن   اٹین شن

مشق

(۱) نمبر ایک پر بازو اطراف کو مکمل طور پر پھیلے ہوئے ۔ زمین کے متوازی ۔ اور ایک ہی خطِ مستقیم میں ہوں ۔ سر اور دھڑ سیدھا رہے ۔ کمر میں خم نہ آئے ۔ ہتھیلیاں زمین کی طرف ۔
(۲) نمبر ۲ پر واپس لاؤ ۔ اور ۱۶ کی گنتی تک مشق کرو ۔

مشق نمبر (۳)

پوزیشن ۔ اٹین شن

مشق

بازو سامنے اوپر اور واپس لانا ۔
(۱) نمبر ا پر بازو سامنے لاؤ جیسا کہ مشق نمبر ا میں کیا تھا ۔
(۲) یہاں سے اوپر اور پھر سامنے اور پھر واپس یہ مشق ۱۶

کی گنتی سے کرو اور ۶ا تک پوری کرو۔

مشق نمبر (۴)

یہ مشق پہلی تین امشاق کا امتزاج ہے۔
پوزیشن ۔ اٹین شن

مشق

بازو۔ سامنے ۔ اوپر۔ سامنے۔ اطراف کو
سامنے اور واپس لانا۔
(۱) نمبر ا پر بازو سامنے۔
(۲) نمبر ۲ پر اوپر۔
(۳) نمبر ۳ پر سامنے۔
(۴) نمبر ۴ پر واپس۔
(۵) نمبر ۵ پر سامنے۔
(۶) نمبر ۶ پر واپس۔
(۷) پہلو کو۔
(۸) واپس۔
یہ مشق پہلے آہستہ آہستہ کرائی جائے پھر
تیزی کے ساتھ

کمر کی امشاق

کمر آگے پیچھے دائیں بائیں جھکانا۔

مشق نمبر (۱)

پوزیشن

پوزیشن۔ ہاتھ کولھوں پر۔ پاؤں طرفین کو پھیلائے ہوئے

مشق

کمر آگے جھکاؤ اور واپس۔

(۱) نمبر ایک پر کمر جتنا آگے جھکا سکتے ہو جھکاؤ۔ یعنے کہ دھڑ زمین کے متوازی آجائے۔

(۲) نمبر ۲ پر واپس کرو۔

یہ مشق قدرے آہستہ کرنا چاہئے۔

مشق نمبر (۲)

پوزیشن مشق نمبر ۱ والی

مشق

(۱) نمبر ۱ پر کمر دائیں طرف گھماؤ۔ اور پوری طور پر گھماؤ۔

(۲) ٹانگیں بالکل حرکت نہ کریں۔

مشق نمبر (۳)

پوزیشن - سالقہ

مشق

۲ تک کی گنتی مشق پوری کرو۔

(۱) نمبر ۱ پر کمر بائیں طرف گھماؤ۔ جیسا کہ سابقہ مشق میں کیا تھا

(۲) نمبر ۲ پر واپس لاؤ۔

مشق نمبر (۴)

پوزیشن - سالقہ

مشق

دائیں بائیں باری باری کمر کو گھمانا۔

(۱) نمبر ۱ پر بائیں طرف گھماؤ۔

(۲) نمبر ۲ پر واپس۔

(۳) نمبر ۳ پر دائیں طرف گھماؤ۔

(۴) نمبر ۴ پر واپس۔

۴ کی گنتی سے مشق پوری کرو۔ یہ مشق اشغال نمبر ۲ اور ۳ کا امتزاج ہے۔

مشق نمبر ۵

پوزیشن

پاؤں کھلے۔ کمر آگے کو پوری جھکی ہوئی۔

مشق

(۱) تین کی گنتی سے کمر کو آگے کی طرف باری باری جھٹکے دو۔
(۲) نمبر ۴ پر زمین کو انگلیوں سے چھونے کی کوشش کرو۔

مشق نمبر (۶)

پوزیشن۔ مشق نمبر ۵ والی

مشق

بازوں کو جھولے کی طرف دائیں سے بائیں لے جاؤ۔ تین بار کرو۔ اور چوتھی بار جتنا اوپر بائیں طرف لے جا سکتے لے جاؤ۔

مشق نمبر ۷

پوزیشن ۔ سابقہ

مشق

مشق نمبر ۶ کی طرح بازو دائیں طرف لے جاؤ۔

ٹانگوں اور پاؤں کی اشتاق

مشق نمبر (۱)

پوزیشن: ہاتھ کولھوں پر۔ پاؤں اور ٹانگیں اٹینشن کی حالت میں۔

مشق: (۱) نمبر ا پر پنجوں پر کھڑے ہو جاؤ۔ اور ایڑیاں اٹھاؤ۔ ٹانگیں سیدھی رہیں۔ جسم بالکل سیدھا اور پنجوں پر متوازن ہو۔

(۲) نمبر ۲ پر واپس آؤ۔

مشق نمبر (۲)

پوزیشن:- ہاتھ کولھوں پر۔ اور اٹینشن کی حالت میں ٹانگیں سیدھی

مشق: (۱) نمبر ا پر کود کر بائیں پاؤں کو آگے اور دایاں پیچھے لے جاؤ۔

(۲) نمبر ۲ پر دایاں آگے اور بایاں پیچھے لے جاؤ۔

۱۶ کی گنتی سے مشق دھراؤ۔

مشق نمبر (۳)

پوزیشن :- مشق نمبر ۲ والی -
مشق :- (۱) نمبر ا پہ کودو اور پاؤں پہلو کو -
(۲) نمبر ۲ پہ واپس -
۱ ۲ کی گنتی سے مشق دہراؤ

مشق نمبر (۴)

پوزیشن :- ہاتھ کولھوؤں پر -
مشق :- (۱) نمبر ا پہ کود کر بایاں پاؤں پہلے کو لے جاکر پنجے سے زمین کو مس کرو -
(۲) نمبر ۲ پر واپس لے آو -
دوسرا حصہ :- اوپر کی مشق کو پاؤں بدل کر کرو -
تیسرا حصہ :- دونوں مشقوں کو باری باری کرو -

مشق نمبر (۵)

پوزیشن :- ہاتھ کولھوں پر
مشق (۱) :- نمبر ا پر سارا جسم اچھالو - دایاں قدم پیچھے، بایاں آگے نکال کر اس دفعہ پنجہ زور سے زمین پر مارو -

مشق نمبر (۶)

پوزیشن ۔ ہاتھ کولھو پر۔

مشق

(۱) نمبر ۱ پر دائیں قدم پر دو دفعہ کرو۔ اور بائیں ٹانگ بائیں پہلو کی طرف لے جاؤ۔ اور جسم قدرے دائیں طرف جھکاؤ۔
اس کو باری باری کرو۔
اس مشق کو پھرتی کی اشد ضرورت ہے۔

مشق نمبر (۷)

پوزیشن

ہاتھ کولھوں پر۔

مشق

(۱) نمبر ۱ پر آہستہ آہستہ ۔ گھٹنوں کو طرفین کو کھولتے ہوئے نیچے بیٹھتے جاؤ۔ حتےٰ کہ رانیں زمین کے متوازی آجائیں۔
(۲) نمبر ۲ پر آہستہ آہستہ اٹھنا شروع کرو۔ اور سابقہ حالت پر آجاؤ۔ ۱۶ کی گنتی تک یہ عمل بار بار کرو۔

مشق نمبر(۸)

پوزیشن

اٹین شن ۔

مشق

بازؤں کو بدن کے اوپر سے گھما کر اپنی انگلیوں کو پاؤں کے انگوٹھے سے جھک کر مس کرو ۔ گھٹنوں میں خم نہ آئے ۔
اس کو بار بار کرو حتےٰکہ کہ ٹانگوں کی تھکاوٹ دور ہو جائے ۔

سانس لینا

پوزیشن : اٹین شن ۔
مشق :(۱) ایڑیاں اوپر اٹھاؤ ۔ آہستہ آہستہ سانس اندر کھینچو ۔
(۲) نمبر ۲ ایڑیاں نیچے لاؤ ۔ اور سانس باہر نکالو ۔
سانس لینے کی مشق ہر دو ... امشاق کے بعد ضرور کر لینا چاہئیے

ڈنٹر پیلنا

پوزیشن

(۱) اٹین شن -
(۲) نمبر ۲ پر اکڑ و بیٹھو - اور ہتھیلیاں زمین پر انگلیاں کھلی ہوئیں -
(۳) نمبر ۳ پر اچھل کر ٹانگیں پوری لمبائی پر پیچھے پھینکو -
(۴) آہستہ آہستہ جسم کو نیچے لاؤ - بازو جھک جائیں اور بدن زمین کے متوازی ہو جائے - جسم زمین کو نہ لگے -
(۵) آہستہ آہستہ اُٹھو -

۴ اور ۵ کو باری باری کرو - پہلے دن ۵ ڈنٹر پیلو اس کے بعد ایک ایک یا دو دو بڑھاتے جاؤ -
اس مشق کے بعد سانس کی مشق لازمی ہے -

تیسرا باب

ڈرل

پی ٹی یا جسمانی تربیت کا مقصد صرف یہ ہے کہ اجسام میں طاقت پھرتی۔ اور چستی پیدا کی جائے۔ مگر ڈرل کا مقصد یہ ہے. کہ حرکات میں ایک خاص نظام پیدا کیا جائے۔ تاکہ یہ اپنے اعضاء کو کسی خاص حالت میں رکھ سکیں۔ یا اعضاء کو خاص خاص زاویوں کے مطابق حرکت دے سکیں۔ گویا کہ اعضاء میں ضبط کی تخلیق ڈرل کے نظام کا واحد مقصد ہے۔

چونکہ اعضاء کو خاص نظام میں لانا مقصود ہوتا ہے۔ اس لیے ضبط کا پہلو ڈرل میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ ڈرل میں وردی کا استعمال لابدی ہے۔ احکامات کی فوری تعمیل جزو لاینفک ہے۔ ماہرین فن کہتے ہیں۔ کہ فوج اور پولیس کا دارومدار صرف منظم حرکات پر ہے کوئی اور حرکت جو کہ بے ہنگم اور غیر منظم ہو موزوں نہیں ہے۔

سیوٹ کی پوزیشن

ڈرل کے مقاصد

(۱) حرکات میں تنظیم، اور پھرتی۔
(۲) احکامات کی فوری تعمیل۔
(۳) احکامات کی فوری تعمیل کے علاوہ مکمل۔ اور غیر ناقص تعمیل۔

انسٹرکٹر کے فرائض

تربیت دینے والے کو لازم ہے کہ جن کو اس نے سکھلانا ہے۔ ان کو پہلے ایک نصف دائرہ میں جمع کرے نہایت آسان الفاظ اور فقرات میں مطلوبہ قسط ان کو سمجھائے جس وقت اس کو یقین ہو جائے۔ کہ اشارات کا ادراک ہو چکا ہے۔ تو پھر نمونتہ خود اپنی امشاق کو ان کے سامنے تفصیل وار پیش کرنے اور عام نقائص سے آگاہ کرتا چلا جائے۔

ان دو زبانی اسباق کے بعد اگر ضرورت پڑے تو انفرادی طور پر مشق دے۔ اور ساتھ ہی ساتھ ان کی اصلاح بھی کرتا جائے۔ اس کے بعد اجتماعی امشاق دے۔ مگر اصلاح کا پہلو اس وقت تک نہ چھوڑے جب وقت کام پایہ تکمیل تک نہ پہنچ جائے۔

ہر ایک مشق کے بعد معمولی وقفہ دینا لازمی ہے۔ ایسا کرنے سے بدن میں تھکاوٹ جلدی پیدا نہیں ہوگا۔

احکامات

احکامات دیتے وقت اس امر کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ کہ کوئی حکم ایک ہی سانس میں نہ دیا جائے۔ بلکہ اگر حکم مرکب الفاظ پر مشتمل ہو۔ تو اس کے جدا حصّے کر لئے جائیں۔ پہلے حصّہ کو قدرے نیچی اور کم بلند آواز میں پکارا جائے۔ اور دوسرا حصّہ نہایت سرعت اور بلند آواز میں تھوڑا سا وقفہ دے کر پکارا جائے۔ اس وقفہ دینے کا یہ فائدہ ہے۔ کہ دستہ (یعنی سکوئیڈ) احکامات کے سننے اور ان کی تعمیل کے لئے فوراً مستعد ہو جائے گا۔ اگر حکم کے لئے ایک ہی لفظ ہے۔ تو پھر بھی اس کو دو معقول حصّوں میں تقسیم کر لیا جائے۔ اور پہلے حصّہ کو پکار کر وقفہ کے بعد دوسرا حصّہ پکارا جائے۔ اور اگر لفظ ایسا ہے۔ کہ اس کے حصے بنانا مناسب نہیں۔ تو پہلے سکوئیڈ کہکر دستہ کو اپنی طرف مخاطب کرنے اور ان کو تیار کرکے۔ حکم دیا جائے۔ مثلاً اگر اباؤٹ ٹرن کہنا ہو۔ تو پہلے اباؤٹ کہے۔ پھر وقفہ کے بعد ٹرن کہنا چاہیے اگر لفظ ایک ہو۔ مثلاً فارورڈ۔ تو "فار" پہلے پکارا جائے۔ اور

سٹنڈ ایٹ ایز

اٹینشن کی پوزیشن

ورڈ وقفہ کے بعد پکارا جائے۔
سکوئیڈ کو ڈرل کروانے کے لئے۔ ایک لائن۔ دو لائن تین یا چار لائنوں میں کھڑا کیا جاتا ہے۔ اور موقعہ کے مطابق ان میں سے کوئی سی فارم اختیار کر لی جاتی ہے۔ مروجہ طریق تین لائنوں میں کھڑا کرنے کا ہے۔ چند آدمیوں کو اگر ایک ہی خطِ مستقیم میں اس طرح کھڑا کیا جائے۔ کہ ان کا درمیانی فاصلہ ایک بازو کا ہو۔ تو اسے سکوئیڈ کہتے ہیں۔ ہدایات یا اشارات کی توضیح کرنا مقصود ہو۔ تو سکوئیڈ کو ایک ہی لائین میں کھڑا کرنا زیادہ مناسب ہے۔ اور اگر جگہ کی قلت ہو۔ تو دو کی لائین میں کھڑا کر لینا چاہیئے۔ اس حالت میں عقب کی قطار والے آدمی ان فاصلوں کے وسط میں ایستادہ ہونگے جو پہلی قطار والے آدمیوں کے درمیان ہونگے۔

. . . . پہلی صف
. . . . عقبی صف

ایٹن شن

ایٹن شن کی پوزیشن بعینہ وہی ہے۔ جس کے متعلق مفصل ہدایات پی ٹی کے باب میں دی جا چکی ہیں۔ اعادہ کے طور

پھر مندرجہ ذیل ہدایات درج کی جاتی ہیں۔
دونوں ایڑیاں اکٹھی ایک ہی خطِ مستقیم میں ہوں۔ پاؤں باہر کی طرف نکلے ہوئے۔ بدن بالکل سیدھا۔ چھاتی باہر کو فطری طور پر نکلی ہوئی۔ نہ کہ مصنوعی طور پر نکالی ہوئی کندھے قدرے پچھلی طرف یا باہر کو نکلے ہوئے۔ اور سارے بدن کا وزن ٹانگوں پر مساوی طور پر ہو۔ بازو جسم کے ساتھ لٹکتے ہوئے اور ان میں قدرتی خم نمایاں ہو۔ لکڑی کی طرح اکڑے ہوئے نہ ہوں۔ ہتھیلیاں اندر کی طرف ہوں۔ مٹھی قدرے بند ہو۔ انگلیاں قدرے رانوں سے مس کریں۔ انگوٹھا سامنے کی طرف انگلیوں سے ملا ہوا ہو۔ گردن کندھوں کے عین وسط میں عموداً کھڑی ہو۔
اٹینشن کی حالت میں سانس میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔
یہ حالت اس وقت اختیار کی جاتی ہے۔ جب کہ سکوئیڈ کسی آئندہ حکم کا منتظر ہو۔ اس لئے اس حالت میں زیادہ عرصہ انتظار کی شدت کو بڑھا کر طاقت ضائع کر دیگا۔ اس لئے اس حالت میں زیادہ کھڑا نہیں رکھنا چاہیئے۔

سٹینڈ ایزی کا سائیڈ پوزیشن

سٹینڈے ای کی پوزیشن

(۲)

سٹینڈ ایٹ ایز

بایاں پاؤں تقریباً دائیں پاؤں سے ایک فٹ کے فاصلے پرے جاؤ۔ اور اسی وقت دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے لے جاؤ۔ دائیں ہاتھ کی پشت بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھکر نہایت آہستگی سے گردنت کرو۔ اور بازوں کو اپنی قدرتی لمبائی تک پھیلنے دو۔

(۳)

سٹینڈ ایزی

اس حالت میں بازو۔ کمر۔ سر کو حرکت دی جا سکتی ہے مگر پاؤں کو حرکت دینا ممنوع ہے۔ کیونکہ اگر پاؤں کو حرکت دی جائے تو فاصلہ غلط ہو جائے گا۔ سٹینڈ ایزی کی حالت میں جب سکوئیڈ کا لفظ پکارا جائے تو سکوئیڈ فوراً سٹینڈ ایٹ ایز کی پوزیشن اختیار کریگا۔

(۴)

ڈریسنگ

ہر ایک جوان سوائے دائیں طرف کے آخری جوان کے اپنا

سر اور آنکھیں دائیں طرف کر لے اور ساتھ ہی ساتھ اپنا دائیاں بازو زمین کے متوازی پھیلائے۔ ہاتھ کی پشت اوپر کی طرف ہو۔ اور انگلیوں کے پپورے دائیں طرف کے جوان کے بائیں کندھے سے مس کریں۔ پھر نیز اور چھوٹے قدموں میں اپنا فاصلہ درست کرے حتےٰ کہ صف سیدھی ہو جائے۔

(۵)
آئیز - فرنٹ

جب آئیز - فرنٹ کا حکم ملے تو سر اور آنکھیں سیدھی ہو جائیں۔ اور عین سامنے کی طرف گویا ۲۰۰ گز کے فاصلے پر نظر ہے۔ دیکھا جائے اور اٹینشن کی پوزیشن اختیار کر لی جائے

(۶)
دائیں طرف گھومنا یا رائٹ ٹرن کرنا

نمبر ایک پر جسم اور دونوں گھٹنے سیدھے رکھکر دائیں طرف دائیں ایڑی اور بائیں پنجے پر اس طرح گھومو کہ بائیں ایڑی اور دائیں پنجہ اوپر کو اٹھ جائیں اس ابتدائی حرکت کی تکمیل کے بعد دایاں قدم زمین پر پوری طرح آجائے۔ اور دائیں ایڑی زمین سے اوپر اٹھی رہے۔ دونوں گھٹنے سیدھے ... اور جسم کا

سارا وزن دائیں قدم پر ہو۔
نمبر۲ پر نہایت چستی سے بائیں پاؤں دائیں پاؤں کے
ساتھ اٹینشن کی حالت میں لاؤ

(۷)
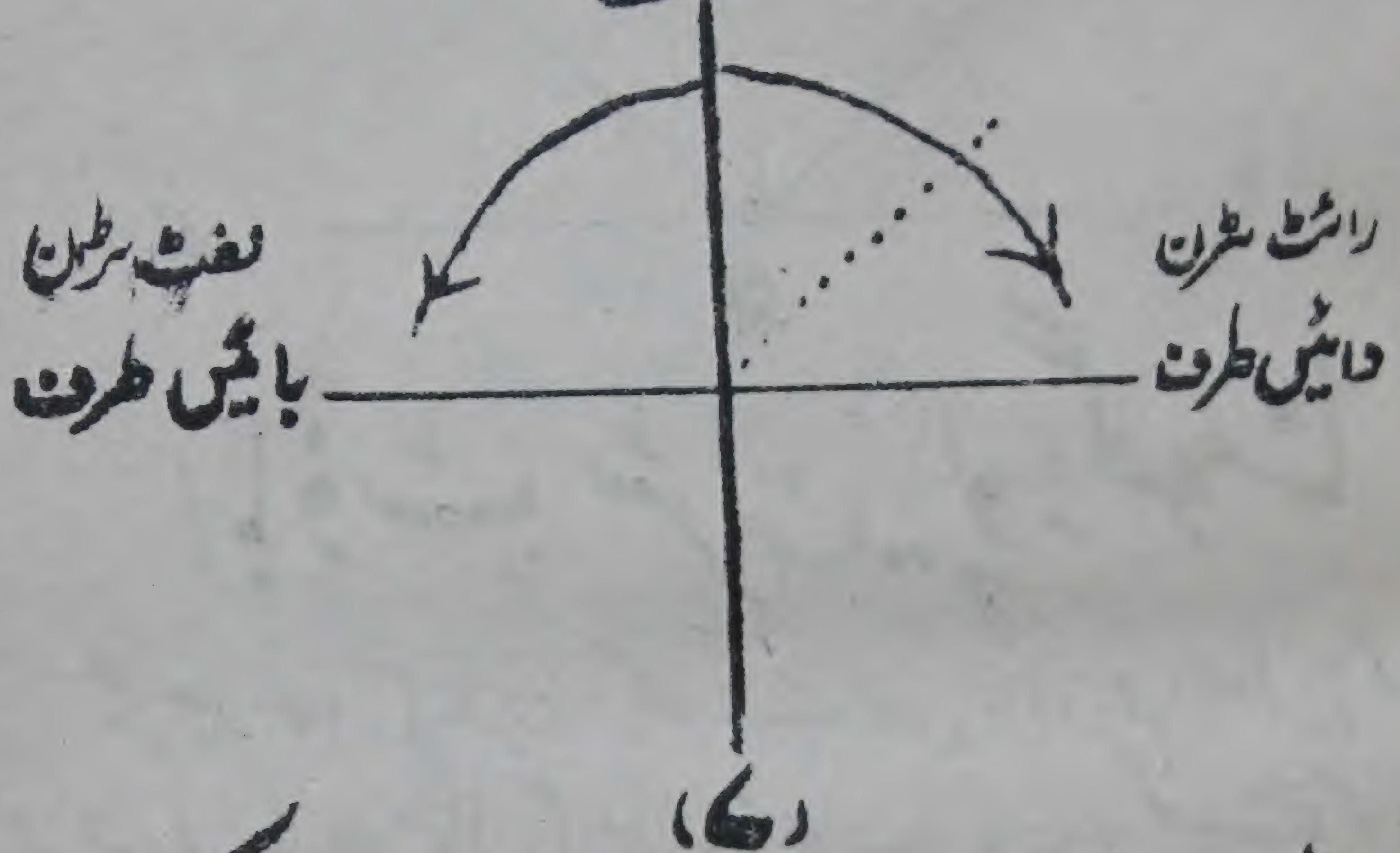
بائیں طرف مڑنا یا لیفٹ ٹرن کرنا

یہ حالت۔ پوزیشن نمبر۶ کی الٹ ہے اس میں دائیں طرف
کی بجائے بائیں طرف گھومو

ہاف لیفٹ یا رائٹ انکلائین

دائیں یا بائیں نصف گھومنا۔

- یہ پوزیشن بعینہٖ ہی رائٹ یا لیفٹ گھومنے کی ہے۔ مگر اس

میں دائیں بائیں طرف نصف گھوما جاتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کی شکل سے ظاہر ہے

سامنے

ہاف لیفٹ انکلائین

ہاف رائٹ انکلائین

بائیں

دائیں

۹
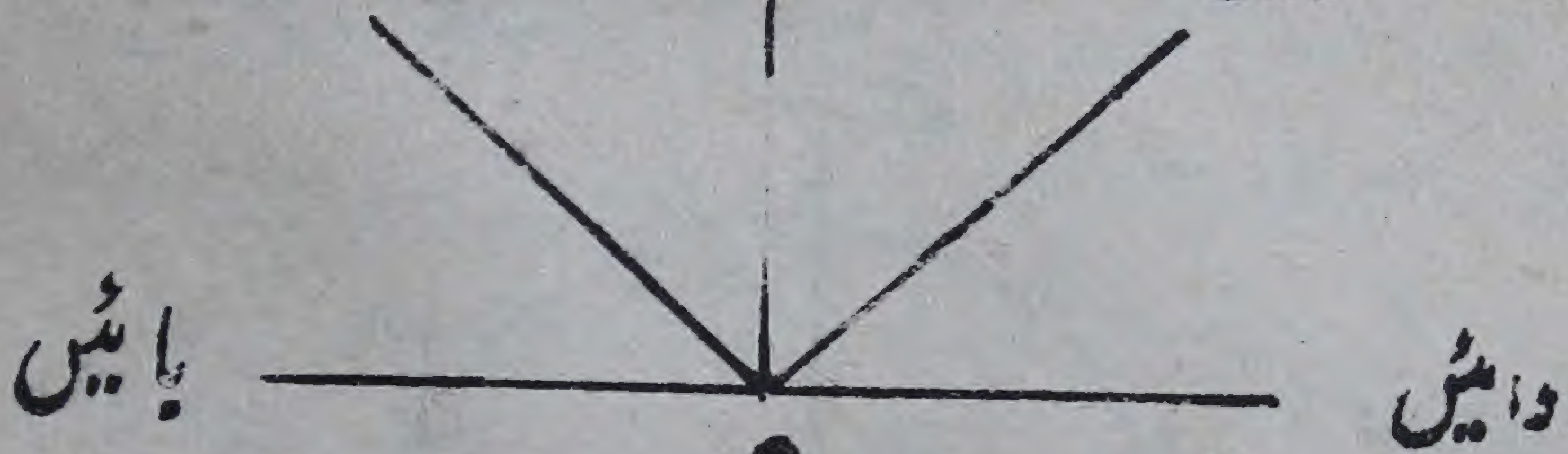
اباؤٹ ٹرن یا پورا گھومنا

اگر ہم شمال کی طرف دیکھ رہے ہوں۔ اور ہم اسطرح گھومیں کہ ہماری پشت شمال کی جانب آجائے تو ایسا گھومنے کو اباؤٹ ٹرن کہتے ہیں۔

نمبر ا پر جسم اور گھٹنوں کو سیدھا رکھتے ہوئے۔ دائیں طرف کو دائیں ایڑی اور بائیں پنجے پر دائیں پنجے کو اور بائیں ایڑی کو اٹھاتے ہوئے اور دائیں ایڑی کو مضبوطی سے زمین پر جمایاں کئے گھومو۔

اس ابتدائی حرکت کے بعد دایاں قدم پورا زمین پر پڑا ہو اور بائیں ایڑی اٹھی ہوئی ہو۔ جسم کا وزن دائیں قدم پر پڑے۔

نمبر ۲ پر بایاں قدم جستی سے دائیں قدم کے ساتھ لاؤ۔
گھومنے کی حرکات میں بازو جسم کے ساتھ ملے رہیں۔ اور
گھومنا اس وقت شروع کیا جائے۔ جبکہ حکم کا آخری لفظ پکارا
جائے۔ اس صورت میں غلطی کا امکان نہیں ہوگا۔ اور
جوان نہایت درستی کے ساتھ دائیں اور بائیں گھومینگے۔

(۱۰) مارچنگ

منظم اقدام کے ساتھ لائینوں میں چلنے کا نام مارچنگ
ہے۔ چونکہ اس میں اقدام منظم ہونگے۔ لہذا اس تربیت
میں بینڈ کا استعمال بڑا مفید جزو ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بینڈ
کی آواز سے قدم کی درستی بخوبی رہ سکتی ہے۔ مگر اس کا
استعمال اس وقت زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ جب مارچنگ
کے ابتدائی قواعد کی پوری پوری مہارت ہو جائے۔ آہستہ
اور تیز چلتے وقت قدم کی لمبائی ۳۰ انچ ہونا چاہیئے۔ ڈبل
مارچ یا دوڑتے وقت ۴۰ انچ کا قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور اگر
صف سے ایک قدم آگے بڑھنا ہو۔ تو ۳۳ انچ کا قدم اٹھانا
پڑے گا آہستہ یا سلو مارچنگ میں ایک منٹ میں ۷۰ اقدام
چلنے پڑتے ہیں۔ اور تیز یا کوئیک مارچنگ میں ۱۲۰ قدم یا

ایک منٹ میں ۱۰۰ گز طے کرنے پڑتے ہیں۔
ڈبل مارچنگ یا دوڑتے وقت ۱۸۰ قدم یا ۲۰۰ گز کا فاصلہ ایک منٹ میں طے کرنا ہوتا ہے۔
سکھائی کے میدان میں ابتدا میں یہ بہتر ہے کہ ۱۰۰ اور ۲۰۰ گز کے فاصلے لگائے جائیں۔

(۱۱) مارچنگ میں پوزیشن

(۱) مارچنگ کرتے وقت بدن سیدھا۔ فطری طور پر چست اور خوب متوازن رہے۔ آہستہ مارچنگ میں دونوں بازو بدن کے ساتھ رہیں۔ مگر کوئیک مارچنگ (تیز رفتار) میں بازو آگے پیچھے حرکت کریں۔ مٹھی قدرے بند رہے۔ انگوٹھے سامنے کو رہیں۔ اور سامنے کی طرف بازو اتنا اونچا جائے جتنا کہ کمر کی پیٹی ہوتی ہے۔ بازو ہلاتے وقت ان میں قدرتی خم نمایاں ہو۔ اور لکڑی کی طرح سخت نہ ہو۔
(۲) ٹانگیں بھی قدرتی طور پر آگے پیچھے آزادانہ طریقہ سے حرکت کریں۔ ان میں ڈھیلاپن نہ ہو۔ اور نہ ہی اکڑی ہوئی ہوں۔ گھٹنہ اتنا اٹھے جتنا کہ قدم لینے کے لئے درکار ہو۔ اور جب قدموں کو زمین پر رکھا جائے تو گھٹنے سیدھے

SAFETY سیفٹی

SAFETY SCREW
سیفٹی سیکرو
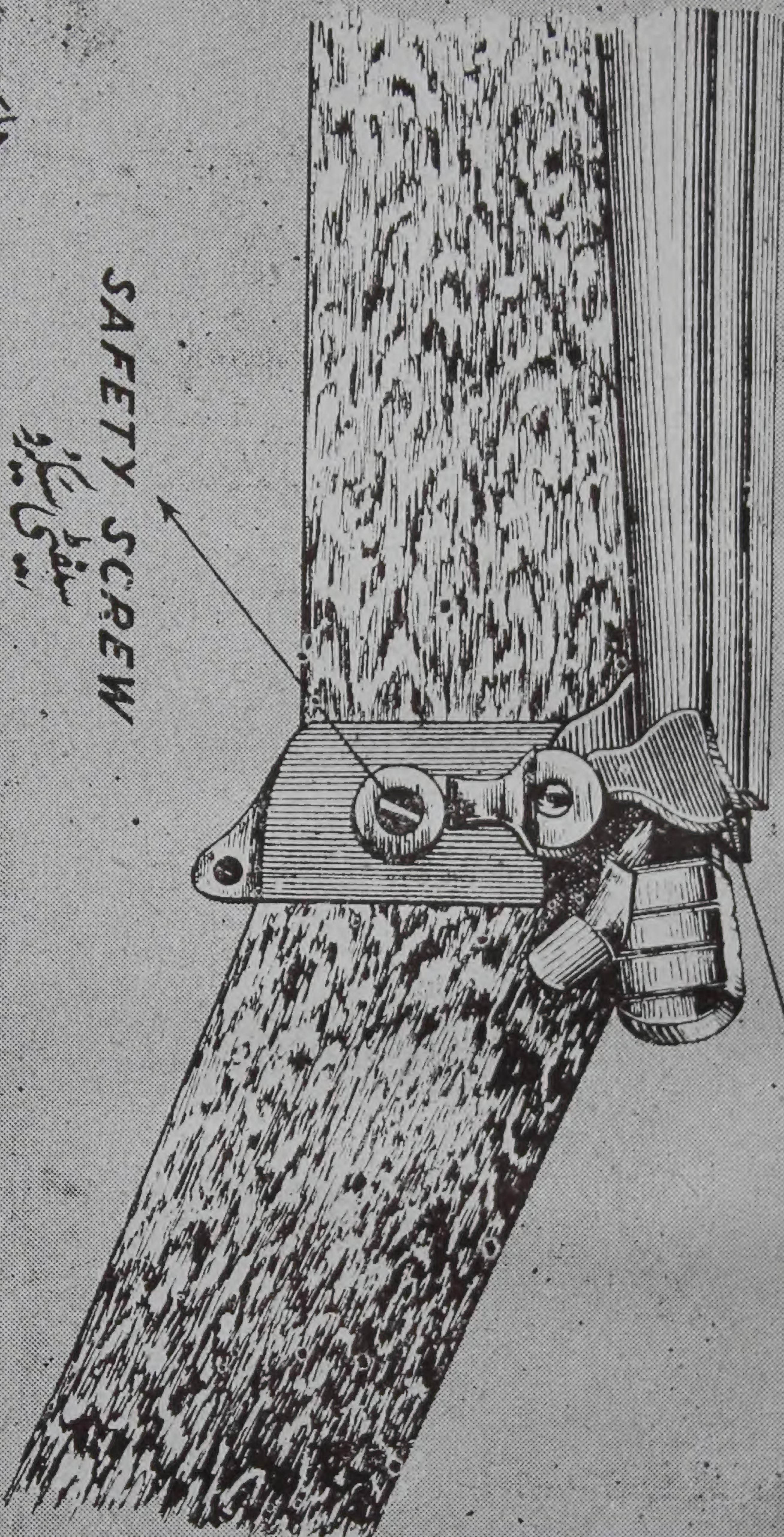
ہوں۔ پاؤں کے پنجے باہر کی طرف نہ جائیں۔
پیشتر اس کے کہ جوانوں کو مارچنگ کا حکم دیا جائے، ہر ایک جوان کو یہ بتا دینا چاہیئے کہ ابتدائی عرصہ میں وہ ایک فرضی نقطہ جس کی طرف انہوں نے بڑھنا ہے۔ آنکھوں کے سامنے رکھیں اور منتظم قدم اٹھا کر اس کی طرف بڑھیں اس سے فاصلہ اور لائین دونوں درست رہینگے۔

(۱۲) کوئیک مارچ

حکم سکوئیڈ کو اٹین شن کی حالت میں کھڑا کر کے انسٹرکٹر کوئیک پکارے پھر وقفہ کے بعد مارچ بآواز بلند کہے۔ تو سکوئیڈ فوراً اپنا بایاں پاؤں ۳۰ انچ آگے نکالے اور مارچنگ شروع کر دے۔

(۱۳) سلو مارچنگ

ابتدائی مراحل میں سلو مارچنگ کی کافی مشق دینا چاہیئے تاکہ اقدام میں تنظیم پیدا ہو جائے۔ حکم۔ پہلے سلو کہنا چاہیئے پھر وقفہ کے بعد مارچ پکارا جائے۔

حکم ملتے ہی سکواڈ بائیں قدم آگے کی طرف اٹھائیں۔ اور آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیں۔
ٹانگوں کو باری باری آہستہ سے زمین پر رکھتے چلے جائیں۔ قدم کو زمین پر رکھنے کے لئے پہلے پنجہ زمین پر رکھیں اور بعد میں سارا قدم تب دوسرا قدم اٹھائیں۔

(۱۴)

ہالٹ یا ٹھہرنا

حکم۔ سکواڈ۔۔۔۔۔۔ ہالٹ۔ (بلند آواز سے)

جب ۳۰ انچ کا قدم بائیں ٹانگ سے پورا ہو جائے۔ اور دایاں پاؤں بائیں کے ساتھ مل جائے۔ اس وقت ہالٹ ہونا ہے۔ یا اگر دایاں قدم زمین پر پورا آ جائے۔ تو اس وقت زور سے ہالٹ کہنا چاہیئے اور بایاں قدم پھر دائیں قدم کے ساتھ مل جائے سکواڈ ایٹن شن کی حالت میں کھڑا ہو جائیگا۔

(۱۵)

مارکنگ ٹائم

مارکنگ ٹائم میں آگے نہیں بڑھنا پڑتا۔ بلکہ ایک ہی مقام پر کھڑے ہو کر۔ دایاں اور بایاں پاؤں باری باری اوپر اٹھانا

پڑتا ہے۔

پہلے بایاں پاؤں اوپر اٹھاؤ۔ اس کی بلندی تقریباً چھ انچ ہو۔

پنجہ نیچے کی طرف ہو۔ گھٹنہ اور ران ایک ہی خط میں ہوں اور زمین کے متوازی رہیں۔ اسی طرح پھر دوسرا قدم اٹھاؤ اور ایک ہی مقام پر یکے بعد دیگرے قدم لیتے جاؤ۔

جب حکم ملے۔ فارورڈ جو پاؤں اٹھا ہوا ہو اس کو زمین پر مارو اور دوسرا قدم آگے لے جاؤ۔ اور مارچنگ کرتے جاؤ۔

قدم بدلنا (۱۶)

مارچنگ کرتے وقت اگر قدم اکھڑ جائے تو ڈیوڑھا قدم لے کر قدم ملاؤ۔ اور اگر مارکنگ ٹایم میں قدم اکھڑ جائے تو ایک ہی پاؤں کو دو دفعہ مارو۔ تو قدم مل جائے گا۔

ڈبل مارچنگ یا دوڑ لگاتار (۱۷)

کوئیک مارچ کی طرح حکم ملنے پر بایاں قدم آگے بڑھاؤ۔ اور پنجوں پر دوڑو۔ قدم کی لمبائی ۴۰ انچ ہو اور جسم آگے کی

طرف قدرے جھکا ہوا ہو۔

پچھلے قدم کو قدرے جھٹکا دے کر آگے بڑھتے جاؤ۔ پاؤں زمین سے پورے نہایت احتیاط کے ساتھ رکھیں۔ اور پاؤں کے نیچے زمین پر آہستگی سے پڑیں۔ گھٹنے۔ ٹانگیں۔ اور رانیں فطری طور پر آزادانہ حرکات سے ہلیں۔ اور کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ اور نہ ہی اعضا میں سختی پیدا ہو۔ بازوؤں کو آزادی سے آگے پیچھے حرکت دو۔ دایاں پاؤں جب زمین پر لگے تو ہالٹ کا حکم دیا جائے۔ اور بایاں قدم دائیں سے آ ملے۔

(۱۸) مارچنگ کے دوران میں دائیں یا بائیں گھومنا

رائیٹ (دایاں) لیفٹ (بایاں) کے حکم ملنے پر بائیں (یا دائیں) قدم کو دائیں پاؤں (یا بائیں) پاؤں کے سامنے لاؤ۔ اور جوان مطلوبہ سمت کی طرف گھوم جائیں اپنے بائیں (یا دائیں) پاؤں کو محور بنائیں اور آگے کی طرف ۳۰ انچ کا پورا قدم رکھیں۔

چلتے وقت پورا گھومنا (۱۹)

دائیں قدم کو بائیں کے ساتھ لاؤ۔ اور بائیں قدم سے گھومنا شروع کرو۔ گھومنا تین قدموں سے پورا کرو۔ گھوم آگے بڑھو۔ چوتھا قدم پورا اٹھے۔

۲۰

سلامی یا سلیوٹ

ڈرل کے بعد عام طور پر رخصت کرنے سے پہلے یہ رسم ہے۔ کہ سکواڈ سلامی دیتا ہے۔ اور فوراً بعد میدان چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

سلامی دو کی گنتی سے ہوتی ہے۔

(۱) نمبر ۱ پر۔ دایاں ہاتھ چستی سے دوری حرکت سے سر کی طرف لایا جاتا ہے۔ ہتھیلی سامنے کو ہوتی ہے۔ انگلیاں سیدھی اور ایک دوسرے سے ملی ہوں۔ انگلیاں دائیں آنکھ کے ایک انچ اوپر۔ کہنی ایک لائین میں کندھے کے اوپر واقع ہو۔ یہ تمام حرکات ایک

وقت پر عمل میں لائی جائیں ۔ جیسا کہ سامنے صفحہ کی شکل میں دکھایا گیا ہے ۔

(۲) نہایت پھرتی کے ساتھ ۔ نزدیک تریں راستہ سے بازو کو نیچے گراؤ ۔ اور بھاگ جاؤ ۔

حصّہ دوم

پہلا باب

رائفل کی تربیت کی ضرورت

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء پاکستانیوں کے لئے ایسا دن تھا جس کی یاد ان کے دلوں میں تازیست نہیں مٹ سکتی - یہ وہ دن تھا - جب کہ ان کی قربانیاں جو انہوں نے اس سے دس بیس سال پیشتر سیاسی آزادی کے حصول میں کی تھیں - ثمر آور ہوئیں - یہ وہ دن تھا - جب مسلمانانِ ہند نے ۲۰۰ سال کی مسلسل غلامی کے بعد پھر آزادی کا سانس لیا - اور ایک آزاد قوم کی حیثیت سے سطح زمین پر باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل ہو گئے اور انہوں نے اپنے عزم صمیم بلند حوصلگی انفرادی اور اجتماعی قربانی سے اپنے لئے ایک آزاد ملک حاصل کر لیا -

اس آزادی کا سب سے بڑا کرشمہ یہ ہوا - کہ ہر پاکستانی کو ان اسلحہ سے واقفیت ہو گئی - جو ان کو ڈرانے دھمکانے اور بعض حالات میں دبانے اور قتل کرنے کیلئے غیر ملکی قوت نے ذخائر کئے تھے اس واقفیت کا لازمی نتیجہ یہ پیدا ہوا کہ آزاد افراد کے دلوں میں ان اسلحہ جات کے استعمال کے سیکھنے کا شوق پیدا ہو گیا ....

اس شوق نے محض ایک شوق کی ہی حیثیت ہی اختیار نہیں کی بلکہ اس کا عملی اظہار تحریک رضا کاران قومی کے وجود سے ظاہر ہوا -

اس تحریک کی ابتدا اس جذبہ کے ماتحت ہوئی جس کا ذکر پہلے لفظوں میں

کیا جا چکا ہے - انفرادی اور اجتماعی - اور ملکی خطرہ کی موجودگی میں ہر پاکستانی پر فرض عائد ہو گیا کہ وہ اپنے اور قومی تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے لیس اور تیار رہے - چنانچہ عوام نے اس تحریک میں جوق جوق حصہ لینا شروع کر دیا - اور فوجی تربیت حاصل کرنا شروع کی -

اس تربیت کے حصول میں ایک دقت ضرور پیش آئی کہ سکھانے والے بہت کم ملے اور تربیت لینے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے - اس کمی کو پورا کرنے کی غرض اس کتاب کی تدوین معرض وجود میں آئی -

چونکہ اس تحریک کا مقصد وحید ہر شہری کو ابتدائی فوجی تربیت دینا مقصود ہے - اس لئے اس کتاب میں عام اصول کے سمجھانے کو ملک پر ہی اکتفا کیا گیا ہے -

خاص اصطلاحات سے دانستہ طور پر تعرض کیا گیا - اور تربیت ضروری اور لابدی واقفیت پر ہی اکتفا کیا گیا - مگر اس امر کو ضرور ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے - کہ ہر پڑھا لکھا پاکستانی اس کتاب کے استعمال کے بعد رائفل ایسے ضروری ہتھیار سے لازمی واقفیت حاصل کر کے اس قابل ہو جاؤ کہ ضرورت کے وقت اس سے جائز اور ضروری فائدہ اٹھا سکے - اور کسی آئندہ جنگ کے دوران میں اندرونی امن و امان قائم رکھنے کے قابل ہو جائے -

زبان کو عوام کے ادراک کے مطابق نہایت سلیس اور عام فہم رکھا گیا ہے - ضروری امور کی وضاحت کے لئے کئی ایک تصاویر

منسلک کردی گئی ہیں ۔ مجھے اس امر کی امید ہے کہ یہ کتاب عام شہریوں اور رضا کاروں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی ۔ مؤلف اس امر کا ذاتی طور پر ممنوں ہوگا ۔ اگر ایسے مشورے دئے جائیں جس سے کتاب کی آئندہ ایڈیشن زیادہ مفید ہو سکے ۔

دوسرا باب

رائفل کے اجزاء

رائفل کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ مگر ان تمام کی تشکیل ایک ہی اصول کی بنا پر مبنی ہوتی ہے۔ اگر ہمیں کسی ایک قسم کی رائفل کے اجزاء سے واقفیت تامہ حاصل ہو جائے۔ تو دوسری اقسام کی رائفلوں کے اجزاء کا تجزیہ کرنا سہل امر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک رائفل میں کم و بیش ایک ہی طرز کے پرزے ہوتے ہیں۔

اس باب میں ہم صرف عام جنگی رائفل جسکو عرف عام میں 303 رائفل کہتے ہیں۔ کے مختلف ضروری اجزاء کا تجزیہ کرینگے۔ یہ رائفل کئی ایک چھوٹے بڑے پرزوں، کلوں۔ اور پیچوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

بادی النظر میں اس کے تین بڑے اجزاء ہیں۔

(۱) بٹ - چوبی دستہ

(۲) بوڈی - رائفل کا بدن

(۳) بیرل - یعنی نالی۔

پھر ان تین بڑے حصوں کے کئی ایک چھوٹے چھوٹے حصے
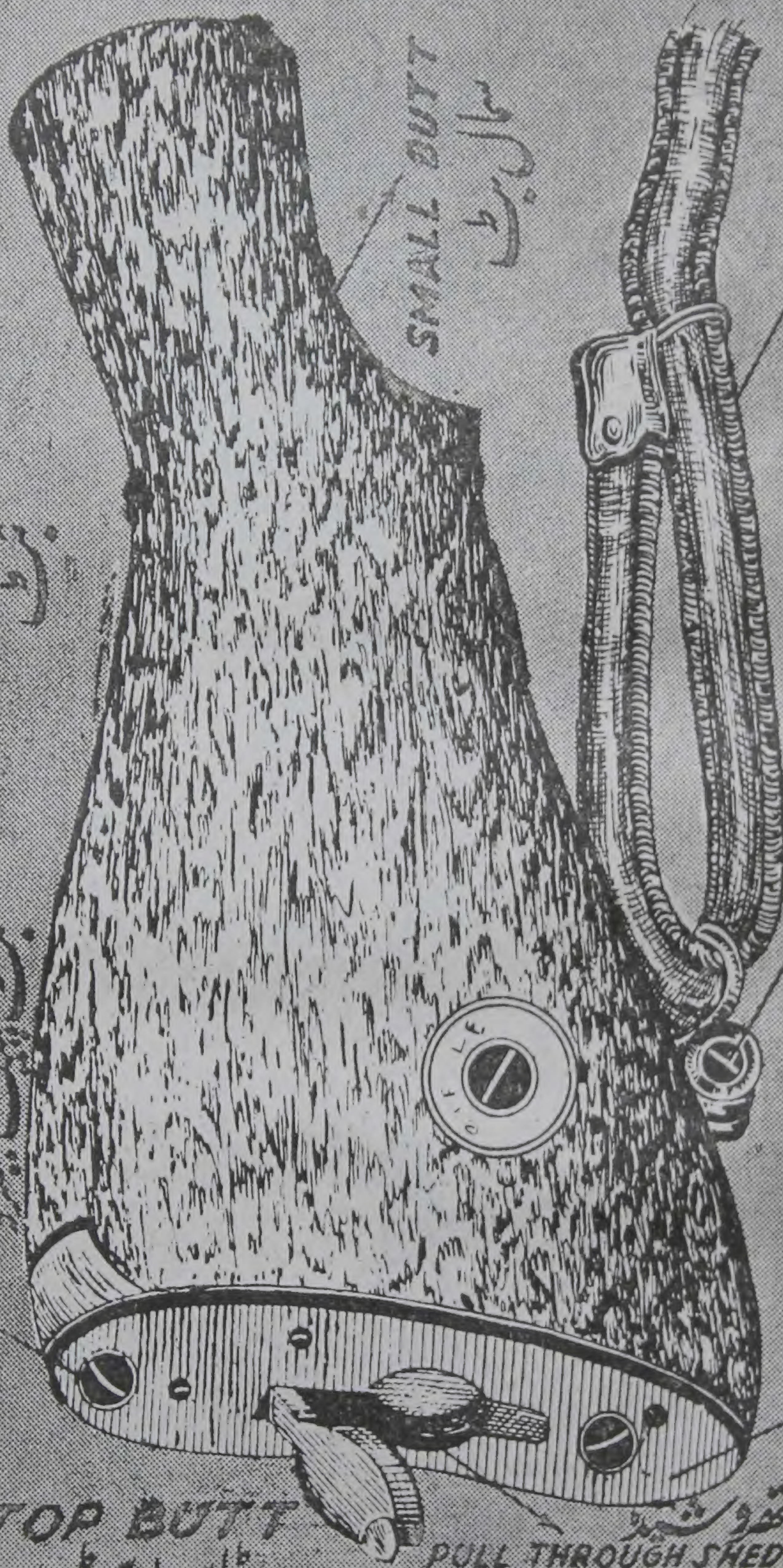
BUTT
بٹ

BUTT PLATE SCREW بٹ پلیٹ سکرو

TOP BUTT ٹاپ بٹ

PULL THROUGH SHED پل تھرو شیڈ

SMALL BUTT سمال بٹ

BUTT PLATE بٹ پلیٹ

LOWER SLING لوئر سلنگ

SLING سلنگ

BODY
باڈی

پلیٹ فارم
PLATFORM

چیمبر
CHAMBER

بیک سائیٹ
BACK SIGHT

TRIGGER
ٹرگر

TRIGGER GUARD
ٹرگر گارڈ

MAGAZINE
میگزین

BARREL
بیرل

ہیں۔ سب سے پہلے ہم بٹ کے مختلف حصّوں کا ذکر کرینگے۔

(۱) بٹ یا رائفل کا چوبی دستہ

اس حصّہ کو اختصار کے طور پہ چوب رائفل بھی کہا جا سکتا ہے۔ یہ تمامتر حصّہ ہلکی مگر مضبوط لکڑی کا بنا ہوتا ہے۔ اور بوڈی کے ساتھ ایک جوڑ کے ذریعے نہایت مضبوطی سے ملایا ہوتا ہے۔ اس کے تین حصّے ہیں۔ جیسا کہ شکل سے ظاہر ہے۔

(نمبر۱) ٹو بٹ TOE BUTT یہ بٹ کا سب سے چوڑا حصّہ ہے۔ اور ساری رائفل کا ابتدائی حصّہ یا کنارہ ہے۔ اس کی پشت پر پیتل کی ایک پلیٹ پیچوں سے مضبوطی کیساتھ چسپاں ہیں۔ پیچوں کو کھولکر اسکو علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کو بٹ پلیٹ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس پلیٹ کے عین درمیان میں ایک خانہ ہے جو بٹ کے اندر پوری لمبائی تک چلا گیا ہے۔ اس میں پل تھرو (PULLTHROUGH) (رائفل صاف کرنے کی تار معہ برش) حفاظت سے رکھی جاتی ہے۔ اس پر ایک ڈھکنا ہوتا ہے۔ اس خانہ کا نام پل تھرو شیڈ ہے۔

(نمبر۲) سمال بٹ۔ SMALL BUTT ۔ بٹ کا یہ حصّہ بوڈی کے ساتھ متصل ہوتا ہے۔ بوڈی اور سمال بٹ فولادی مضبوط کڑی کے ساتھ ملے ہوتے ہیں۔ اس حصّہ کی موٹائی اور گولائی اتنی ہوتی ہے جتنی کہ ایک جوان کی مٹھی کی گرفت میں آسانی سے آ سکتی ہے

کیونکہ بٹ کا یہ حصہ گرفت کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ اس لیئے اس کی
بناوٹ دستہ ایسی ہوتی ہے۔
(نمبر۳) ٹوبٹ اور سمال بٹ کے درمیانی حصہ کو بٹ کہتے ہیں۔

پیمائش

303 رائفل کے بٹ کی عام طور پر مندرجہ ذیل پیمائش ہوتی ہے

(۱) سمال بٹ $3\frac{1}{2}$ " طول
(۲) باقی بٹ $9\frac{1}{2}$ "
(۳) بٹ کا کل طول : $12\frac{1}{2}$ "
(۴) ٹوبٹ کا زیادہ سے زیادہ طول : 4.4 "
(۵) ٹوبٹ کی چوڑائی : $1\frac{1}{2}$ " انچ

نمبر۲ رائفل کی بوڈی یا بطن

جس طرح انسانی بطن میں بیشتر مشینریں پنہاں ہوتی ہے۔ اس طرح رائفل کے بیشتر پرزے اسی حصہ میں موجود ہوتے ہیں۔ اس لیئے اس حصہ کے پرزوں سے واقفیت نہایت ضروری ہے۔ اس حصہ کی لمبائی چھ انچ ہوتی ہے۔ اس کا زیریں حصہ مضبوط لکڑی سے محیط ہوتا ہے۔ اور بالا حصہ جو مختلف پرزوں پر مشتمل ہے۔ نہایت اعلے فولاد سے بنا ہوتا ہے۔ اس کے نہایت اہم پرزہ جات ذیل میں مندرجہ ہیں۔

نمبر ۱ - بولٹ BOLT مضرب

رائفل کو بائیں ہاتھ پر رکھو۔ بٹ کا حصہ اپنی چھاتی کی طرف ہو۔ اور نالی بر خلاف سمت میں۔ رائفل کی بوڈی کا غور سے مشاہدہ کرو۔ دائیں ہاتھ کی طرف آپکو ایک چھوٹے سے ڈنبل جیسا پرزہ دکھائی دیگا۔ اس کو دائیں ہاتھ سے اوپر کی طرف اٹھاؤ۔ اور باہر کی طرف یعنی بٹ کی سمت میں زور سے کھینچو۔ یہ بوڈی کے عین نصف میں بٹ کی جانب اڑ جائیگا۔ اس کے اگلے سرے کو ایک انگشت سے اوپر اٹھاؤ۔ اور ڈنبل کو باہر کھینچو۔ یہ حصہ جو اب آپ کے دائیں ہاتھ میں ہے۔ بولٹ کہلاتا ہے۔ اس کا دستہ جو ڈنبل جیسا ہے۔ ناب Knob کہلاتا ہے۔ اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر بوڈی کے اندر باہر کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ تصویر سے ظاہر ہے۔ بولٹ کئی ایک چھوٹے چھوٹے پرزوں پر مشتمل ہے۔

ناب۔ اسکی لمبائی سوا دو انچ ہوتی ہے۔ باہر کا حصہ ڈنبل کی طرح گول ہے۔ اور دوسرا حصہ بولٹ سے ملحق ہے۔

سارے بولٹ کی لمبائی سات انچ کے برابر ہے۔ بولٹ کا اندرونی حصہ کھوکھلا ہے جس میں ایک گاؤدم سلاخ گذرتی ہے۔ اس کا اگلا حصہ باریک اور پچھلا موٹا ہے۔ اس سلاخ کو سٹرائیکر یا ضارب کہتے ہیں۔ سٹرائیکر عقب پر ایک سپرنگ سے ملحق ہے۔ اس سپرنگ کا تعلق بوڈی کے اس حصے کے ساتھ ہے۔ جو سمال بٹ کے ساتھ

ملحق ہے۔ یہ سپرنگ اس میں پھنس جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے۔ اس سپرنگ کا تعلق رائفل کے گھوڑے جسکو TRIGGER کہتے ہیں۔ کے ساتھ ہے۔ اگر اس گھوڑے کو پیچھے کی طرف دبایا جائے تو سپرنگ آزاد ہو جاتا ہے۔ اور یہ گاؤدم سلاخ یعنی سٹرائیکر زور سے آگے کی طرف جاتی ہے۔ اور بڑے زور کی ٹکر مارتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کا نام ضارب یا سٹرائیکر ہے۔

بولٹ کے سب سے اگلے حصے کا نام بولٹ ہیڈ یا بولٹ کا راس ہے یہ پیچوں کے ساتھ بولٹ سے لگا ہوتا ہے۔ اور سٹرائیکر کو پورا چھپا لیتا ہے۔ پیچوں کو الٹا گھمانے سے یہ حصہ بولٹ سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے سامنے کی تصویر میں بولٹ اور اس کا راس علیحدہ علیحدہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اس ہیڈ کی دائیں جانب ایک چھوٹی سی ہک ہے۔ اس کا کام یہ ہے۔ کہ گولی کو رائفل کے اندر سے جب گولی چل جاتی ہے۔ بولٹ کو باہر کھینچنے سے باہر پھینک دیتا ہے۔ اس پرزے کو "ای جیکٹر" یا خارج کہتے ہیں۔

سمال بٹ کے ذرا آگے اور بولٹ کے عقبی حصے کے عین نیچے کی طرف ایک بیضوی حلقہ ہے۔ اس میں انگوٹھے کی شکل کا ایک کیل ہے اسکو ٹریگر یا رائفل کا گھوڑا کہتے ہیں۔ اس کو دبانے سے سٹرائیکر آزاد ہو کر آگے کی طرف ضرب لگاتا ہے۔ بیضوی حلقہ جسکا اوپر ذکر آ چکا ہے محافظ گھوڑا یا ٹریگر گارڈ کہلاتا ہے۔ یہ گھوڑے کا محافظ

BOLT بُولٹ

COCKING PIN کاکنگ پن
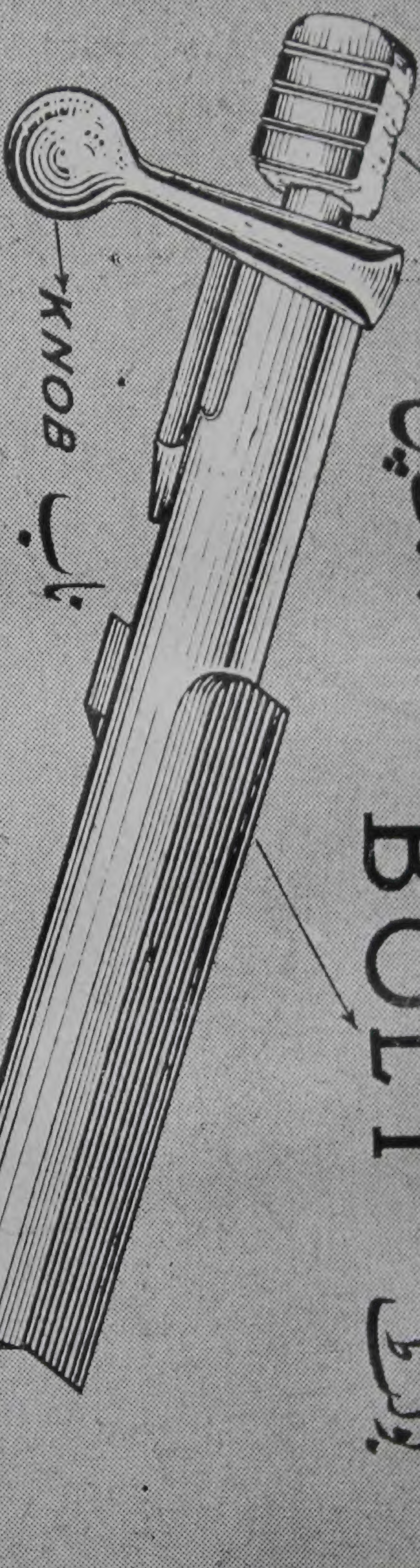
KNOB ناب

BOLT HEAD بُولٹ ہیڈ

STRIKER سٹرائیکر

EJECTOR ایجیکٹر

شاہ ولی

شامی
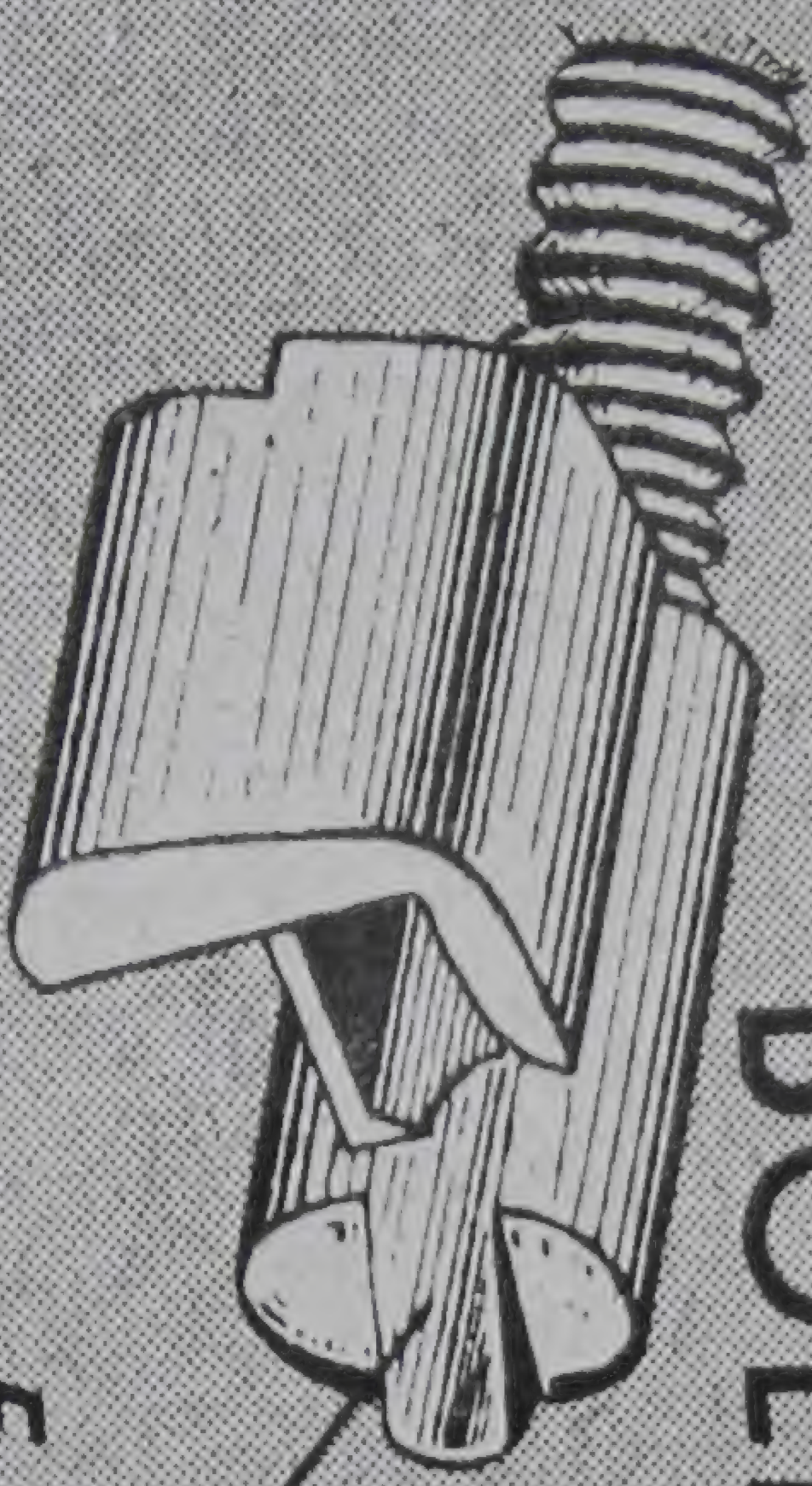
میگزین سپرنگ

MAGAZINE SPRING

PLAT FORM

پلیٹ فارم
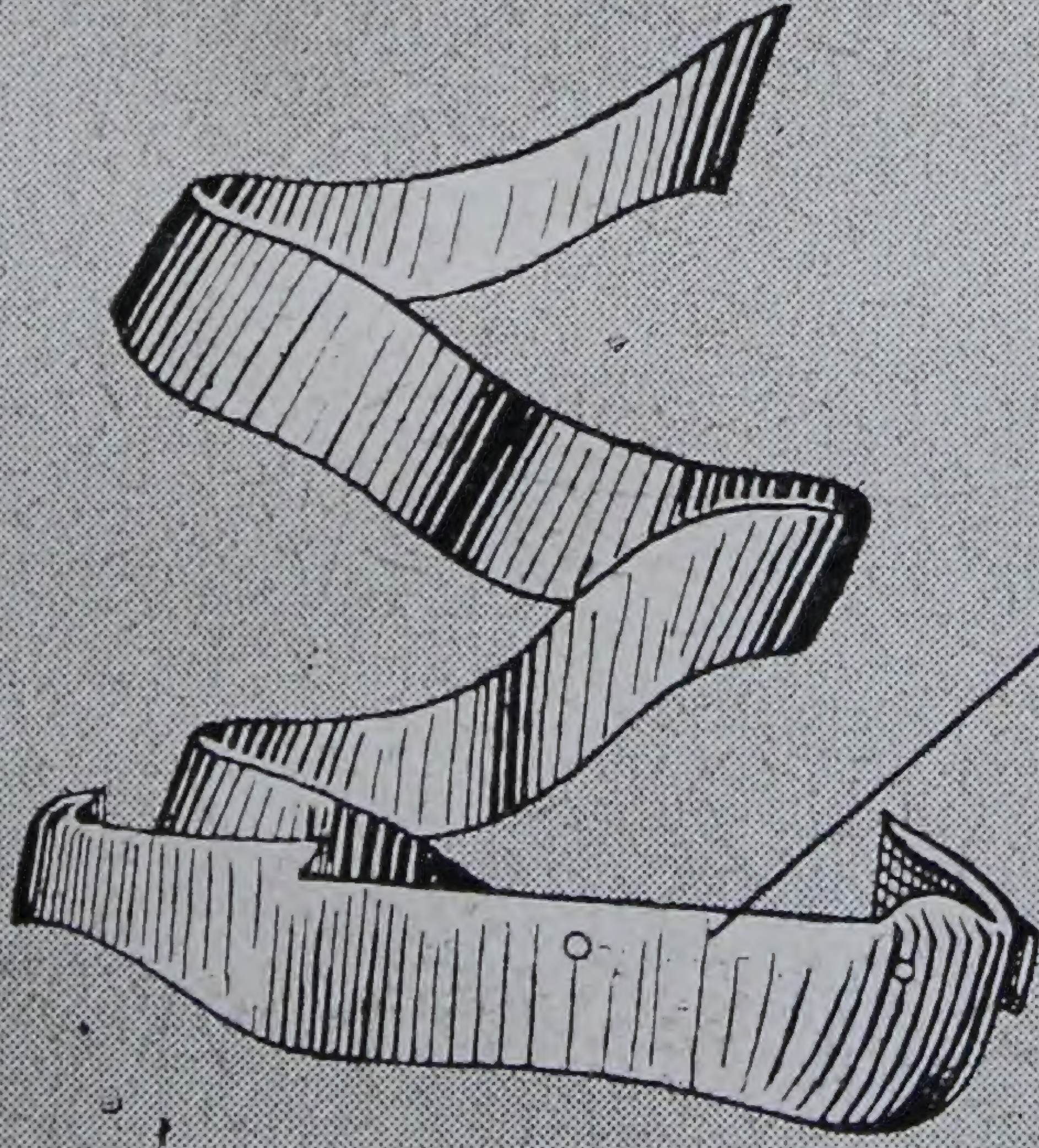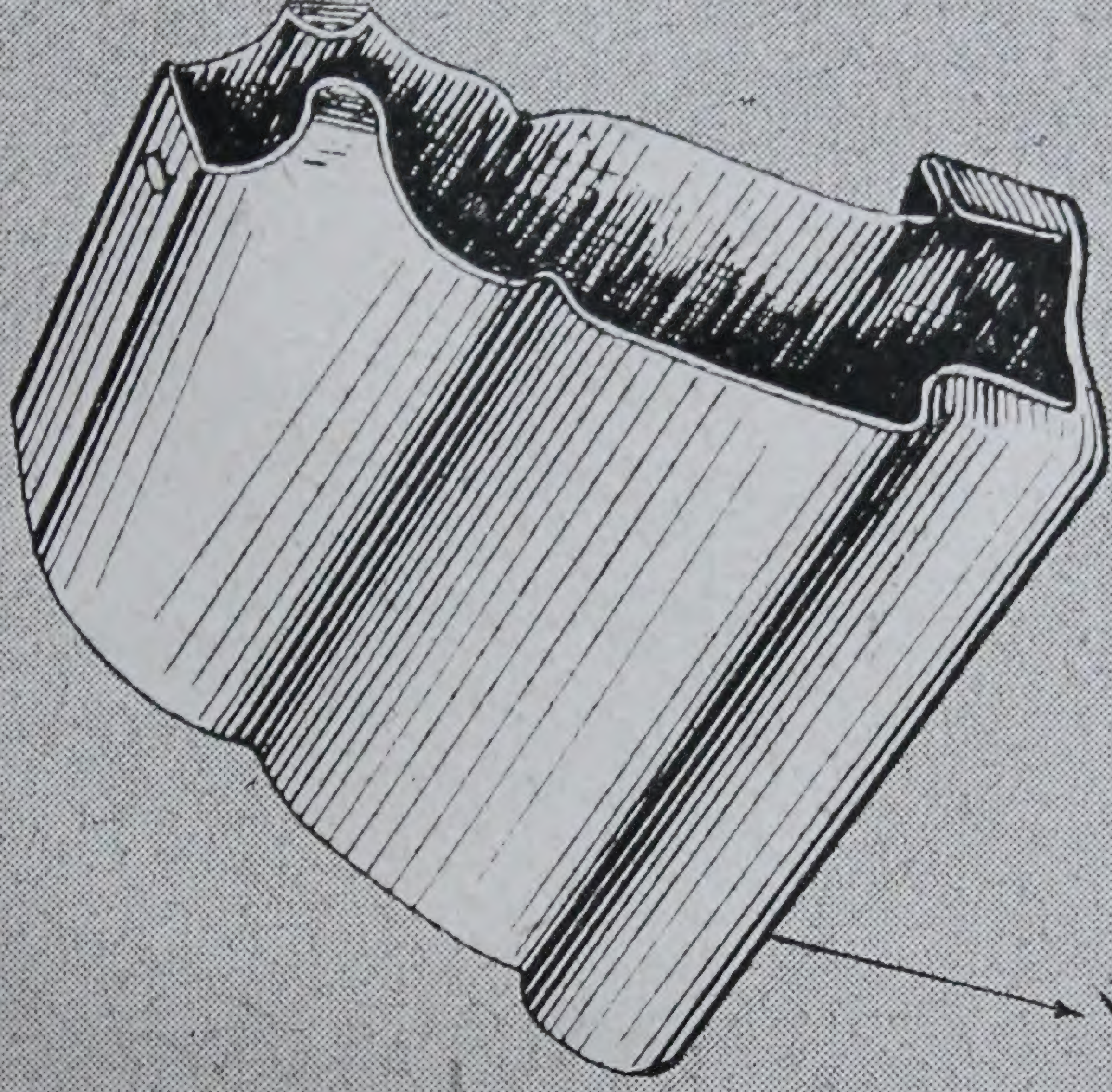
میگزین MAGAZINE

ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ گھوڑے کے لئے یونہی کوئی الجھن پیدا نہ ہو سکے۔ اور اگر رائفل میں گولی بھری ہوئی ہو تو معمولی سی ضرب سے یا گھوڑے کی حرکت سے از خود چل نہ جائے۔ گولی نہ چلنے کو روکنے کی خاطر ایک اور پرزے سے کام لیا گیا ہے یہ ناب کے عین مخالف سمت میں رائفل کی بائیں جانب دو بچوں سے۔ محافظ گھوڑا کے اوپر لگا ہوا ہے۔ اسکو اگر بوڈی کی طرف دبایا جائے۔ تو گھوڑا چل سکتا ہے۔ اور اگر بٹ کی طرف دبا دیا جائے تو گھوڑا حرکت نہیں کر سکتا۔ جب گھوڑا حرکت نہ کرے۔ تو رائفل نہیں چل سکتی۔ اس لئے اس پرزے کو رائفل کا قفل کہتے ہیں۔ اسکو انگریزی میں Safety Catch کہتے ہیں۔ جب بھی رائفل میں گولی بھری ہوئی ہو۔ تو سیفٹی کو پچھلی طرف دبا دینا چاہئے۔ تاکہ گولی چلنے سے کوئی غیر متوقع حادثہ نہ ہو جائے۔

میگزین یا خانہ بارود

ٹریگر گارڈ کے متصل ایک پرزہ جو ایک چھوٹا سا بکس معلوم ہوتا ہے میگزین ہے۔ اس میں گولیاں رکھی جاتی ہیں۔ 303۔ رائفل کی میگزین میں ۱۰ راؤنڈ یا گولیاں بیک وقت سما سکتی ہیں۔ اس کا ایک تہائی بوڈی کے اندر ہوتا ہے۔ اور دو تہائی بوڈی کے زیری حصے میں باہر کی طرف نمایاں ہوتا ہے۔ ٹریگر گارڈ کے اندر گھوڑے سے آگے ایک کیل ہے۔ اس کو اندر کی طرف دبانے سے میگزین آزاد ہو جاتا ہے۔ اور کھینچنے سے

باہر نکل آتا ہے۔ میگزین کے اندر ایک سپرنگ ہوتا ہے۔ اس کو میگزین سپرنگ کہتے ہیں۔ اس کا اوپر کا حصہ۔ پلیٹ فارم کہلاتا ہے۔ یہ سپرنگ دبانے سے اندر کی طرف دب جاتا ہے۔ اور چھوڑنے سے پھر اوپر اُٹھ آتا ہے۔ یہ سپرنگ اتنا مضبوط ہوتا ہے۔ کہ گولی کو اوپر کی طرف اُٹھا دیتا ہے۔ اور جب گولیاں نیچے دبائیں تو سپرنگ نیچے چلا جاتا ہے۔ اس طرح دس گولیاں اس میں سما سکتی ہیں۔

اگر بولٹ کو اور میگزین کو باہر نکال لیں تو بوڈی میں ایک جھری نمودار ہو جاتی ہے۔ اس خلا کو پھر میگزین کا اوپر کا حصہ جسکو پلیٹ فارم کہتے ہیں۔ پُر کر دیتا ہے۔ اور اس پر بولٹ آگے پیچھے چل سکتا ہے

اگر میگزین خالی ہو۔ تو پلیٹ فارم کو انگلی سے دبانے سے پلیٹ نیچے دب جاتا ہے۔ اور اگر گولیوں سے بھرپور ہو۔ تو نیچے دبانے سے نہیں دبتا۔
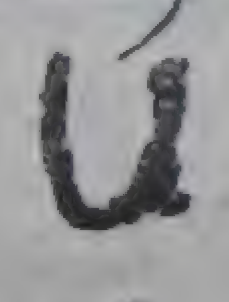
اس پلیٹ فارم کی سطح اس انداز سے بنائی گئی ہے۔ کہ بیک وقت اس پر ایک گولی آسکتی ہے۔ وہ اس طرح سے گولی پلیٹ فارم پر آسکتی ہے اور بولٹ کو اندر دبانے سے گولی چیمبر میں چلی جاتی ہے۔ چیمبر وہ جگہ ہے جس میں گولی رکھی جاتی ہے۔ اس کا عقبی حصہ گولی اتنا موٹائی کا ہوتا ہے۔ اس خانہ میں بیک وقت ایک گولی آتی ہے۔

۲۔ بیرل یا رائفل کی نالی

بوڈی کے اختتام پر چیمبر ہے۔ اور چیمبر کے آگے رائفل کی نالی کی

ابتدا ہوتی ہے۔ اس کو بیرل BARREL کہتے ہیں۔ یہ نہایت
مضبوط فولادی لوہے سے بنی ہوتی ہے۔ اس میں ایک ہموار، صاف
اور یکساں گولائی کا سوراخ ہے۔ اس سوراخ میں چکر لگاتے ہوئے
نہایت نفیس خطوط ہیں۔ ان کو گروز کہتے ہیں۔ گولی ان میں سے ہوتی
ہوئی گذرتی ہے۔ اور رفتار پکڑتی ہے۔ اگر یہ گروز نہ ہوں تو گولی کی رفتار
میں سرعت پیدا نہیں ہو سکتی۔
بیرل کی لمبائی عموماً 24 انچ ہوتی ہے۔ اور اس کے اندرونی
سوراخ کا قطر 303 انچ کے برابر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ
اس رائفل کا نام Three-not-three رکھا گیا ہے
بیرل کے سب سے اگلے حصہ کو مزل Muzzel کہتے ہیں
بیرل کا سارا حصہ لکڑی سے محیط ہوتا ہے۔ اس کا صرف ایک انچ اگلا
حصہ ننگا ہوتا ہے۔ اس حصہ پر اوپر کی طرف ایک U شکل کی
چیز لگی ہوتی ہے۔ اس کو فورسائیٹ Fore-sight کہتے ہیں
چیمبر کے ذرا آگے $1\frac{1}{2}$ انچ کے فاصلے پر بیک سائیٹ
Back-sight لگی ہوتی ہے۔ یہ پرزہ فولادی
پلیٹ مستطیل شکل کا ہے۔ جسکا اندرونی مستطیل خالی ہوتا ہے
اور طولائی اضلاع پر گزوں کے نشانات مندرج ہوتے ہیں۔
ان کو ایک اور پرزہ گھیرے ہوئے ہے یہ پرزہ آگے پیچھے حرکت
کر سکتا ہے۔ جتنی دور نشانہ لگا ہو۔ اس پرزے کو ان نشانات

پر فِٹ کر دیتے ہیں۔ ۵۰۰ گز سے اندر اندر نشانہ لگانا ہو۔ تو پھر اس پرزہ کو حرکت نہیں دیتے۔ البتہ اس سے زیادہ فاصلہ پر لگانا مقصود ہو تو اِن نشانات پر رکھ دیتے ہیں۔
نشانہ کرتے وقت۔ نشانہ بازی کی دائیں آنکھ۔ بیک سائیٹ اور فور سائیٹ اور نشانہ ایک ہی خطِ مستقیم میں ہونا چاہئیں۔
اِن پرزہ جات کے علاوہ رائفل کی بیرل کے عین درمیان میں بیرل کے اِرد گرد ایک فولادی حلقہ ہے۔ جس کے عین نیچے ہک ہے اس کو اپر سلنگ کہتے ہیں۔ اسی طرح ایک ہک بٹ کے نیچے ہوتی ہے اس کو لوئر سلنگ کہتے ہیں۔ ان میں سلنگ ڈالی جاتی ہے سلنگ چمڑے کی یا کنوِس کی پیٹی ہوتی ہے۔ جب رائفل کو کندھے پر لٹکانا ہو تو اس کی مدد سے لٹکا سکتے ہیں۔
اجزائے رائفل کے مندرجہ بالا تذکرہ میں تقریباً ان تمام ضروری پرزوں کا خاطر خواہ ذکر آچکا ہے۔ جس سے عام شہری کو عموماً اور فوجی سپاہی کو خصوصاً واقفیت نامہ حاصل کرنا لابدی ہے۔ ورنہ رائفل کا استعمال مفید ثابت ہونے کی بجائے مضر اور خطرناک ثابت ہوگا۔

BULLET بُلَٹ

شاٹ
SHOT

CHARGER چارجر

CAP کیپ

BULLET COVER بُلَٹ کوَر
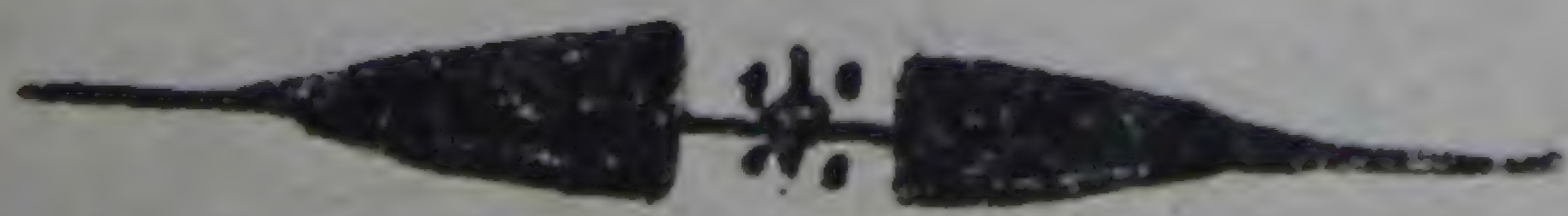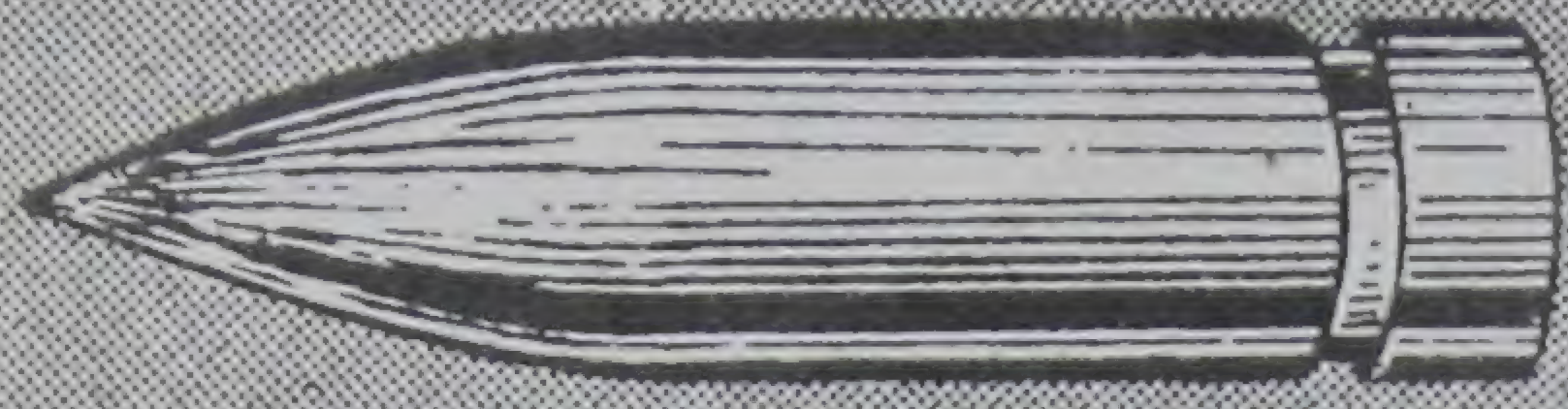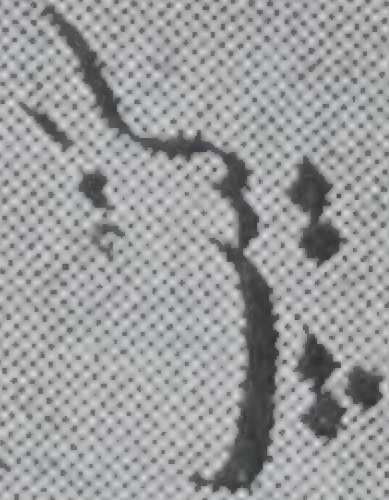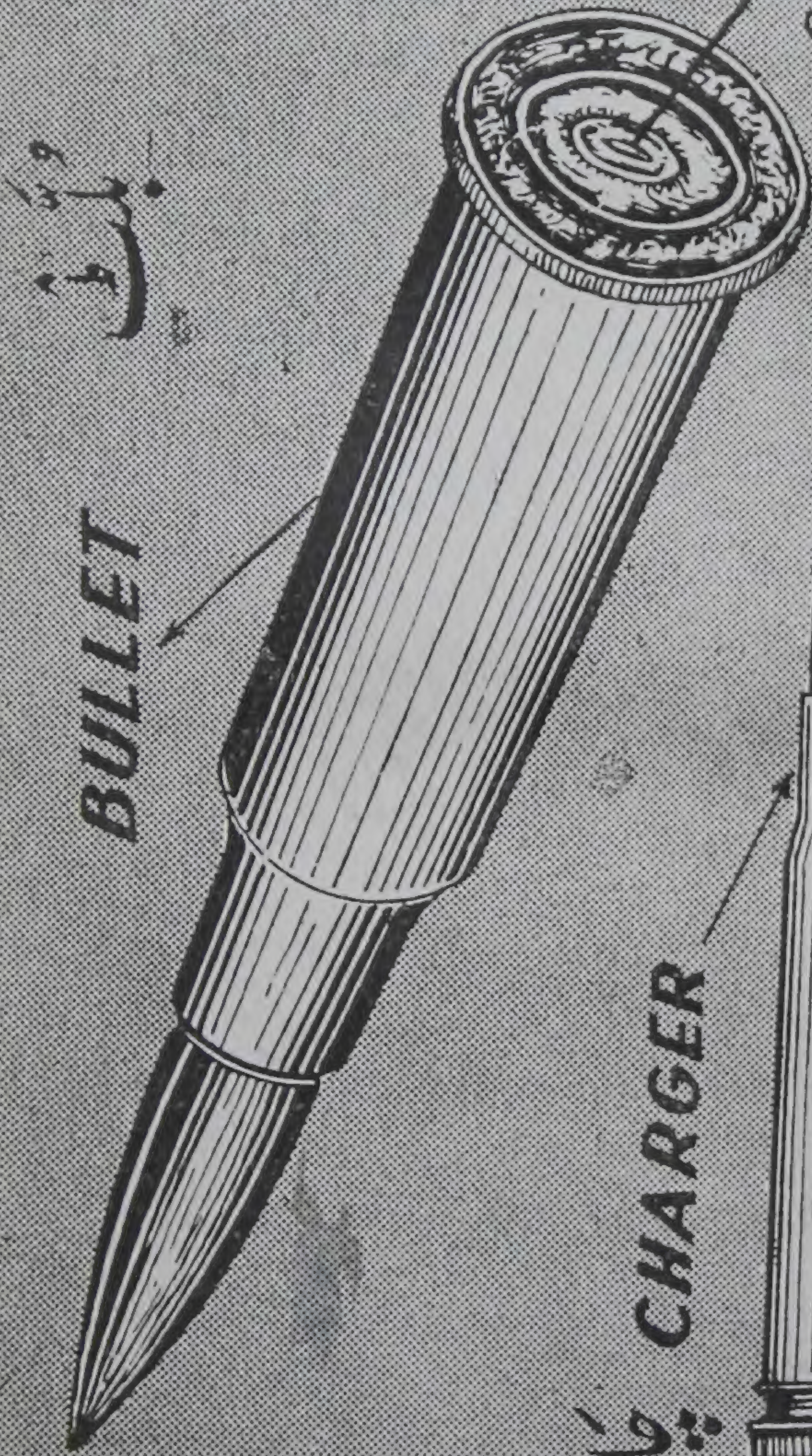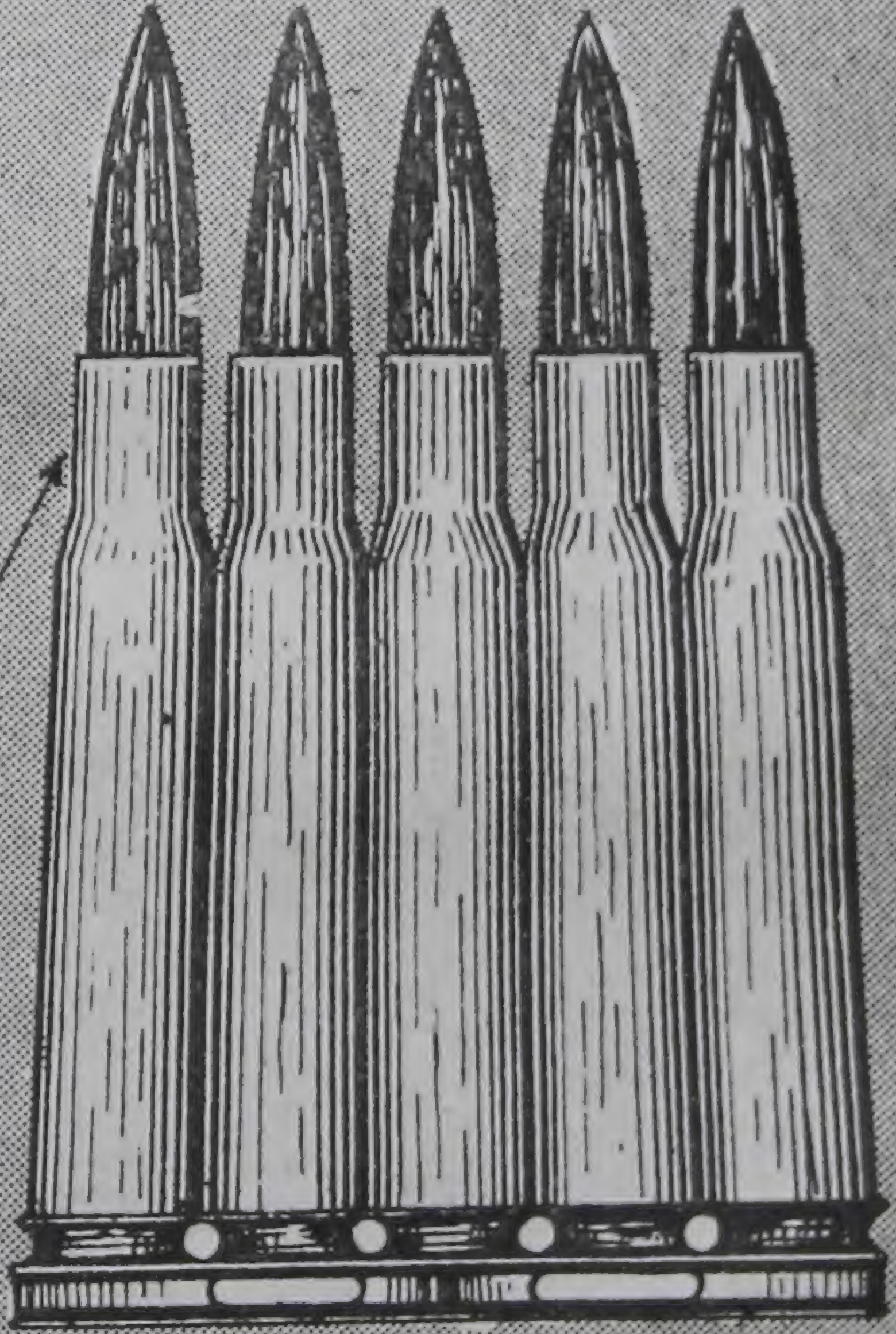
تیسرا باب

گولی

303 - رائفل کی گولی کی لمبائی پورے تین انچ ہوتی ہے اس کا بڑے سے بڑا محیط 0.5 انچ ہوتا ہے اور کم از کم محیط ایک نقطہ- جو گولی کا آخری حصہ ہے۔ گولی کئی ایک حصّوں پر مشتمل ہوتی ہے - گولی سکّے کی بنی ہوتی ہے اس کی لمبائی 1.7 انچ ہوتی ہے - یہ پچھلی طرف سے موٹی اور آگے سے باریک ہوتی ہے - گولی کا یہ حصہ دشمن پر یا نشانہ پر لگتا ہے - اس کا کچھ حصّہ گولی کے خول کے اندر مضبوطی سے لگا یا ہوتا ہے - خول جس کی لمبائی 2.2 ہوتی ہے - بارود اور بارود کے پیچھے تھوڑی سی روئی جس میں آتشگیر مادہ کی آمیزش ہوتی ہے - نہایت احتیاط سے رکھا ہوتا ہے - اس کا بالواسطہ تعلق گولی کی ٹوپی کے ساتھ ہوتا ہے - ٹوپی پر جب ضارب ضرب لگاتا ہے - تو اول روئی کو آگ لگ جاتی ہے - یہ شعلہ بارود کو آگ لگاتا ہے - مگر خول کی مضبوطی اس آگ کے زور کو دبائے رکھتی ہے یہ سارا زور سکّے کی گولی پر پڑتا ہے - جو انتہائی قوت اور زور کے ساتھ خول سے باہر نکلتی ہے - یہ خول مضبوط پیتل کا بنا ہوتا ہے - یہی وجہ ہے جب آتشگیر مادہ بارود کو آگ لگاتا ہے - تو خول

پھٹ نہیں سکتا - بلکہ بارود کا زور صرف سکے کی گولی پر ہی پڑتا ہے۔
اس دباؤ کا قدرتی نتیجہ یہی ہوتا ہے۔ کہ گولی تیزی اور پورے سرعت
سے خارج ہوتی ہے۔ مختصر طور پر گولی چلنے کا عمل یہ ہے۔ کہ جب گھوڑے
کو دبایا جاتا ہے۔ تو سٹرائیکر ٹوپی پر زور کی زد لگاتا ہے۔ اس
زور سے روئی کو آگ لگ جاتی ہے - یہ آگ بارود کو آگ لگاتی ہے۔ اور
بارود زور دار دباؤ سے گولی کو باہر پھینکتا ہے۔ اور یہ سارا عمل صرف آنکھ
جھپکنے میں پایہ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے۔ ادھر گھوڑا دبتا ہے۔ ایک دھماکا
پیدا ہوا اور سائیں سائیں کرتی ہوئی گولی بیرل سے باہر نکل جاتی ہے
سامنے کے صفحہ پر گولی کی اور اس کے مختلف حصص کی تصویر مذید مطالعہ
کے لئے مشاہدہ ہوں۔

303 - کی رائفل میں بیک وقت 11 گولیاں آسکتی ہیں۔ دس گولیاں
میگزین میں اور ایک گولی چیمبر میں رہ سکتی ہے۔

• رائفل میں گولی بھرنے یا لوڈ Load کرنے کا انداز

رائفل میں گولی بھرنے کے لئے ایک اوزار استعمال ہوتا ہے - اس کا نام
چارجر ہے - اس میں بیک وقت 5 گولیاں آسکتی ہیں۔ اس میں 5 گولیاں
رکھکر رائفل کے اوپر کے جوڑ کے آگے پلیٹ فارم کے ساتھ رکھدیتے
ہیں۔ اور گولیوں کو اوپر سے نیچے دباتے ہیں۔ گولی ایک ایک کرکے میگزین
میں چلی جاتی ہیں۔ پھر چارجر کو دوبارہ بھر کر اسی طرح باقی کی پانچ گولیاں
بھی چارجر میں رکھکر میگزین میں ڈال دیتے ہیں۔ باقی ایک گولی کو پلیٹ فارم

پر رکھکر بولٹ کو آنکھ کی طرف سے دباتے ہیں۔ تو یہ گیارھویں گولی چیمبر میں چلی جاتی ہے۔ اب اگر رائفل کا گھوڑا دبایا جائے۔ تو چیمبر والی گولی چل سکتی ہے۔

اگر گولی چلانا مقصود نہ ہو۔ تو بولٹ کو باہر کھینچنے سے اِی جیکٹر گولی کو چیمبر سے باہر لے آئیگا۔ اور جب بائیں طرف پر ایک مقام سے یہ گولی ٹکرائیگی تو گولی باہر زمین پر گر پڑیگی۔ اسی طرح دوبارہ بولٹ کو چیمبر کی طرف دبانے سے ایک اور گولی چیمبر میں چلی جائیگی۔ بولٹ کو باہر کھینچنے سے گولی۔ باہر زمین پر گر پڑے گی۔ پیشتر اس کے کہ نشانہ بازی سیکھی جائے۔ رائفل کو بھرنے یا خالی کرنے کی بڑی مشق کی ضرورت ہے۔ مگر اس امر کی پوری احتیاط رہے کہ جب اس مشق کو متواتر صرف تربیت کے لئے اختیار کیا جائے تو کسی صورت میں بھی گھوڑے کی طرف کوئی انگشت نہ جائے۔ دوسری احتیاط یہ برتی جائے کہ گولی بھرتے وقت رائفل کا منہ یا زمین کی طرف ہو یا آسمان کی طرف کیونکہ ایسے کرنے سے اگر کوئی غیر متوقع طور پر یا نادانستہ طور پر گولی چل بھی جائے۔ تو جانی نقصان نہ ہو۔

تیسری احتیاط یہ ہے کہ جب رائفل کو لوڈ کر لیا جائے تو سیفٹی کو پیچھے کی طرف دبا دیا جائے تاکہ کسی صورت میں بھی رائفل چل نہ سکے اس مشق کے سیکھنے کے لئے سب سے بہتر طریقہ یہ ہوگا کہ رائفل کے بٹ کو دائیں جانب رکھا جائے۔ اور بایاں ہاتھ۔ میگزین

کے ذرا آگے دھرا ہو۔ اسی طرز سے رائفل کو لوڈ کیا جائے۔ اور اسی
طریقہ سے ان لوڈ یا خالی کیا جائے تاکہ آئندہ امتشاق کی ادراک
میں سہولت پیش آئے۔
اگر چارجر میسر نہ ہو۔ تو گولیاں اس کے بغیر میں بھری جاسکتی
ہیں۔ گولیاں ایک ایک کرکے پلیٹ فارم پر رکھکر نیچے دباتے جاؤ
اس طرح دس بار کرنے سے۔ دس گولیاں میگزین میں لوڈ ہو
سکتی ہیں۔
دوران استعمال میں اگر میگزین کا سپرنگ کام دینے سے
جواب دے دے تو پھر ایک ایک گولی بھرنا مفید ثابت ہوگا۔
ایک گولی پلیٹ فارم پر رکھی اور بغیر نیچے دبانے سے بولٹ اندر
کی طرف دباؤ۔ تو گولی چیمبر میں چلی جائیگی۔ اس کو چلا کر پھر دوسری
بار گولی کو بھرو۔ اور ضرورت کے مطابق ایسا کرتے جاؤ۔

چوتھا باب
نشانہ بازی

اس سے قبل آپ نے رائفل کے مختلف اجزا سے ضروری واقفیت
حاصل کر لی ہے۔ بیک سائیٹ اور فور سائیٹ کا ذکر بھی پڑھ چکے

رفیقِ مجاھد

RIFLE

رائفل

BAYONET

بلینٹ

BAYONET COVER

بلینٹ کھول

PULL-THROUGH

COMPLETE SET.

پل تھرو
مکمل سیٹ

شامی
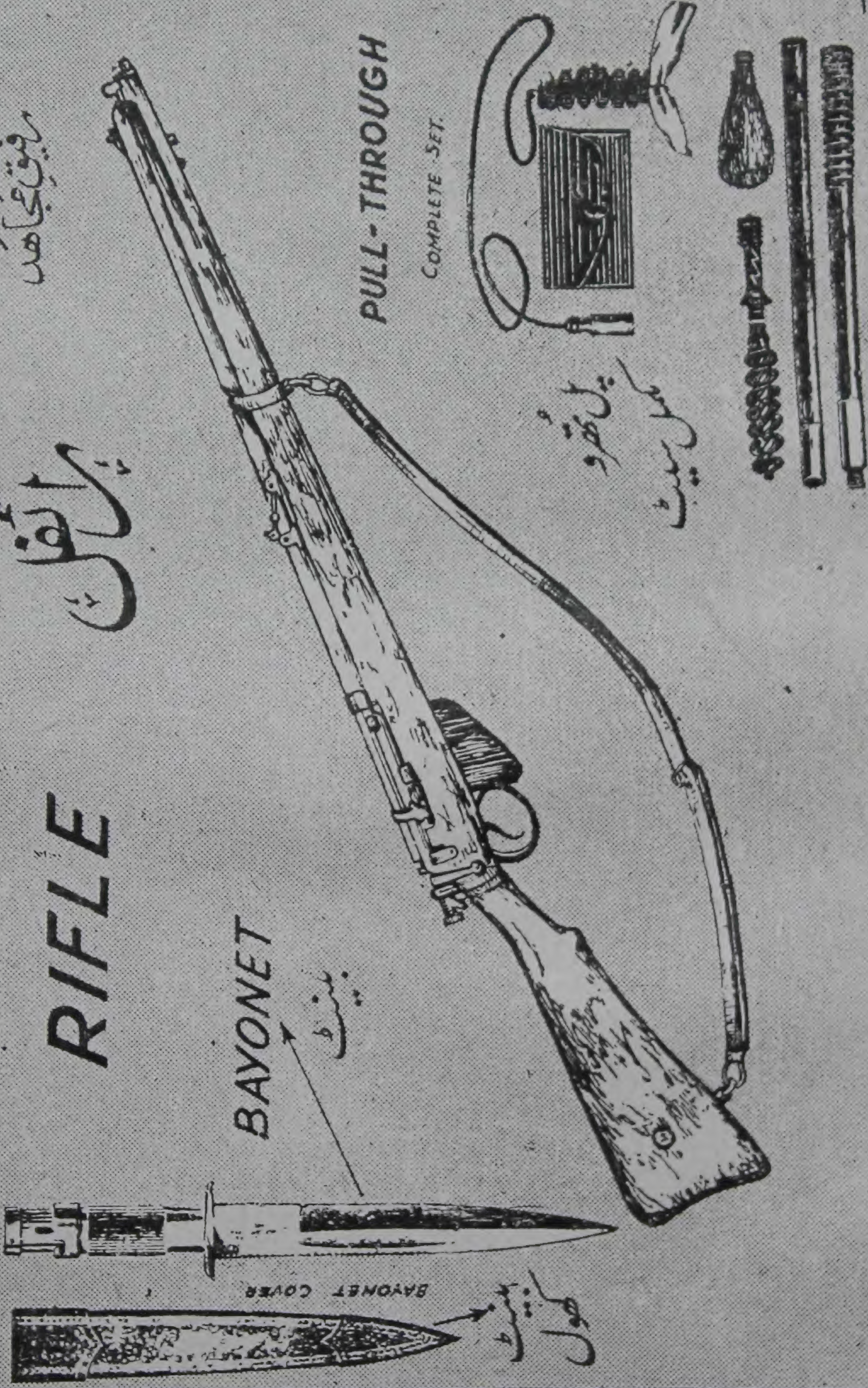
ہو۔ بیک سائیٹ کی وی V (یہ اس کی شکل ہے) اور فورسائیٹ ایک ہی خطِ مستقیم میں واقع ہوتے ہیں۔ نشانہ بازی میں ان دو سے بہت زیادہ کام لیا جاتا ہے۔ جس چیز کا نشانہ کرنا ہو۔ اس کو ٹارگٹ (یا ہدف) کہتے ہیں۔ نشانہ کرنے والے کی ایک آنکھ۔ بیک سائیٹ کی V وی فورسائیٹ اور ٹارگٹ کو خاص حالت میں رکھنا پڑتا ہے۔ اور اس کام کے سیکھنے کے لئے کافی مشق کی ضرورت ہے۔

اس سے پیشتر کہ یکی فوجی رائفل پر نشانہ لگانا سیکھا جائے۔ بہتر یہ ہوگا کہ ہوائی رائفل۔ پر نشانہ سیکھا جائے۔ یا 22 بور کی رائفل کا استعمال کیا جائے۔ ہوائی رائفل میں گولی کا استعمال نہیں ہوتا بلکہ چھوٹے چھوٹے سکوں کے چھرّے استعمال ہوتے ہیں۔ اور اس کی زیادہ سے زیادہ رینج (وہ فاصلہ جہاں تک ایک گولی یا چھرّا زیادہ سے زیادہ فاصلہ تک مار کر سکتا ہے) 50 گز ہوتی ہے۔ 50 گز کے فاصلے پر یا پہلے پہل 20 یا 30 گز کے فاصلے پر ایک ٹارگٹ بنا لیا جائے گتے کا ٹارگٹ مفید ثابت ہوگا۔ کسی مستطیل گتّے پر ایک دائرہ بناؤ جس کا نصف قطر 6" ہو۔ اس کے اندر ایک اور ہم مرکز دائرہ بناؤ جس کا قطر 3" ہو۔ اندرونی دائرے میں کالا رنگ بھرو۔ اور بیرونی دائرے میں زرد۔ اس ٹارگٹ کو ایک 5 فٹ لمبے بانس پر لگا دو۔ اور بانس کو زمین میں سیدھا گاڑ دو اور اس سے آپ 30 گز کے فاصلے پر کھڑے ہو جاؤ۔

اپنی رائفل (ہوائی) کو دائیں ہاتھ سے سمال بٹ سے پکڑو۔ اور بایاں

ہاتھ ہیک سائیٹ کے نیچے رکھو۔ گویا کہ ہتھیلی پر رائفل مضبوطی سے پڑی ہوئی ہو۔ اب اپنے سر کو دائیں طرف اتنا جھکاؤ کہ دایئں آنکھ بٹ کے عین نزدیک آجائے۔ دایئں آنکھ بند کرو۔

دایئں آنکھ۔ ہیک سائیٹ۔ فور سائیٹ اور نشانہ کو ایک ہی سیدھ میں لانے کی کوشش کرو۔ اس عمل کا نام شست لگانا ہے۔ کوشش یہ ہونا چاہئے کہ نشانہ اور دونوں سائیٹس ایک ہی خط مستقیم میں آجایئں۔

رائفل کا بٹ دایئں کندھے کی جانب ہنسلی کے ساتھ چھاتی سے اوپر پختگی سے رکھا ہو۔ اور بٹ پلیٹ عین جسم کے ساتھ مضبوطی سے لگی ہوئی ہو۔ جب اس امر کا بالکل یقین ہو جائے کہ شست مکمل ہوگئی ہے۔ تو دایئں ہاتھ کی انگشت شہادت گھوڑے تک لے جاؤ اور پھر شست کو درست کرلو۔ تو پھر گھوڑے والی انگلی کو اپنی طرف دباؤ۔ چھرا نالی سے نکل جائیگا۔

اسی طرح خاصی مشق کرکے ٹارگٹ کی کالی جگہ پر نشانہ لگانے میں کامیابی حاصل کرو۔ اور یہ مشق کئی ہفتوں تک جاری رہے۔ حتٰے کہ شست باندھنے اور نشانہ بازی میں مہارت تامہ حاصل ہو جائے۔ اس امر کا خیال ملحوظ خاطر رہے کہ شست کم از کم وقت میں باندھنے کی عادت پڑ جائے۔ اور جس وقت گھوڑا دبانے کی نوبت آجائے۔ تو سانس کو روک لینا چاہئے۔ تاکہ رائفل میں کسی قسم کی جنبش پیدا نہ ہوئے۔ اور

نشانہ بازی میں سقم نہ پیدا ہو جائے۔ اس ہدایت کو خاص طور پہ مدِّ نظر رکھنا چاہئے
جس وقت ہوائی رائفل سے نشانہ میں پختگی حاصل ہو جائے تو پھر اسی
رائفل سے چھوٹے چھوٹے نشانہ پر مشق کی جائے۔ تاکہ جاندار چیز کو
مارنے کی جو فطری ہچکچاہٹ ہے وہ آہستہ آہستہ کم ہو کر دور ہو جائے

جب ہوائی رائفل کے استعمال کی پوری قدرت پیدا ہو جائے اور بغیر کسی
رکاوٹ کے اس کا استعمال سیکھ لیا جائے۔ تو 22 بور کی رائفل کا استعمال
کرنا زیادہ مفید ہوگا۔ جب ان دو یا ایک رائفل پر نشانہ بازی کی پوری
مشق ہو جائے۔ تو پھر 303 رائفل پر نشانہ بازی سیکھنا چاہیئے۔
نشانہ بازی سے پہلے اس کی خاص پوزیشن کا ذہن نشین کر لینا از
بسکہ ضروری ہوگا۔

پکی رائفل کو کندھے اور ہنسلی کے درمیانی جگہ اور چھاتی سے اوپر اس
طرح رکھنا چاہیئے کہ ٹو بٹ جسم سے ملا ہوا ہو۔ اور اسکا دباؤ جسم کی طرف
ہو۔ دائیں ہاتھ لٹل بٹ کو گرفت کیئے ہوئے ہو۔ اور بایاں ہاتھ
میگزین سے ذرا آگے رائفل کو ہتھیلی پر لئے مضبوطی سے رائفل کو
پکڑے ہوئے ہو۔

دائیں آنکھ کو دائیں طرف سر جھکانے سے اتنا بٹ کے نزدیک
لے جاؤ کہ بیک سائیٹ اور فور سائیٹ ایک ہی سیدھ میں آجائیں۔
یہ نشست یا ایم Aim کی عام پوزیشن ہے۔ تصویر
متعلقہ سے اس پوزیشن کو اور ذہن نشین کر لو۔ پھر اس پوزیشن

سے فوراً سر کو اٹھاؤ۔ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ اور رائفل کو جسم سے علیحدہ کر کے آگے کی طرف دونوں ہاتھ پھیلانے سے رائفل کو نشانہ بازی کی تیاری کی حالت میں رکھو۔ یہاں سے پھر شست لگاؤ۔ اور پھر تیاری کی پوزیشن اختیار کرو۔ اسی مشق کو کئی بار کرو۔ حتےٰ کہ 303 کی وزنی رائفل کو عرصہ تک کندھے پر رکھنے اور تیاری کی حالت میں رکھنے کی عادت پڑھ جائے۔ اور ساتھ ہی ساتھ شست لگانے کی بھی مشق ہو جائے۔ جب بازوؤں پر کلی اعتماد ہو جائے تو باہر میدان میں جا کر۔ رائفل کو لوڈ کرو۔ جیسا کہ پہلے باب میں بتایا جا چکا ہے۔ رائفل کو ایم کی حالت میں رکھو۔ کسی نشانہ پر شست لگاؤ۔ اور دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے گھوڑے کو دباؤ۔ وہ ایک جھٹکا سا محسوس ہو گا۔ جس کے ساتھ ہی دھماکے کی آواز آئے گی۔ یہ ہے 303 کا پہلا فائر۔ ۱۰ یا ۲۰ فائر اسی طرح کرو۔ تاکہ جھجھک نہ رہے۔ اور اس کے ساتھ ہی بولٹ وغیرہ کے استعمال کا بھی علم ہو جائے۔ اور خاص مشق بھی حاصل ہو جائے۔ نشانہ بازی کی کئی ایک پوزیشن ہیں ان کو آئندہ باب میں بالوضاحت بیان کیا جائیگا۔ اور یہ بھی بتایا جائیگا۔ کہ مختلف پوزیشن کے فوائد کیا ہیں۔

پانچواں باب
رائفل کی صفائی

رائفل چونکہ ایک مشین ہے لہذا اس کی باقاعدہ صفائی جس طرح دوسری مشینوں کی ہو سکتی ہے۔ اس کی عمر میں اضافہ کرتی ہے جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ اور کام کے وقت کسی قسم کی دقت اور رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ اسلئے رائفل کی صفائی نہایت ضروری امر ہے۔

رائفل چونکہ فولاد سے بنی ہوئی ہے۔ اسلئے سب سے زیادہ خطرہ جو اس کو لاحق ہو سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر اس کو مرطوب جگہ میں رکھا جائے۔ تو اس کو زنگ لگ جاتا ہے۔ اور وہ زنگ اس کی نالی و دیگر اجزا کو کھا جاتا ہے۔ جس سے نالی کے پھٹنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور دوسرے اجزا کی تخریب کا امکان ہوتا ہے۔ اسلئے جب رائفل کے استعمال کی ضرورت نہ ہو۔ تو اس کو رائفل کیس میں رکھا جائے۔ اور اس کو اندر کی طرف اور باہر کی طرف تیل لگا لینا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر لوہے اور فولاد کی چیز کو تیل لگا دیا جائے۔ تو زنگ اثر نہیں کر سکتا۔

اس احتیاط کے باوجود بھی ضروری ہے۔ کہ ہر روز اس کی صفائی کی جائے۔ اس روزانہ صفائی کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ استعمال سے پہلے اور استعمال کے بعد بھی اس کو صاف کیا جائے

نالی میں میل جمع ہو جانے کی وجوہات۔

جب نالی میں سے گولی گذرتی ہے۔ تو اس کے تانبے یا پیتل کی رگڑ گردوز میں لگ جاتی ہے۔ جو سفید خطوط کی مانند گردوز کے کناروں پر نظر آتی ہے۔ مسلسل فائر کرنے سے اس قسم کی میل میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جس کا فطری نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ گولی روکاٹ سے نکلتی ہے اور درست طور پر خارج نہیں اور نہ ہی ٹھیک نشانہ لگتا ہے۔ اس قسم کی میل جس کو دھاتی میل کہتے ہیں۔ دور کرنا نہایت مشکل ہے۔ اس لئے اس حالت میں کسی مستری کے پاس لے جانا چاہیئے۔ کیونکہ عام آدمی یا فوجی سپاہی بھی اس کو دور نہیں کر سکتا۔ اور اگر ماہر مستری کی خدمات دستیاب نہ ہو سکیں۔ تو خوب کھولتا ہؤا پانی نالی کے اندر ڈالیں۔ اور یہ عمل دو تین بار کریں اس سے نالی کے مسام کھل جائیں گے۔ اور میل ابل آئیگی۔ اس کے بعد پل تھرو سے نالی کو خوب صاف کریں۔ یاد رہے کہ کوئی رگڑ پیدا کرنے والی چیز مثلاً ریگ مال وغیرہ اس عمل میں استعمال نہ کیا جائے حتی الامکان نالی کی اندرونی کثافت کو دور کرنے کے لئے کھولتا ہؤا پانی ہی استعمال کریں۔

رائفل صاف کرنے کا آلہ

جب رائفل خرید کی جاتی ہے۔ تو دوکاندار اس کی صفائی کے لئے ایک آلہ بھی ساتھ دیتے ہیں۔ اس کا نام پل تھرو ہے

یعنی ایسی چیز جو کہ نالی سے گذاری جا سکتی ہے۔ اور آسانی سے اس سے گذر سکتی ہے۔ یہ آلہ ٹل بٹ کے پل تھرو شیڈ یا بٹ ٹریپ میں رکھا جاتا ہے۔ اس آلہ میں جھریاں ہوتی ہیں۔ جنکو لوپ کہتے ہیں۔ پہلا لوپ جالی کے واسطے ہوتا ہے۔ دوسرا فلالین لگانے کے لئے۔ اور تیسرا اس مقصد کے لئے ہوتا ہے۔ کہ اگر کہیں نالی میں پل تھرو پھنس جائے تو انگلی ڈالکر اس کو باہر نکالا جا سکے۔ اگر نالی میں پل تھرو کی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہو جائے تو رائفل کو فوراً ماہر مستری کے پاس بھیج دینا چاہیئے۔

پل تھرو کا استعمال

پل تھرو کو ہمیشہ بولٹ کی طرف سے رائفل میں ڈالنا چاہیئے۔ اور ایک ہی جھٹکے سے مزل کی طرف سے کھینچ لینا چاہیئے۔ یاد رہے کہ اس کو بالکل سیدھا کھینچنا چاہیئے۔ تاکہ گردو ذرا اس رگڑ سے گھس نہ جائیں ورنہ گولی کی رفتار میں بہت فرق پڑھنے کے اندیشہ کے علاوہ نشانہ بازی میں غلطی کا احتمال ہے۔

نالی صاف کرنے کے لئے سوائے فلالین کے کپڑے کے اور کوئی کپڑا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ نشانہ بازی کے بعد خشک کرنے کے لئے فلالین کا ۴ انچ اور ۲ انچ چوڑا ٹکڑا استعمال کریں۔ اس کپڑے کو پل تھرو کے دوسرے لوپ میں ڈالا جائے۔ اور اسی کے گرد لپیٹ دیا جائے تیل لگانے کے لئے چھوٹا ٹکڑا استعمال کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ

اگر کپڑا بڑا ہوگا۔ تو نالی کے اندر دخول کے وقت یہ کپڑا اپنی جسامت کی وجہ سے مشکل سے اندر جائیگا۔ اس کا لابدی نتیجہ یہ ہوگا کہ نیل نچیڑ جائیگا۔ اور مقصد فوت ہو جائیگا۔

اگر باوجود ان ہدایات اور احتیاط کے کہیں زنگ لگ جائے تو اس کو اتارنے کے لئے پیرافن تیل استعمال میں لایا جائے گا۔ کیونکہ یہ تیل اس مقصد کے لئے نہایت مجرب نسخہ ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ تیل زنگ لگنے سے روک نہیں سکتا۔ زنگ کو روکنے کے لئے عام مشینی تیل درکار لایا جائے۔ اور ہر وقت رائفل کو تیل لگا رہنا چاہیئے۔ مگر جب فائرنگ کی ضرورت ہو تو تیل کو خوب صاف کر لیا جائے۔

چیمبر یا خانہ گولی کو صاف کرنے کے لئے ایک خاص قسم کی چوب تیار کی گئی ہوتی ہے۔ اس کے ایک سرے پر چھلا ہوتا ہے اور دوسرا سرا جس کو ہاتھ میں پکڑے رکھنا مقصود ہوتا ہے۔ اس غرض کے لئے چورس بنایا جاتا ہے۔ چھلا والے سرے میں فلالین کا ٹکڑا ڈال دیتے ہیں۔ اور باقی کپڑا اس لکڑی پر لٹکا دیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کو بولٹ کی طرف سے چیمبر میں ڈالتے ہیں۔ اور اسے خوب گھمائے متواتر گھماتے ہیں۔ اس سے چیمبر کی میل اتر جاتی ہے۔

مندرجہ بالا احتیاط کے علاوہ جب رائفل کو استعمال نہ کرنا ہو۔ تو

اس کو چمڑے یا چوبی بکس میں نہایت احتیاط سے رکھنا چاہئے۔ اور ہمیشہ سیفٹی لگا کر رکھنا درست ہے۔ ورنہ سپرنگ کمزور ہو جائینگے۔

چھٹا باب

نشانہ بازی کی مختلف حالتیں

پیشتر اس کے کہ ہم دشمن پر رائفل سے نشانہ کریں۔ یہ فطری تقاضا ہے۔ کہ ہم پہلے اپنی حالت یا پوزیشن کو محفوظ تریں کر لیں۔ اس لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ ہم اپنے اجسام کو اس حالت میں رکھیں کہ ہمارے اجسام دشمن کی نگاہ سے اگر مکمل طور پر پوشیدہ نہ ہو سکیں۔ تو اپنے آپ کو اس طرح رکھیں کہ ہمارے اجسام کی سطح دشمن کی گولی کا کم از کم نشانہ بن سکیں ماہرین تربیت افواج نے اس ضمن میں مختلف پوزیشنوں کا خاطر خواہ تجزیہ کر کے چند کلیئہ وضع کئے ہیں۔ جن کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں۔

(۱) دشمن پر شست بآسانی ہو سکتی ہے۔

(۲) اپنا جسم فطری توازن پر رہتا ہے۔

(۳) اپنی حالت محفوظ تریں ہو جاتی ہے۔

مندرجہ بالا فوائد کی تحصیل کے لئے ذیل کی مختلف حالتوں

پر توجہ مبذول کرنا اور مطلوبہ مشق از بسکہ لابدی ہے۔

(۱) کھڑے ہو کر۔ Standing Position
(۲) گھٹنوں کے بل۔ Kneeling
(۳) لیٹ کر۔ Lying Position
(۴) بیٹھ کر۔ Sitting Position

پہلی حالت (قیام) کھڑا ہو کر گولی چلانا۔ سامنے صفحہ کی تصویر کا غور سے مطالعہ کرو۔ اس میں جواں ہاف رائیٹ ٹرن۔ کھڑا ہے اس حالت میں گولی چلانے والا کا جسم دشمن کی گولی کی سیدھ میں نہیں اگر بالکل سیدھا سامنے کھڑا ہو تو سارا جسم گولی کا نشانہ بن سکتا ہے مگر اس حالت میں کھڑا ہونے سے صرف شانہ پر گولی لگ سکتی ہے اور شانہ کا بہت تھوڑا سا حصہ ہی قابل ہدف رہ جاتا ہے۔ اس لیے کھڑا ہو کر نشانہ لگانے کی محفوظ ترین اور اسہل ترین حالت یہی ہے۔

جس طرف ٹارگٹ ہو اس کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو جاؤ۔ اور نصف دائیں طرف۔ گھومو۔ یا ہاف رائیٹ ٹرن کرو۔ اس طرح جسم کا وزن دونوں پاؤں پر یکساں پڑیگا۔ رائفل کو دائیں پاؤں کی ٹو کے ساتھ۔ جیسے اٹنشن کی حالت ہو رکھو۔

لوڈ کرنا

رائفل کو داہنے پہلو طرف کو ہلے سے ذرا اوپر کی طرف اٹھاؤ

سٹکر بوڈ کرنے کی پوزیشن

اَن ڈوڈ فرنٹ پوزیشن

سائیڈ پوزیشن اَن لوڈ کرنا

۔منزل قدرے اوپر کو اٹھا رہے۔سمال بٹ عین کولے کے سامنے ہو۔بولٹ کو دائیں ہاتھ سے باہر کھینچو اور گولی کو بولٹ سے چیمبر کے اندرے جاؤ۔اب رائفل لوڈ ہوگئی ہے۔

ان لوڈ کرنا

نہایت سرعت کے ساتھ بولٹ کو باہر کھینچو۔چیمبر والی گولی باہر نکل آئیگی۔اس طرح کئی ایک بار کرو۔تاکہ اس حالت میں لوڈ اور ان لوڈ کرنے کی مہارت پیدا ہو جائے۔

شست لینا

رائفل کو لوڈ کرکے اس کو اپنے کندھے کی خالی جگہ میں رکھو اور بائیں ہاتھ سے اندر کو دباؤ۔دائیں ہاتھ کے انگوٹھے۔اور تین انگلیوں سے سمال بٹ یا لٹل بٹ کو مضبوطی سے پکڑو۔اور انگشت شہادت کو گھوڑے پر رکھو مگر خفیف سا دباؤ بھی نہ پڑے۔بائیں کہنی رائفل کے نیچے اچھی طرح ہو۔اور دائیں کہنی کندھے سے ذرا نیچے اور اس کے عین سامنے ہو۔جیسا کہ شکل سے ظاہر ہے۔

رائفل جسم سے مضبوطی کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔اس وقت اپنی دائیں رخسار کو بٹ پر رکھو۔اور بائیں آنکھ بند کرو۔دونوں

سائیٹ کو نشانہ کی سیدھ میں رکھو۔ اور سانس روک کر گھوڑا دباؤ۔

اس مشق کو بغیر گولی کے کئی بار کرو۔ جب اس مشق میں پوری مہارت پیدا ہو جائے۔ تو پھر لوڈ کر کے نشانہ بازی کرو۔ یہ پہلی پوزیشن ہے۔ جس میں رائفل کو کھڑے ہو کر چلایا جاتا ہے۔ یہ پوزیشن عام طور پر اس وقت لی جاتی ہے۔ جب کہ اونچی اوٹ ہو۔ مثلاً دیوار یا لمبی گھاس ہو۔ یا کسی درخت کی اوٹ ہو۔ جس سے تمام جسم دشمن کے نشانہ سے محفوظ رہ سکے۔ یا اس وقت زیادہ مفید ہو سکتی ہے۔ جب کہ حملہ کرنے والوں کے پاس رائفل نہ ہوں بلکہ وہ۔ برچھوں بھالوں۔ اور رائفلوں کے ساتھ مسلح ہوں۔

سٹینڈنگ پوزیشن۔ ہدایات کا خلاصہ

(۱) آدھا دائیں کی طرف گھومو۔

(۲) بائیں پاؤں کو قدمے بائیں کی طرف ذرا ٹیڑھا رکھو۔ تاکہ جسم کے وزن کا خوب توازن ہو جائے۔

(۳) رائفل کو اچھال کر دائیں پہلو کے سامنے لاؤ۔ مزل اوپر کی طرف ہو۔ سمال بٹ مین کولہے کے بالمقابل ہو۔ بایاں ہاتھ میگزین کے ذرا آگے۔ اور اس حالت میں رائفل

لوڈ پوزیشن

کو لوڈ کرو۔

(۴) بغیر حرکت کے سائیٹ لگاؤ۔

(۵) نظر نشانہ پر مرکوز کرو۔

(۶) رائفل کو چستی سے دائیں کندھے اور ہنسلی کی ہڈی کے ذرا نیچے دبا کر جسم کے ساتھ پیوست کرو۔

(۷) لٹل بٹ کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور تین انگلیوں سے مضبوطی سے اندر کی طرف دبائے رکھو۔

(۸) انگشت شہادت ٹریگر یا گھوڑے پر رکھو۔

(۹) بیک سائیٹ سیدھا ہو۔

(۱۰) بائیں کہنی رائفل کے خوب نیچے اور دائیں کہنی کندھے سے ذرا نیچے۔

(۱۱) دایاں رخسارہ رائفل کندھے پر رکھتے وقت ہی بٹ پر رکھو۔ چہرہ کاکنگ پیس سے پیچھے رہے۔

(۱۲) بائیں آنکھ بند کرو۔

(۱۳) نشانہ اور بیک سائیٹ کو ایک ہی سیدھ میں لاؤ۔

(۱۴) سانس روکو۔

(۱۵) اور ٹریگر یا گھوڑا دباؤ۔

اس کے بعد پھر لوڈنگ پوزیشن پر لاکر۔ ان لوڈ کر کے دوبارہ لوڈ کرو۔

نیلنگ پوزیشن نمبر ۲

یعنی بیٹھ کر فائر کرنا

نیلنگ پوزیشن اونچی اوٹ کے پیچھے لی جاتی ہے۔ معمولی اونچائی کی دیوار۔ درخت۔ اونچی جھاڑیاں۔ کنارہ فصیل۔ وغیرہ کے پیچھے بیٹھ کر فائرنگ کرنے میں اپنا جسم نہایت محفوظ رہ سکتا ہے۔ اور یہ طریق سہل ہونے کے علاوہ مندرجہ بالا اوٹ کی موجودگی میں مفید رہتا ہے اس سے تھکاوٹ بھی پیدا نہیں ہوتی۔

پوزیشن لینا

متعلقہ تصاویر کو غور سے دیکھو۔ اور پوزیشن کا اچھی طرح مطالعہ کرو۔

بائیں پاؤں کو ایک قدم آگے لے جاؤ۔ اور ساتھ ہی بائیں ہاتھ سے رائفل کو سٹینڈنگ پوزیشن کی طرح پکڑو۔ دائیں گھٹنے پر اس طرح جھک جاؤ۔ کہ جسم کا وزن دائیں ایڑی پر پڑے۔ بائیں بازو کا اگلا حصہ بائیں گھٹنے سے پیچھے رکھو۔ اور بٹ کو دائیں ران پر جما دو۔

گھٹنوں کے بل پوزیشن

سٹینڈنگ پوزیشن

فائر کرنے کی حالت

بایاں گھٹنہ بائیں ایڑی سے آگے رہے۔ اور بائیں کہنی بائیں گھٹنے پر جمی رہے۔ بائیں ٹانگ ہاتھ بازو اور دایاں کندھا۔ اگر سامنے سے مشاہدہ کیا جائے۔ تو ایک ہی خطِ مستقیم میں نظر آئیں۔ اس حالت میں لوڈنگ اور ان لوڈنگ شست لگانا عین اسی طرح سے ہے جس طرح کہ سٹینڈنگ پوزیشن میں عمل کیا جاتا ہے۔

عام ہدایت

(۱) بدن کا توازن لازمی امر ہے۔ بایاں پاؤں خوب سیدھا ہو۔
(۲) بدن دائیں ایڑی پر متوازن ہو۔
(۳) بائیں بازو کا اگلا حصہ بائیں گھٹنے کے پیچھے جما ہوا ہو۔
(۴) بٹ دائیں ران کے اندر کی طرف ہو۔
(۵) اس حالت میں لوڈ کرو۔
(۶) اس کے بعد شست لیکر سٹینڈنگ پوزیشن کی طرح نشانہ لگاؤ۔

لائیگ پوزیشن!
لیٹ کر نشانہ کرنا

ضرورت

لائیگ پوزیشن یا لیٹ کر نشانہ کرنے کی ضرورت اس وقت محسوس ہوتی ہے ۔جب کہ اوٹ بہت ہی چھوٹی ہو اور نیلنگ پوزیشن میں بھی اپنا جسم محفوظ نہ رہ سکے ۔ مثلاً کھلا میدان ۔ چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں اور چٹانیں ۔کم اونچے مٹی کے تودے اس مقصد کے لئے نہایت موزوں ہیں ۔

پوزیشن لینا

(۱) آدھا دائیں طرف گھومو ۔ اور رائفل کو دائیں جانب لاؤ ۔ اور بائیں ہاتھ سے رائفل کو پکڑو ۔ دایاں ہاتھ زمین پر جماؤ ۔ اور لیٹ جاؤ ۔ مگر جسم کو قدرے ترچھا رکھو ۔ ٹانگیں الگ ہونا چاہئیں ۔ بایاں کندھا آگے کو خوب بڑھا معلوم ہو ۔ رائفل کو زمین پر لگاؤ ۔ اور مزل کا رخ نشانہ کی طرف ہو ۔

لوڈنگ اشارہ لوڈنگ بالکل اس طرح ہوگا ۔جس طرح سٹینڈنگ

لائنگ پوزیشن لینا

نیلنگ پوزیشن

لائنگ پوزیشن لیٹ کے اُٹھنا

کی حالت میں تھی۔ بدن میں کم از کم حرکت پیدا ہو۔
اس کے بعد سائیٹ لگاؤ اور بغیر بدن کی حرکت سے اس طرح ایم کرو۔ اور نشانہ لگاؤ۔ جیسا کہ سٹینڈنگ پوزیشن میں کرتے ہو۔

لیٹ کر اٹھنا

بغیر بدن کو اٹھائے۔ بایاں پاؤں اس قدر آگے لاؤ جس قدر لا سکتے ہو رائفل کو بائیں ہاتھ میں پکڑ لو۔ دایاں ہاتھ زمین پر جماؤ۔ اور بدن کو جھٹکا دیکر دائیں پاؤں کو بائیں کے پاس لے جاؤ۔ اور آگے جانا ہو تو دائیں پاؤں کو آگے نکالو۔

ان پوزیشنوں کے علاوہ ایک اور بھی پوزیشن ہے جو عام طور پر پہاڑوں میں اختیار کی جاتی ہے۔ کیونکہ ڈھلوان کے اوپر گھٹنوں کے بل بیٹھکر یا کھڑے ہو کر فائرنگ کرنے سے جسم کا توازن ٹھیک نہیں رہ سکتا۔ لڑھکنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے اطمینان قلب سے فائر نہیں ہو سکتا اور نہ ہی نشست وغیرہ درستی کے ساتھ لی جا سکتی ہے۔ اس لئے ڈھلوانوں پر سٹنگ پوزیشن اختیار کرنا بہت ہی مناسب ہے۔

اس حالت میں بدن حسب دستور تترچھا رکھنا پڑتا ہے۔ بائیں کہنی ران پر جمی ہونا چاہئے۔ بٹ دائیں ران کے اندر کی طرف ہو۔ زمین کی ڈھلوان کے عین مطابق دونوں پاؤں اس طرح رکھیں جائیں۔ جیسا کہ آرام کی نشست میں رکھے جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا پوزیشن کی تربیت میں علیحدہ علیحدہ امشاق کی ضرورت ہے۔ پہلے ایک پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے تب دوسری مشق کو سکھلانے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔

حصہ سوم

پہلا باب

رائفل ڈرل

اگر انفرادی طور پہ رائفل کی تربیت ضروری ہو۔ تو سابقہ ابواب کا مطالعہ کافی ہے۔ مگر عام طور پہ اس قسم کی تربیت انفرادی امشاق پر مکتفی نہیں ہوتیں۔ اور نہ ہی زیادہ مفید ثابت ہوتی ہیں۔ جب تک کہ ان کو گروپوں میں نہ کیا جائے۔ گروہ یا پارٹی میں ان امشاق کو ایسی صورت میں کامیابی سے اخذ کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ ان میں ایک خاص نظام پیدا ہو۔ اور اس نظام کے ماتحت سارے متعلقہ احکامات کی اجتماعی طور پہ تعمیل کی جائے۔

ان سابقہ امشاق کے علاوہ اور بھی کئی امشاق ہیں۔ مگر ان کا مقصد صرف سابقہ امشاق کیلئے ابتدائی تیاری ہے۔ اور چونکہ رائفل کی تربیت میں فوجی پہلو مضمر ہے۔ اس لئے اس تربیت کے حاصل کرنے میں ابتدائی تیاری بھی لابدی امر ہے۔ اور یہ ابتدائی تیاری مختلف

گروپوں میں کی جاتی ہے۔ عام طور پر ایک گروپ میں ۲۰ آدمی ہوتے ہیں۔ اس کو ایک سیکشن کہتے ہیں۔ ضرورت کے مطابق سیکشن کی تعداد کم و بیش کی جاسکتی ہے۔

رائفل ڈرل کی سکھلائی کے پہلے یہ امر ضروری ہے کہ سیکشن کو مارچنگ کرنا آتا ہے۔ اس کے لئے ایک ہفتہ کا کورس کافی ہے۔ مارچنگ تین لائن میں ہونا چاہئے۔ جیسے کہ موجودہ قواعد کے اصول ہیں۔ مارچنگ میں ہر قسم کا گھومنا اور قدم کا ملا کر چلنا سکھانا چاہئے

اس باب کی تدوین میں ایک مفروضہ سے کام لیا گیا ہے۔ کہ تربیت لینے والے احباب پڑھے لکھے ہیں۔ اس لئے ان کو مارچنگ وغیرہ جو عام طور پر مدارس میں سکھلائی جاتی ہے۔ مکمل طور پر آتی ہوگی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ سیدھی قطاروں میں کھڑا ہونا بھی سیکھ چکے ہونگے۔

رائفل ڈرل کا مقصد یہ ہے کہ رائفل کی گرفت۔ اٹھانا۔ اٹھا کر لے جانا۔ چلتے وقت رائفل کا رکھنا۔ وغیرہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ اور رائفل کو ہر پوزیشن میں قدرتی مقام پر رکھا جائے۔ تاکہ رائفل کے ساتھ حرکات کرنے میں کوئی دقت محسوس نہ ہو۔ گو جسمانی تربیت اس کا مقصد نہیں ہے۔ مگر اس کا نتیجہ ضرور ہے۔ جسمانی تربیت کے لئے روزانہ صبح کے وقت پی ٹی کی عام مروجہ امشاق اختیار کرنا چاہئے تاکہ جسمانی حالت ہمیشہ درست رہے۔ اور جسم

اس قابل رہے کہ رائفل کا کام کر سکے۔ کیونکہ اس کام میں بھی کافی طاقت کی ضرورت ہے۔ اس طاقت کے برقرار رکھنے کے لئے روزانہ پی ٹی ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے سٹیمیا۔ بڑھتا ہے۔ اور کم نہیں ہوتا۔ مشقت کا کام کرنے سے سانس نہیں پھولتا۔ اور جسم میں کمزوری اور نکاہت پیدا نہیں ہوتی۔

اسلئے رائفل کے کام کی سکھلائی سے روزانہ پی ٹی کا کرنا ضروری ہے عام طور پہ یہ دستور ہے۔ کہ صبح کے وقت پی ٹی کی جائے۔ اور بعد از دوپہر رائفل کی امشاق میں حصہ لیا جائے۔

چونکہ فوجی تربیت مشقت اور محنت کا کام ہے۔ اس لئے اگر صبح کے وقت دوڑ وغیرہ بھی لگائی جائے تو اس سے سانس کے پکنے میں بہت زیادہ مدد ملتی ہے۔ اور جسم میں پھرتیلا پن بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

رائفل کی امشاق

وہ شخص جوان امشاق کی تربیت دیتا ہے۔ اس کو انسٹرکٹر کہتے ہیں۔ گروپ کی تربیت میں انسٹرکٹر گروپ کو فالن کا جب حکم دے تو تمام تربیت حاصل کرنے والے جوان تین سیدھی لائن میں کھڑے ہو جائیں۔ اور تمام اپنے اپنے قد کے مطابق کھڑے ہوں۔ اور ان کے درمیان اتنا فاصلہ ہو۔ جتنا کہ رائفل

کی حرکات کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اس فاصلہ لینے کو ڈریس کہتے ہیں اور تمام جوان اپنی اپنی جگہ پر اٹین شن کی حالت میں کھڑے ہوں۔

اٹین شن کی حالت

جسم سیدھا۔ اوپر کی طرف اٹھا ہوا۔ اور نگاہ اس طرح گویا ۲۰۰ گز کے فاصلے پر نظر ہے۔ چھاتی خوب باہر کو۔ جسم میں چستی نمایاں ہو۔ بالکل اکڑا ہوا۔ بت کی صورت نہ ہو۔ بلکہ فطری طور سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں رکھا جائے۔ ایڑیاں ملی ہوئی۔ اور پنجے کھلے ہوئے تاکہ پاؤں پر جسم کا وزن متوازن رہے۔

دائیں طرف رائفل زمین پر جمی ہوئی۔ بٹ زمین پر پڑا ہوا ہو اور ٹو بٹ۔ دائیں بوٹ کی لائن کے ساتھ ہو۔ رائفل کو دائیں ہاتھ سے بند کے پاس سے پکڑو۔ انگوٹھا ران کے ساتھ لگا ہوا ہو۔ اور انگلیاں ملی ہوئی۔ اور بازو میں قدرے خم ہو۔ اس پوزیشن کو اٹین شن کی پوزیشن کہتے ہیں۔ مزید وضاحت کے لئے منسلکہ تصویر ملاحظہ کرو۔

۲۔ سٹینڈ ایٹ ایز

دائیں ٹانگ کو بالکل سیدھا رکھو۔ جسم چستی کے ساتھ تلا ہوا ہو۔ سٹینڈ کے حکم پر تیار ہو جاؤ۔ اور جب ایٹ ایز کا لفظ

بولا جائے۔ تو۔
(۱) بایاں پاؤں ایک فٹ کے قریب بائیں طرف پھرتی سے لے جاؤ۔ دائیں ٹانگ بالکل سیدھی رہے۔
(۲) جسم کا وزن دونوں پاؤں پر متوازن ہو۔
(۳) دائیں ہاتھ سے رائفل کی مزل کو آگے جھکاؤ۔
(۴) دایاں بازو سیدھا کرو۔
(۵) دایاں کندھا بائیں کندھے کی سیدھ میں رہے۔
(۶) رائفل کا بٹ نہ ہلے۔
یہ تمام حرکات ایٹ ایز کے حکم پر بیک وقت ہوں۔

سٹینڈ ایٹ ایز سے اٹین شن

(۱) جب جوان سٹینڈ ایٹ ایز پر کھڑے ہوں۔ تو یہ حکم دیا جائے "اٹین"۔ اس پر جوان آئندہ حکم کی تعمیل کے لئے تیار ہو جائینگے۔ اس کے فوراً بعد بہت تھوڑے وقفہ پر "شن" کا لفظ بولا جائے۔ تو مندرجہ ذیل حرکات بیک وقت ہوں۔
(۱) بایاں پاؤں دائیں پاؤں کے ساتھ آجائے۔
(۲) رائفل پھر جسم کے ساتھ زمین پر عموداً کھڑی ہو جائے۔
(۳) دایاں ہاتھ سیدھا۔
یہ پھر اٹین شن کی حالت ہے۔

سٹنڈ ایٹ ایز کی پوزیشن

سٹینڈ ایزی

"سٹینڈ ایزی" کی حالت ۔سٹینڈ ایٹ ایز کے بعد کی حالت ہے جب کبھی جوانوں کو کوئی خاص ہدایت دینا مقصود ہو۔ اس وقت نہ ہی ان کو اٹینشن کی حالت میں رکھا جائے ۔ اور نہ ہی ان کو سٹینڈ ایٹ ایز پر کھڑا کیا جائے ۔کیونکہ اس حالت میں انکی توجہ اپنی طرف مبذول نہیں کرائی جا سکتی کیونکہ ان کے دل ودماغ اس وقت انہیں امشاق میں محو ہوتے ہیں ۔

جب گروپ سٹینڈ ایٹ ایز کی حالت میں ایستادہ ہو ۔ تو سٹینڈ ایزی کا حکم دیا جائے ۔ یہ حالت بالکل سٹینڈ ایٹ ایز کی حالت ہے۔ مگر اس میں ٹانگوں اور پاؤں کے علاوہ باقی جسم کو جنبش یا حرکت دینے کی اجازت ہوتی ہے ۔ اور پھر سٹینڈ ایزی سے اگر اٹینشن کرنا ہو۔ تو بایاں پاؤں نہایت چستی سے دائیں کے ساتھ اس طرح ملاؤ۔ کہ ایڑیوں کے ملنے کی آواز پیدا ہو۔

آرڈر سے

سلوپ

سابقہ پوزیشن - اٹین شن -

حرکات - (۱) دائیں ہاتھ سے رائفل کو اچھالو۔

دونوں ہاتھوں سے مندرجہ ذیل طریق سے پکڑو

(ا) بائیاں ہاتھ بیک سائیٹ پر

(ب) دایاں ہاتھ سمال بٹ پر

(ج) انگوٹھا بائیں طرف

(د) کہنی پچھلی طرف

(ہ) دایاں بازو سیدھا۔ رائفل دائیں پہلو میں عموداً

اور بائیں کہنی بدن سے ملی۔

(۲) حرکت نمبر ۱ کے بعد

(۱) رائفل کو بائیں کندھے پر رکھو۔

(۲) دایاں ہاتھ سمال بٹ پر

سلوپ آرمز سے آفیسر سیلوٹ

پریزنٹ ام آرمزِ کی سائیڈ پوزیشن

گاڈز آف آونر سیلوٹ

سلوٹ آرمز کی رائفل پوزیشن

سلوپ سے آرڈر آرمز

سلوپ ام نمبر ۲ پوزیشن

(۳) بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے بیٹ کو پکڑو۔

(۴) بایاں بازو بدن کے ساتھ ۹۰ درجے کا زاویہ بنائے

(۳) دائیں ہاتھ کو پھرتی سے نزدیک ترین راستے سے۔

دائیں پہلو سے جاؤ۔ رائفل اور بدن میں جنبش نہ آئے

اس پوزیشن میں میگزین باہر کو رہے۔

سلوپ سے آرڈر آرمز

سلوپ سے آرڈر پر آنے کے لئے مندرجہ ذیل حرکات علی الترتیب تین کی گنتی سے کرو۔

(۱) بائیں بازو کو پوری لمبائی تک رائفل کے ساتھ نیچے لے جاؤ، اور دائیں ہاتھ سے میگزین سے ذرا اوپر تک پکڑو۔

(۲) رائفل کو پھرتی سے اچھال کر دائیں طرف زمین سے ایک انچ فاصلے تک جسم کے متوازی لے جاؤ۔ بائیں ہاتھ سے کرنڈی کو سیدھا کرو۔

(۳) تین پر اٹین شن کی حالت میں آجاؤ۔ رائفل زمین پر ہو۔ اور بایاں ہاتھ پہلو کو چستی سے لے جاؤ۔

اٹینشن سے پریزنٹ آرمز

اٹینشن سے پہلے سلوپ کی پوزیشن اختیار کرو۔ کیونکہ پریزنٹ آرم میں یعنے سلوپ کی حالت ہونا ضروری ہے۔

سلوپ سے پریزنٹ آرمز

اس حالت کیلئے بھی دو کی گنتی لازمی ہے۔
(۱) دائیں ہاتھ سے رائفل کے سمال بٹ کو پکڑو۔ بازو بدن سے چسپاں رہیں اور رائفل کو پورا بائیں بازو کی لمبائی تک آنے دو۔
(۲) دائیں ہاتھ سے رائفل کو عین جسم کے ساتھ عموداً لاؤ۔ اور لیو سائیٹ عین ناک کی سیدھ میں ہو۔ بایاں ہاتھ اوپر کی کرڑی پر ہو۔ میگزین باہر کی طرف جسم کی مخالف طرف میں ہو۔ کہنی اور بٹ بدن سے ملے ہوئے ہوں۔

پریزنٹ سے سلوپ

اس پوزیشن میں ۲ کی گنتی ہو گی۔
(۱) رائفل کو بائیں کندھے پر اس طرح لے جاؤ جیسا آرڈر سے سلوپ آرمز کی دوسری حالت میں

سلوٹ سے ریڈیڈنٹ نمبر ۲۲

ٹریل آرمز کی فل پوزیسن

(۲) دائیں ہاتھ کو پہلو میں لے جاؤ ۔ رائفل اور بدن میں بالکل جنبش نہ آئے ۔

آرڈر سے ٹریل آرمز

دائیں بازو کو خم دیکر رائفل کو آگے کی طرف پھرتی سے جھٹکا دو ۔ اور فوراً دائیں طرف زمین کے متوازی رکھو ۔
دایاں بازو اپنی پوری لمبائی پر ہو ۔ رائفل کو میگزین سے ذرا آگے پکڑو ۔
یہ حالت اس وقت اختیار کی جاتی ہے ۔ جب جوانوں نے مارچ کرنا ہو ۔

ٹریل سے آرڈر

رائفل کو بند سے پکڑو ۔ اور آرڈر کی پوزیشن پر لاؤ ۔

سلوپ سے ٹریل

دائیں ہاتھ سے رائفل کو پکڑو ۔ نمبر ۲ پر دائیں ہاتھ سے دائیں پہلو میں رائفل کو زمین کے متوازی حالت میں لاؤ ۔ اور یک وقت بائیں ہاتھ کو بائیں طرف سے لے جاؤ ۔

ٹریل سے سلوپ

نمبر ا پر دائیں ہاتھ سے رائفل کو بائیں کندھے پر سلوپ کی حالت میں رکھو۔ اور ساتھ ساتھ بائیں ہاتھ سے بٹ کو پکڑو۔ اور نمبر ۲ پر دائیں ہاتھ دائیں طرف گرادو۔

مذکورہ بالا حالتیں صرف ابتدائی حالت میں جنگو عوام کی واقفیت کے لئے تجزیہ میں لایا گیا ہے۔ مزید واقفیت باقاعدہ طور پر کسی فوجی ادارہ یا رضاکاران کے گروپ میں مل سکتی ہے۔ مگر ان ابتدائی امشاق سے پوری واقفیت حاصل کرنے کے بعد چند باقی امشاق کا سیکھنا نہایت آسان ہو جائے گا۔

ونٹ مار جنگ لوزلشر

مارچنگ سائیڈ پوزیشن

باب دوم

رائفل کے استعمال کے دوران میں رکاوٹیں اور ان کا رفع کرنا

رائفل کی صفائی کے متعلق جتنے اصول بنائے گئے ہیں۔ اگر ان پر پورے طور پر کاربند ہو جائے۔ تو رائفل کے استعمال کے وقت کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے رائفل کی حفاظت ازبسکہ ضروری امر ہے۔ تاکہ عین وقت پر رائفل میں رکاوٹیں پیدا ہو کر باعث خطرہ نہ بنیں۔ جب رائفل چلتے چلتے ٹھہر جائے۔ تو اسے رائفل کا جیم ہونا کہتے ہیں۔

لڑائی کے دوران میں یہ نہایت خطرناک امر ہے۔ کیونکہ جب اپنا ہتھیار کام نہ کرے۔ تو دشمن کے ہتھیاروں سے جان جانے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر متوقع رکاوٹ کا علم نہایت ہی ضروری امر ہے تاکہ وقت ضرورت ان رکاوٹوں کو رفع کیا جائے اور کسی مستری کے دست نگر نہ رہیں۔ اور نہ ہی تضیع اوقات ہو۔ اور اس کے ساتھ سبھی رکاوٹوں کے دور کرنے کا طریقہ بھی یاد

ہونا چاہیئے۔

رائفل میں کئی قسم کی رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ذیل میں ان تمام رکاوٹوں کو ترتیب وار بیان کیا گیا ہے۔ اور ان کی درستی کا طریق بھی مندرج ہے۔

گولی کا چیمبر میں نہ جانا

اس کا سبب یہ ہو سکتا ہے۔ کہ یا تو بولٹ کام نہیں کرتا۔ یا میگزین سے گولی پلیٹ فارم پر نہیں آتی۔ اس لیئے اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیئے۔ بولٹ کو پیچھے کرو۔ اور راؤنڈ یا گولیوں کو میگزین میں خوب دباؤ۔ اور فوراً چھوڑ دو۔ ایک دو مرتبہ کرنے سے میگزین کی اندرونی رکاوٹیں از خود رفع ہو جائیں گی۔ اور گولی پلیٹ فارم پر آجائیگی۔ اس کے علاوہ میگزین کو نیچے سے ہتھیلی سے خوب زور سے مارو۔

گولی کا چیمبر کے اندر ترچھا جانا

اگر گولی چیمبر کے اندر ترچھی جائے۔ تو یہ نہایت خطرناک چیز ہے۔ کیونکہ اس سے نالی کے پھٹ جانے کا خطرہ ہے۔ اس لیئے جب یہ دقت واقع ہو۔ تو گولی کو انگشت شہادت سے چیمبر سے باہر نکالو۔ یا اگر زیادہ جیم ہو جائے۔ تو گز کے ذریعے

باہر نکالو۔ اور دوبارہ میگزین میں لوڈ کرو۔ بعض دفعہ میگزین کے کنارے خراب ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں میگزین کو مستری کے پاس استعمال سے پہلے ہی ٹھیک کروا لو

چارجر کی خرابی!

چارجر میں اگر غلط انداز سے گولیاں رکھی جائیں۔ تو اس میں گولیاں نکال کر پھر بھرو۔ اور اگر پھر بھی غلطی کا تکرار ہو۔ تو نیا چارجر تبدیل کرو۔

اگر رائفل آدھی کاک ہو۔ تو کاکنگ پیس کو پیچھے کھینچو۔ اور اگر کارتوس بولٹ کے راستہ میں ہی رہ جائے۔ تو رائفل کو دائیں طرف الٹا کر نیچے گراؤ۔

گولی خطا ہوتے یا مس ہونے کی صورت میں نئی گولی کا استعمال کرو۔ اور اگر پھر بھی مس ہو جائے۔ تو سٹرائیکر کا ملاحظہ کیا جائے۔

حصّہ چہارم

سنگین یا بنیٹ

سنگین تلوار کی طرح ایک ہتھیار ہے۔ مگر اس کی لمبائی تلوار سے تقریباً نصف ہوتی ہے۔ گویا کہ ایک خنجر ہے جس میں گولائی نہیں ہوتی بلکہ سیدھا ہوتا ہے
ایک نقطہ پر دونوں دھاریں ملتی ہیں۔ سنگین کا پوائینٹ کہلاتا ہے۔ سنگین کو رائفل کی منزل کے پچھلے حصّے میں لگاتے ہیں۔ سنگین کو منزل کے نچلے حصّے کی جھری میں زور سے دبانے سے سنگین رائفل میں لگ جاتی ہے۔ دباؤ سے سپرنگ باہر کی طرف آجاتا ہے۔ اور جب سنگین فٹ ہو جاتی ہے۔ تو یہ سپرنگ سنگین کے دستہ میں پھنس جاتا ہے۔ سنگین رائفل سے از خود نہیں نکل سکتی۔

سنگین کا استعمال عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب کہ دشمن عین سر پر ہو۔ اور اتنا وقت نہ مل سکے کہ رائفل کو لوڈ کیا جا سکے گویا سنگین گھتم گھتا لڑائی کے لئے بہترین اور مفید ترین ہتھیار ہے

سنگین کی لڑائی میں دشمن چونکہ عین بالمقابل ہوتا ہے۔ اس لئے اپنی جان کی حفاظت اولین فرض ہوتا ہے۔ اپنی جان کی حفاظت کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ یا تو دشمن کو مار دیا جائے۔ یا اُس کو مار بھگا یا جائے۔ چونکہ دست بدستی لڑائی میں مقصد صرف دشمن کو مارنا ہی ہوتا ہے اس لئے سنگین کی لڑائی میں چستی۔ پھرتی۔ وار کرنے کا حوصلہ اور ارادہ کا پکا ہونا لازمی ہے۔ اور اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر بے رحمی۔ سفاکانہ پن۔ اور وحشی دل کی ضرورت ہے اگر دشمن کے مارنے میں ذرا بھر بھی لطیف جذبات کو جگہ مل گئی۔ تو اپنی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ دشمن وار میں سبقت لیکر تمہارا کام تمام کر دیگا۔ لہذا سنگین کی جنگ میں پھرتی مستعدی۔ سفاکانہ بے رحمی۔ اور سنگین چلانے کی مہارت نہایت ضروری امور ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمیں یہ بھی علم ہونا چاہیئے کہ دشمن کے جسم کے کونسے حصّے پر ضرب دینے سے دشمن کا قلیل ترین وقت میں کام تمام ہو سکتا ہے۔ اور کس خاص جگہ پر ضرب لگانے سے ہمارا وقت کم سے کم ضائع ہوگا۔ تاکہ دوسرے دشمنوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کر کے ان کی تمام قوت کا خاتمہ کر دیا جائے کیونکہ سنگین کی لڑائی میں زیادہ وقت ضائع نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں انسانی قوت بہت کم عرصہ میں تھک جاتی ہے۔ لہذا اس لڑائی میں توضیع اوقات محالات میں سے ہے۔

لڑائیوں کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ سنگین کی لڑائی سے جنگوں کا فیصلہ کن تصفیہ ہوا ہے۔ اس لئے سنگین کی تربیت میں سنگدلی اور بغیر تھکاوٹ کے مسلسل لڑتے رہنے کی امشاق نہایت ضروری ہیں۔

سنگین کی ابتدائی امشاق میں ہی۔ تربیت پانے والوں پر واضح کر دینا چاہئے کہ وہ دوران تربیت میں ہی یہ سمجھیں کہ دشمن ان کے سامنے ہے۔ اور وہ نہایت سنگدلی۔ نفرت۔ اور بے دردی سے اس کے پیچھے پڑے ہیں۔

سنگین کی تربیت میں ڈمیوں۔ یا مصنوعی دشمنوں کے شبیہ بنا کر استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کی زیادہ سے زیادہ دشمن سے مشابہت پیدا کرنے کی غرض ان کو وہ لباس پہنائے جائیں۔ جو کہ دشمن کی افواج کے لئے مختص ہوتے ہیں۔ تا کہ نفرت اور وحشت کے جذبہ میں مزید اضافہ ہو۔ اور ہمارے بہادروں کے حوصلہ بلند سے بلند تر ہو جائیں۔ اور دشمن کی نفرت کا جذبہ اپنے کمال عروج پر ہو۔ بدیں وجہ سنگین کی تربیت کی امشاق نہایت سنجیدگی بلکہ غیظ و غضب کی صورت میں ہونا چاہئیں۔ اور چونکہ اس تربیت میں عام ڈرل کے اصول ضبط و نسق مستعمل نہیں ہوتے۔ بلکہ ایسی حرکات کی امشاق دی جاتی ہے جو کہ ایسے مواقع میں فطری طور پر دائرہ امکان میں ہو سکیں۔ اور جن میں انتہائی پھرتی سے کام

لیا جائے۔ کیونکہ دست بدست لڑائی میں منظم حرکات سے استفادہ حاصل کرنا ناممکنات میں سے ہے۔

تربیت کے لئے سطح زمین کا انتخاب بھی ایسا ہونا چاہیئے۔ جو کہ ہموار نہ ہو۔ بلکہ شکستہ ہو۔ نشیب و فراز والی زمین یا خندقیں اس تربیت کے لئے نہایت موزوں ہیں۔

سنگین کی تربیت

اس تربیت کو ماہرین فن نے تین حصوں میں منقسم کیا ہے۔

(۱) ابتدائی تربیت۔

(۲) حملہ کرنے کی تربیت۔

(۳) حملہ کرنے کی ضروری امشاق۔

ابتدائی تربیت میں زیادہ وقت کا ضائع کرنا ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس تربیت کے مقصد کی بنا پر سب سے زیادہ عرصہ دشمن پر ہلہ بولنے کی مشق میں صرف ہونا چاہیئے۔

ہلہ بولنے کی امشاق عام طور پر اس رینج پر کرائی جایا کریں۔ جن پر رائفلوں اور اس قسم کے مناسب ہتھیاروں سے جنگی راؤنڈ فائر کئے جا سکیں اور جہاں دشمن کو ظاہر کرنے کے لئے مصنوعی دشمن جنکو فوجی اصطلاح میں ڈمیاں کہتے ہیں رکھی ہوئی ہوں۔

ابتدائی امشاق میں جب جوان اور رضاکار ہلّہ بولنے کی خاطر آگے بڑھیں تو فائر کرتے جائیں۔ اور جب دشمن کے اتنا قریب پہنچ جائیں۔ کہ آسانی سے سنگینوں سے حملہ کر سکیں۔ تو گولی بند کر کے یک دم ہلّہ بولدیں۔

دوران تربیت میں ہمیشہ ڈمیوں کو بے ترتیب زمین پر یا لٹکا کر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ انکی مختلف پوزیشن اور دشمن کی متوقع مختلف پوزیشن میں قدرتی مطابقت ظاہر ہو۔

سنگین کی تربیت کی کامیابی اس امر پہ ہے۔ کہ سنگین کے سیکھنے والوں کے دلوں میں اس جذبہ کی تخلیق ہو جائے کہ وہ دشمن کے خون کے پیاسے بن جائیں، اور دشمن کو دیکھتے ہی آگ بگولے ہو جائیں۔ اور ان کے قتل کرنے کے لئے اُن کا خون رگوں میں جوش مارنے لگ پڑے۔ اور ان تمام جذبات کا اظہار ان کی ان حرکات سے نمایاں ہو۔ جو اس فن کے لئے مختص ہیں۔

سنگین لگانا!

بائیں ہاتھ سے سنگین کے دستہ کو اس طرح پکڑو۔ کہ انگلیوں کی گانٹھیں سامنے کو۔ انگلیاں اور انگوٹھا۔ پیچھے کو۔ اور رائفل کی منزل کو تھوڑا سا آگے کی طرف کرو۔ سر اور آنکھیں دائیں طرف کو پھیرو اور میان سے بنیٹ کو باہر نکالو سنگین کی نوک

اوپر کی طرف ہو۔ اور کہنی نیچے کی طرف سنگین کے قبضے کو مزل پر ثبت کرو۔ جب سنگین فورسائیٹ پر پڑ جائے۔ انگوٹھے کے ساتھ بائیں سے دائیں طرف گھما کر سنگین کو اپنی مناسب جگہ پر فٹ کر دو۔ ان تمام حرکات میں جسم اور سر سیدھا رہے۔
فکس کرنے یا لگانے کے بعد رائفل کو آرڈر والی پوزیشن میں لے کر سنگین کو رائفل سے علیحدہ کرنا۔ یا ان فکس کرنا چاہئے

رائفل کو گھٹنے کے درمیان رکھو۔ ایڑیاں ملی ہوئی ہوں۔ بائیں ہاتھ سے رائفل کو پکڑو۔ اور دائیں ہاتھ کو فکس کرنے کی پوزیشن میں لا کر۔ سنگین کو اپنی جگہ سے ان فکس کرو۔ یا علیحدہ کرو سنگین مزل سے ایک انچ اوپر اٹھاؤ۔ اور اس کی نوک کو بائیں طرف گرا کر اسکو نیام میں ڈالو۔ دائیں ہاتھ کو اٹھاؤ۔ اور نیام کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر بنیٹ نیام میں ڈالو۔
جب رائفل میں سنگین کو فکس کرنا اور ان فکس کرنے کی خوب مشق ہو جائے۔ تو پھر آمیدہ امشاق کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

پہلا سبق

ضروری سامان

رائفلیں بمعہ سنگینوں کے۔ ڈمیاں زمین پر پڑی ہوئی ہوں۔ یا لٹکتی ہوں۔

رضاکار ایک لائین میں ایستادہ ہو جائیں سنگین رائفلوں پر لگائیں۔ اور رائفلوں کو کاک کیا ہوا ہو۔

شکل ۱- اَون گارڈ کی پوزیشن ہے

اَون گارڈ کی پوزیشن اس وقت اختیار کی جاتی ہے۔ جبکہ جوان دشمن کے سر پر ہو۔ اس پوزیشن میں وہ ایک دو فائر بھی کر کے دشمن کے ایک دو سپاہیوں کو ٹھکانے لگانے کے بعد سنگین دوسرے دشمنوں کے جسم میں گھونپ سکے۔

یہ پوزیشن دوڑتے ہوئے۔ فوری حکم کے ماتحت اختیار کی جاتی ہے۔

چارج کے حکم پر جوان بھاگنا شروع کریں۔ اون گارڈ پر شکل نمبر ا کی پوزیشن اختیار کریں۔ اور ہالٹ پر رک جائیں۔

ہائی پورٹ سے آرڈر آرمز

ہائی پورٹ

پوزیشن

(۱) بایاں پاؤں آگے۔

(۲) دایاں ہاتھ سمال بٹ پر مضبوطی سے گرفت کئے۔ بٹ کہنی کے عین نیچے جسم کے ساتھ لگا ہوا۔

(۳) بایاں بازو اپنی پوری لمبائی پر رائفل کی مزل کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہو۔

(۴) رائفل زمین کے متوازی ہو۔

ہائی پورٹ۔ شکل نمبر۲

اوُن گارڈ کی پوزیشن میں سرعت سے دوڑنا مشکل امر ہے اس لئے ہائی پورٹ کی پوزیشن اختیار کرنا۔ آسان ہونے کے علاوہ تھکاوٹ بھی پیدا نہیں کرتی۔ مگر۔ اگر کسی اور صورت میں بھاگتے وقت جوان کو سہولت ہو۔ تو وہ رائفل کو اس صورت میں بھی پکڑ کر دشمن تک پہنچ سکتا ہے۔

اس پوزیشن کو پہلے آہستہ آہستہ چل کر سیکھنا چاہئے پھر۔ ڈبل مارچ کرتے ہوئے سیکھنا مناسب ہے۔

یہ پوزیشن آوُن گارڈ کی پوزیشن کے بعد اختیار کرنا چاہیئے۔ یعنی پہلے آوُن گارڈ پھر ہائی پورٹ اور پھر آوُن گارڈ۔

پوزیشن کا تجزیہ

دایاں ہاتھ سمال بٹ پر ہو۔ کہنی باہر کو نکلی ہوئی۔ رائفل کا میگزین باہر کی طرف ہو۔ رائفل عین چھاتی کے ساتھ کی صورت میں بیرل بائیں کندھے کے ساتھ۔

بائیں ہاتھ سے مزل کے نیچے سے رائفل پکڑو۔ انگلیاں اندر کی طرف ہوں۔ اور ہتھیلی کی پشت باہر کو۔ اور ڈبل مارچ کرو۔

اس پوزیشن کی مشق شکستہ اور ٹوٹی پھوٹی زمین پر ہونا چاہئے اس مشق کے دوران میں یہ بھی جوانوں کو بتانا چاہئے کہ اگر دشمن سامنے سے آئے تو سنگین کو اس کے پیٹ میں گھونپ دیں اور اگر بھاگ رہا ہو۔ تو اس کی کمر میں گھونپ دیں۔ چہرے پر مشق کے دوران میں سختی اور سنگدلی کے آثار واضح طور پر نمایاں ہوں۔

شکل نمبر ۳ میں دشمن کے پیٹ میں سنگین گھونپی جارہی ہے شکل نمبر ۴ میں۔ مصنوعی دشمن کے پیٹ میں سنگین گھونپی جارہی ہے۔

یہ امر یاد رہے کہ سنگین کا گھونپنا۔ آن گارڈ کے حکم پر ہوگا۔ اور یہ اس حالت میں ہوگا جبکہ جوان رائفل کو دونوں ہاتھوں سے تھامے ہوئے ہو اور اپنے بدن کا سارا وزن آگے کی طرف ڈالے ہوئے ہوگا۔

سنگین داہنے بازو۔ اور پچھلی ٹانگ پر زور لگا کر اور سارے جسم کا زور لگا کر گھونپا جاتا ہے۔ بائیں بازو سے بنیٹ کو دشمن کے جسم کے اس نازک حصّے کے سامنے کیا جاتا ہے جس پر سب سے زیادہ آسانی سے وار کیا جا سکے۔ سنگین گھونپنے سے قبل رائفل کبھی پیچھے کو نہیں کھینچنا چاہیے بلکہ سنگین گھونپنے کیلئے جو طاقت ضروری ہے۔ وہ بدن کے زور اور بازوؤں کے آگے بڑھنے کے زور سے پچھلی ٹانگ کا زور لگا کر حاصل کی جائے۔ تاکہ سارے بدن کا زور عین اس نقطہ پر پڑے جس نقطہ پر سنگین گھونپنا مقصود ہو۔

دوسرا سبق

سامان الیسی ڈمی یا مصنوعی دشمن پر جس سنگین سے حملہ کرنا ہو اور دشمن زمین پر لیٹا ہوا ہو۔ یا خندق میں کھڑا ہو

دشمن کی پوزیشن کا ملاحظہ کرنا۔ جوان کا فرض ہے ہو سکتا ہے کہ وہ لائینگ پوزیشن میں ہو۔ یا خندق میں کھڑا ہو۔ یا گھٹنوں کی پوزیشن اختیار کئے ہوئے ہو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ دشمن زمین میں گڑھا کھود کر اس میں کھڑا ہو۔

لہٰذا ہلہ بولنے سے قبل دشمن کی پوزیشن کا تجزیہ کرنا۔ اس لئے ضروری ہے کہ جوان بھی اس پوزیشن کے مطابق تیاری کر کے ہلہ بولنے

کے لیے۔ آگے بڑھیں۔

شکل نمبر ۵ میں دشمن زمین پر لیٹا ہوا۔ اور جوان اس کی کمر میں سنگین گھونپ رہا ہے۔ جب سنگین گھونپی جائے۔ تو ہو سکتا ہے کہ جسم میں پھنس جائے۔ اس کو نکالنے کی خاطر اپنا ایک پاؤں مردہ دشمن کے جسم پر رکھیں۔ اور زور لگا کر رائفل کو نکال لیں۔

اسی طرح لیٹی ہوئی اور کھڑی کی ہوئی ڈمیوں پر پہلے آہستہ حرکات سے پھر تیز حرکات سے مشق کریں۔ ڈمیوں کو شکستہ زمین پہ بے ترتیبی سے رکھا جائے۔

شکل نمبر ۶۔ دشمن مورچے پر کھڑا ہے۔ جوان کا سارا وزن ایک ٹانگ پر ہے۔ اور دشمن کے سینے کے اوپر والے حصہ میں سنگین گھونپ رہا ہے۔

تیسرا سبق

تربیت کی چھڑی اور اسکا استعمال

چھڑی کا استعمال سیکھنا۔ سنگین کی تربیت میں نہایت اہم حصہ ہے۔ بنیٹ سٹک (یعنی چھڑی) کو ہمیشہ چستی اور چالاکی سے استعمال کرنا چاہیئے۔

اس چھڑی کے استعمال میں دو افراد کام کرتے ہیں۔ ایک وہ جو چھڑی پکڑے ہوئے ہو۔ اور دوسرا جس کے ہاتھ میں رائفل ہو اور سنگین پر نیام چڑھی ہوئی ہے۔ چھڑی والا آدمی استاد کی حیثیت اختیار کرے گا۔ اور دوسرا شاگرد کی۔ اگر استاد پھرتی اور چالاکی سے کام کریگا۔ تو فطری طور اسی قسم کی پھرتی شاگرد سے ظاہر ہوگی۔

چھڑی (بیٹ سٹک) شکل نمبر سات میں چھڑی کی تصویر دی گئی ہے چھڑی کی لمبائی پانچ فٹ نو انچ ہوتی ہے۔ اس کے ایک طرف تا ۱۶ انچ کا چھلہ جس پر سوت یا پتلی رسی چڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ لگا ہوتا ہے۔ دوسرے سرے کو گدی کہتے ہیں یہ دو انچ کے کرمچ کے ٹکڑے کا گولا ہوتا ہے۔ اس میں بوریوں کے چھوٹے چھوٹے ریشے بھرے ہوتے ہیں۔

تربیت

اس کی تربیت دینے کے لئے استاد کو چاہیئے کہ تمام جوانوں کو اپنے گرد کھڑا کرے۔ اور مندرجہ ذیل امور وضع طور پر بیان کرے۔

(۱) گدھی والا سرا دشمن کی سنگین کی نوک تصور کیا جاوے جب یہ سرا جوان کی عین سیدھ میں لایا جاوے تو جوان فوراً اُس ن

گارڈ کی پوزیشن اختیار کرے ۔ چھلّے کو دشمن کا جسم تصور کیا جاوے جب چھلے کو جوان کے سامنے لایا جاوے ۔ تو جوان یکدم آگے بڑھ کر چھلے میں سنگین گھونپ دے ۔ جیسا کہ شکل نمبر ۸ میں ظاہر کیا گیا ہے ۔

(۲) چھپڑی کے پکڑنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ گدھی والا سرا آگے رکھتے ہوئے اون گارڈ کی پوزیشن اس طرح اختیار کی جاوے ۔ کہ دایاں ہاتھ چھلے سے ایک فٹ کے فاصلہ پر ہو ۔ چھلے کو اوپر کی طرف کر کے وار کرتا ہو ۔ تو بایاں بازو اتنا پیچھے رکھو کہ جسم سے مل جاوے اور ساتھ ہی چھلے کو دائیں طرف رکھو ۔ بازو کو اسی طرح پیچھے کو لاؤ اور چھلے کو بائیں پہلو سے الگ رکھتے ہوئے بائیں پاؤں سے نیچے کو قدم لو ۔ چھلے اور سنگین کے درمیان اتنا فاصلہ ہو ۔ کہ جوان کو سنگین گھونپتے وقت جوان کو کسی قدر آگے کو جھکنا پڑے ۔

(۳) چھپڑی کو اس طرح استعمال کرنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے ۔ کہ جب کوئی پینترا بدلنا ہوتا ہے ۔ تو ہاتھ جوں کے توں رہتے ہیں ۔ اور چھپڑی پر پورا قابو ہوتا ہے ۔

(۴) اس کے بعد استاد کو چاہئے ۔ کہ دو جوانوں کو اون گارڈ کی پوزیشن اختیار کرا کر ان کو یہ بتائے کہ جب وار دائیں طرف سے ہو تو چھلا دائیں طرف ہو ۔

شکل نمبر ۹ میں لٹکے ہوئے مصنوعی دشمن پر وار ہو رہا ہے

اور چھڑی سے اس کو روکا جارہا ہے۔

سبق نمبر ۸

ذاتی دفاع یا بچاؤ

اس سبق میں یہ بتلانا مقصود ہے کہ گتھم گتھا لڑائی میں جب دشمن بھی سنگین سے مسلح ہو۔ تو اس سے اپنا بچاؤ کس طرح کرنا چاہیئے بہت ممکن ہے۔ کہ پیشتر اس کے کہ تم دشمن پر وار کرو۔ وہ پہل کر دے۔ تو اس حالت میں اس کا وار خالی کرنا نہایت ضروری ہے اور وہ عرصہ جو وار خالی جائے اور دوسرے وار کی ابتدا کرنے میں لگتا ہے۔ اس عرصہ میں تم پر لازم ہے کہ فوری حملہ کرو تاکہ وار کرنے میں جو اس نے قوت صرف کی ہے عود نہ کر سکے۔ اس لئے اس عرصہ کے دوران میں نہایت چالاکی سے اس پر وار کرنا چاہیئے اور اسکا خاتمہ کر دینا لازمی ہے۔ اور اس کو کبھی بھی اتنا موقع نہ دیا جائے۔ کہ وہ تمہارے جوابی حملہ کا منتظر ہو کر اپنے آپ کو مضبوط بنالے۔ اور اگر فرض محال تمہارا وار چوک جائے۔ تو پھر بھی دوسرا وار نہایت پھرتی سے بغیر کسی موقعہ دینے کے اس پر کیا جائے حتےٰ کہ حملوں کے تواتر سے اسے ہوش نہ آنے پائے اور

وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے۔ اس عمل کے سرانجام دینے میں جسم کی پھرتی۔ ہوش کا ٹھکانے رہنا اور ارادے کی مضبوطی نہایت ضروری امور ہیں۔ اس وقت یہ دل میں خیال کرنا چاہیئے کہ جس طرح ہو سکے دشمن کو ٹھکانے لگانا ہے جب دشمن تم پر حملہ کرے تو اس سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ ان گارڈ کی پوزیشن اختیار کر کے دشمن پر جھپٹو۔ اور جب اس کے قریب پہنچ جاؤ۔ تو اپنا بایاں بازو ایک دم زور سے سیدھا کرو۔ اور رائفل کو داہنی طرف جھٹکا دیکر اتنا آگے کی طرف بڑھو۔ کہ دشمن کے ہتھیار کو پھیر کر اس کا وار خالی جائے اس کے بعد پیچھے ہٹ کر معمولی ڈبل سے آگے بڑھتے جاؤ۔

شکل نمبر ۹ میں پینیترے کی وضاحت کی گئی ہے۔ دشمن کو چھری کے ذریعے اُس کے ہتھیار کو پھیرا جا رہا ہے۔ جب دشمن کا ہتھیار اس کے کام میں نہ آ سکے۔ تو تمہارے لئے بہترین موقع پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ تم اپنا ہتھیار سنبھال کر اس کے جسم میں سنگین گھونپ دو۔ اس طرح سے اپنا بچاؤ خوب ہو سکتا ہے۔ اور دشمن کو بھی ٹھکانے لگایا جا سکتا ہے۔

چونکہ یہ پینیترا نہایت اہم ہے۔ اس لئے اس کی جتنی بھی مشق کی جائے تھوڑا ہے۔ اس کی بہترین مشق تربیت کی چھڑی کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ اس لئے دو دو کی پارٹیاں بنا کر اس کی مشق کرنا چاہیئے۔ ایک کے ہاتھ میں چھڑی ہو۔ اور دوسرے کے ہاتھ

میں رائفل بمعہ سنگین ہو۔

اگر استاد اپنے ہاتھ میں چھڑی لے کر جوانوں کو اس پینترے کی تربیت دیگا۔ تو نہائیت اچھا ہوگا۔ کیونکہ اس کے ذریعے وہ اپنے جوانوں میں پھرتی اور چالاکی بھی پیدا کر سکتا ہے۔

دوسرا طریق!

اون گارڈ کی پوزیشن اختیار کر کے دشمن پر حملہ بولو اور جب اس کے قریب پہنچ جاؤ تو بایاں بازو زور سے سیدھا کرو۔ اور رائیفل کو بائیں طرف اتنا آگے جھٹکا دے کر بڑھو۔ کہ دشمن کے ہتھیار کو پھیر کر اس کا وار خالی دو۔ پھر پچھلا قدم آگے بڑھاؤ۔ اور رائفل کو پکڑے ہوئے۔ اتنی سرعت سے گھومو۔ کہ رائفل کا بٹ دشمن کی کنپٹی پر ضرب لگائے۔

اگر بٹ کو ذرا شدت اور سختی سے پھیرا جائے۔ تو دشمن کے سر پر کافی کاری ضرب آسکتی ہے۔ جس سے وہ بیہوش ہو کر وہیں گر پڑیگا۔ اس لئے کوشش یہ کرنا چاہئے کہ بٹ کی ضرب کاری سے کاری لگائی جائے۔ اور پورے زور۔ جب دشمن زمین پر گر پڑے۔ تو بیشتر اس کے کہ وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش میں کامیاب ہو جائے۔ تم اس کو بغیر وقت ضائع کرنے کے اس کے جسم میں سنگین گھونپ دو

اور اس کو ٹھکانے لگاؤ۔

اس کے بعد دشمن کا کام تمام کر کے۔ تھوڑے پیچھے ہٹو اور آگے کی طرف ڈبل سے بڑھو۔ اس وار اور حملہ توڑ پینترے کی مشق چھڑی سے کی جائے۔ اور اس مشق میں زیادہ سے زیادہ تواتر سے کام لیں۔ تاکہ مکمل مشق ہو جائے۔ اور وقت ضرورت مفید ثابت ہو۔

اس کی مشق جوڑیاں بنا کر کی جائے۔ چھڑی استاد کے ہاتھ میں ہو۔ اور رائفل تربیت لینے جوان کے ہاتھ میں جوان انسٹرکٹر پر حملہ بولے۔ اور جب وہ انسٹرکٹر کے قریب پہنچ جائے تو اون گارڈ کی پوزیشن اختیار کرے۔ جونہی جوان سنگین کا وار کرنے لگے انسٹرکٹر چھڑی کو زور سے سیدھا جوان کی طرف بڑھا دے۔ جوان جلدی سے چھڑی کے وار کو رائفل کے ذریعے داہنی طرف کو خالی پھیرے۔ اور بٹ کا وار کرنے کے لئے اپنی رائفل کو گھمائے جب جوان رائفل کو گھما رہا ہو۔ تو انسٹرکٹر چھڑی کے چھلے کو اپنی داہنی طرف اس طرح جھکائے کہ چھلہ زمین سے چند انچ اونچا رہے۔

چھڑی کا اس پوزیشن میں ہونا یہ ظاہر کریگا۔ کہ رائفل بٹ کی ضرب سے دشمن گر پڑا ہے۔

بٹ کا وار ختم ہو جانے کے بعد جوان اپنا بیونٹ چھڑی کے چھلے میں گھونپ دے۔ اس کے بعد جوان آگے بڑھے۔

وار کرنے کا تیسرا طریق

مندرجہ بالا دو داؤں کے علاوہ ذیل میں چند مفید گر بتلائے گئے ہیں۔ جو سنگین کی لڑائی میں نہایت ہی ضروری ہیں۔ مگر یاد رہے کہ سب سے زیادہ مفید طریق وہ ہے۔ جو لڑتے وقت جوان خود اپنی جدتِ طبع سے پیدا کرے۔ کہ موقع اور محل کے مطابق اپنی پھرتی۔ مشق۔ تجربہ اور عقل کے مطابق استعمال میں لائے۔ دست بدست لڑائی میں چونکہ سوچ بچار کا موقع نہیں مل سکتا۔ اسلئے چالاکی اور حسین حرکات ہی کام دے سکتی ہیں۔

طریقہ مشق

سکھانے والا جوان کے پیٹ کے بائیں حصہ پر وار کرے جوان وار کو بائیں طرف خالی دے۔ اس موقع پر سکھانے والا جوان کو سمجھائے۔ کہ اب وہ (سکھلانے والا) ایسی حالت میں ہے۔ کہ نہ تو وہ سنگین استعمال کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی بٹ کا استعمال ممکن ہے۔ اس سے قبل کہ جوان اپنے دشمن (یعنی سکھانے والے) پر سنگین سے جوابی حملہ کرے ضروری ہے کہ سکھلانے والا کسی اور داؤ

سے کام لے۔ اور یہ داؤ کیا ہے۔ یہ جوان کی اس وقت کی پوزیشن پر منحصر ہوگا۔ اور اس سے ہی پتہ چلے گا۔ کہ اس وقت اس پر کیا کیا وار کیئے جانے کا موقع مل سکتا ہے۔ لیکن جو داؤ بھی کھیلا جائے۔ جٹ پٹ بے جھجک اور برقی تیزی سے کیا جائے۔ چونکہ ان موقعوں پر سوچ بچار کا وقت ملنا محال ہے۔ مختصر یہ ہے کہ ایسے وقتوں میں وہ دشمن سے گتھم گتھا ہو۔ اور اس پر رائفل اور سنگین کا استعمال ناممکن کر دے۔ اور جس طرح بھی ہو سکے دشمن پر کوئی نہ کوئی ایسی کاری ضرب لگا دے۔ کہ وہ اس سے جانبر نہ ہو سکے

مندرجہ ذیل داؤں میں سے کوئی ایسا داؤ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۱) دشمن کے جڑے پر زور سے ٹھوکر لگانا۔

(۲) دشمن کے جبڑے پر زور سے مکا رسید کرنا۔

(۳) اپنی فولادی ٹوپی کو دشمن کی ٹھوڑی پر زور سے مارنا۔

(۴) دشمن کے گلے کو دبوچ کر گھونٹنا۔

(۵) دشمن کو دھکا دیکر اڑنگا لگا کر نیچے گرانا۔ اور پھر گرا کر اس کے سر پر یا جڑے پر زور سے ٹھوکر لگانا۔

مندرجہ بالا داؤں کی مشق مصنوعی لڑائی میں کرائی جائے۔ یا پاکستانی طریق پر کشتی سکھائی جائے کشتی کا طریقہ دست بدست لڑائی میں بڑا کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اگر ایک دو داؤ پیچ کی مشق بڑی خوبی چالاکی اور چستی

سے ہو جائے۔ تو اپنے سے دگنے آدمی کو نیچے گرانا نہایت آسان بات ہے۔ خصوصاً مکا مار کر۔ ٹانگ سے اڑنگا لگا کر گرانا تو نہایت مفید گر ہے۔

اس کے علاوہ کبڈی کی مشق میں بھی ان داؤں پیچ کے استعمال کی مکمل واقفیت اور مشق ہو سکتی ہے۔

بعض دفعہ اس امر کا بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ بڑے مشاق بوکسر یا مکا بازی کے کھلاڑی نے ایک معمولی جثہ کے پہلوان سے بری طرح مار کھائی ہے۔ گھتم گھتا لڑائی میں بوکسنگ اتنی کامیاب ثابت نہیں ہوتی۔ جتنا کہ کشتی کے داؤ پیچ۔

اگر سنگین سے لڑائی سیکھنے والوں کو گتکے کے چند پینترے بھی سکھائے جائیں۔ تو اس مشق میں چار چاند لگ جائینگے۔ چونکہ سنگین کی لڑائی میں دست بدستی لڑائی ہوتی ہے۔ اسمیں پینترے کا بدلنا نہایت لازمی امر ہے۔ اور پینترے کی تبدیلی وغیرہ صرف گتکا بازی میں آ سکتی ہے۔ ایک ماہر گتکا باز آٹھ دس آدمیوں کا کامیابی سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

دوسرا حصّہ

ہلّہ بولنے کی مشق

اس تربیت کی ابتدا اس وقت کرنا چاہیئے۔ جب کہ جوان سنگین سے لڑنے کی وہ تمام باتیں سیکھ جائیں۔ اور ذہن نشین کر لیں جو پہلے اسباق میں بتائی جا چکی ہیں۔ اور پھر یہ مشق ان حالات میں زیادہ مناسب ہے۔ جن میں اصل لڑائی ایسے مواقع بہم پہنچائے جا سکیں۔

یہ ترتیب اس وقت بھی زیادہ موزوں ہے۔ جب کہ مختلف سیکھنے والوں کے سیکشن یا گروپ مشین گن۔ رائفل اور ہینڈ گرینیڈ کا استعمال بھی مکمل طور پر سیکھ چکیں۔ کیونکہ ہلہ بولنے پر ہم فیصلہ کن جنگ کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اسلئے ہر قسم کے اسلحہ کا استعمال کرنا وقت کے مطابق ضروری ہو جائے گا۔ لہذا سارا سیکشن اس مشق کے لئے کیل کانٹے سے لیس ہو۔ اور ضروری اسلحہ ساتھ ہو۔

ہلّہ بولنے کی مشق میں عام طور پر خالی (پھوکے) گولیاں استعمال کرنا چاہیئں۔ ہاں اگر یہ مشق اس رینج میں کی جائے جہاں سے اصل جنگی گولیاں چلائی جا سکتی ہیں۔ تو اور بات ہے۔

ہلّہ بولنے کا وقت اور فاصلہ

دشمن پر اس وقت ہلّہ بولنا چاہیئے جس وقت دشمن ۵۰ گز کے اندر اندر رہوں۔ اس سے پہلے ہلّہ ہرگز نہیں بولنا چاہیئے۔

ہر جوان اور سکھانے والے پر ہلّہ بولنے کی مشق میں لازم ہے کہ وہ پوری طاقت و پکّے ارادہ کے ہو وہیں کس ہوک اور انتہائی سنگدلی سے کام لیں۔ ورنہ انکی عدم موجودگی میں مقصد کے فوت ہونے کا احتمال ہے۔

ہلّہ بولنے سے قبل جوانوں کے دلوں میں پورا جوش پیدا کر دینا چاہیئے ان کو یہ سمجھایا جائے کہ وہ مصنوعی دشمن ڈمیوں پر ہلّہ نہیں بول رہے۔ لیکن وہ اپنے اصلی دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتار رہے ہیں جنہوں نے ان کے بچوں کو نہایت بے دردی سنگدلی سے ہلاک کیا تھا۔ جنہوں نے ان کی مستورات کی عصمت دری کی تھی۔

جنہوں نے ان کو اپنے عزیز وطن سے بھگا بھگا کر اور مار مار کر جلاوطن کر دیا تھا۔ جنہوں نے معصوم بچوں کو سنگین کی نوک پر تڑپایا تھا۔ جنہوں نے حاملہ عورتوں کے بطنوں سے بچے نکال کر سنگینوں پر سے چڑھائے تھے۔ القصہ ان کے دلوں میں دشمن کے لئے انتہائی نفرت کے جذبات ابھارے جائیں۔ تاکہ کسی وقت بھی ان کے دلوں میں

دشمن پر رحم نہ آئے۔ اور لطیف جذبات پیدا ہی نہ ہو سکیں۔
ہلّہ بولنے کے ابتدائی حصّہ میں جب جوان آگے بڑھ رہے
ہوں۔ تو زیادہ تیزی کی ضرورت نہیں۔کیونکہ اصل ہلّہ سے پہلے
تھکن پیدا کرنے کی اسباب پیدا کرنا قرین عقل نہیں۔ بلکہ آہستہ
آہستہ آگے بڑھیں۔ تاکہ ان کی طاقت محفوظ رہے۔ اور کام کے
وقت مفید ثابت ہو۔ اس سے تھکن پیدا نہیں ہوگی۔ اور جب
اصلی ہلّہ بولا جائیگا۔ تو پوری قوت کا استعمال ہو سکیگا۔ اسلیئے آہستہ
آہستہ آگے بڑھکر دشمن کے سر پہ پونچ جاؤ ۔ اور پھر پوری
طاقت اور انتہائی چالاکی سے حملہ کردو۔ کیونکہ دشمن کے سر پہ
پہنچکر انتہائی قوت۔ تجربہ مشق اور چالاکی کی اشد ضرورت
ہوتی ہے۔ آہستگی ضبط۔ اور اتفاق سے ہلّہ بولنے کا اثر
دشمن پہ پڑیگا۔ اور وہ گھبرا جائے گا۔ اس لئے سارے کا
کا سارا سیکشن اکٹھا ہلّہ بولے۔ اور دشمن کو موت کے
گھاٹ اتار دے۔ اس قسم کے ہلّہ سے دشمن میں ہلچلی پڑجائیگی
ان کے حوصلے پست ہو جائینگے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بھاگتے ہوئے
پھر مڑیں۔ اور رائفل سے فائر شروع کردیں۔ اس لئے اس
امر کی بھی مشق ضروری ہے کہ بھاگتے ہوئے دشمن پہ فوری فائر
شروع کردیا جائے۔ اور اسی وقت ان کی پوزیشن پہ بھی پورا قبضہ
جما لیا جائے۔

مشق کے لئے زمین کا انتخاب

ہلہ بولنے کی مشق اس زمین پر زیادہ بہتر ہوتی ہے جہاں بارانی
نالے ۔کھنڈین ۔گڑھیں ۔یا شکستہ زمین ہو ۔اونچی اونچی جھاڑیاں
موجود ہوں ۔یا لمبی لمبی گھاس ہو ۔تاکہ نظر دور تک کام نہ کر سکے ۔
اور ڈمیوں کو ہر ممکن پوزیشن میں بے ترتیبی سے رکھا جائے
حملہ کرنے سے پہلے بہت زیادہ اہم بات یہ ہے کہ حملہ کا میدان تیار
کیا جائے ۔اور اس میں ان تمام اقسام کی سطح شامل کر لی جائیں ۔جنکا ذکر
اوپر آچکا ہے ۔اور زیادہ سختی اور شدت کے اسباق دینے کے لئے
میدان جنگ میں جنگی رکاوٹیں بھی پیدا کرنا بہتر ہوگا ۔یہ ایسی رکاوٹیں ہوں
جو اصلی جنگوں میں عام طور پر آگے بڑھنے سے روکتی ہیں ۔اور جن
کا استعمال عام جنگی محاذوں پر کیا جاتا ہے ۔مثلاً کانٹے دار تاروں
کے جال ۔چوڑی خندقیں اور کھائیاں ۔وغیرہ وغیرہ ۔

دوران تربیت میں ۔جوانوں کے کام کا ملاحظہ کرنے کے لئے
آفیسر مقرر کئے جائیں ۔جنکو ان فنوں سے پوری پوری واقفیت
ہو ۔اور خود ساتھ ہی ساتھ غلطیوں کی تصحیح بھی کرتے جائیں ۔

ہلہ کو اور بھی زیادہ دلچسپ اور حقیقی بنانے کی غرض سے
بڑے بڑے پٹاخوں کا استعمال بڑا مفید ثابت ہوگا ۔کیونکہ ان
امشاق سے مقصد صرف یہ ہے کہ اصلی جنگ لڑنے کی مکمل

تیاری ہو جائے ۔

سنگین کے ساتھ لڑائی سیکھنے کی امشاق زیادہ کامیاب بنانے کے لئے خاکے نمبر ا و ب اس لئے دئے گئے ہیں۔ کہ مصنوعی دشمنوں یا ڈمیوں کو کس طرح مناسب مقامات پر رکھا جائے ۔ اور کس طرح مصنوعی میدان جنگ تیار کیا جا سکے ۔

حصّہ پنجم

بندوق

بندوق فوجی اسلحہ نہیں ہے۔ بلکہ اس سے عام طور پر شکار کھیلا جاتا ہے۔ مگر عام شہریوں کے لئے کبھی کبھار موقع کے مطابق فوجی اسلحہ کا کام بھی دے سکتا ہے۔ لہذا اس سے بھی واقفیت حاصل کرنا بے سود نہیں۔

بندوق کی بناوٹ اور رائفل کی بناوٹ میں اصولی فرق کوئی نہیں ہے۔ اس میں بھی یہی اہتمام کیا گیا ہے۔ کہ چھروں کو بندوق سے چلایا جاتا ہے۔ جس طرح رائفل سے گولی چلائی جاتی ہے۔ رائفل میں سکے کی گولی چلائی جاتی ہے۔ مگر بندوق سے چھرے یا کارتوس چلائے جاتے ہیں۔ عام بندوقیں دونالی والی ہوتیں ہیں اور شکار کے لئے یہی زیادہ مفید ثابت ہوتی ہیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے ایک کارتوس .... چلانے سے شکار نہ مرے تو اسی وقت دوسرا کارتوس چلا لیا جائے۔

بندوق اور رائفل میں بڑا امتیازی فرق یہ

ہوتا ہے۔ کہ بندوق کی زیادہ سے زیادہ مار (رینج) ۱۰۰ گز ہوتی ہے۔ اس کے بعد چھرے یا وہ چھوٹی چھوٹی سکے کی گولیاں جو کارتوس میں بھری ہوئی اپنا زور ختم کر کے مار دینے کے قابل یا مجروح کرنے کے قابل نہیں رہتیں۔ مگر اس کے برعکس رائفل ۲۰۰ گز تک بھی مار کر سکتی ہے۔ بندوق کی نالی کا قطر رائفل کی نالی کے قطر سے بڑا ہوتا ہے۔ اور بندوق کی نالی کے اندر گروز جو کہ گولی کی رفتار میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ نہیں ہوتے۔ برخلاف اس کے ہر رائفل کی نالی میں متعدد گروز ہوتے ہیں۔ بلکہ ان چھوٹی رائفلوں میں جو شکار کے لئے مختص ہوتی ہیں گروز ہوتے ہیں۔

نالی کے لحاظ سے بندوق کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ایک نالی بندوق۔

(۲) دو نالی بندوق۔

اور پھر ہیمبر کے لحاظ (ہیمبر وہ پرزہ ہے جو بندوق کے سٹرائکر پر گھوڑا دبانے سے ضرب لگاتا ہے)

اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) جن کے ہیمبر نمایاں ہوتے ہیں اور باہر کو لگے ہوتے ہیں

(۲) جن کے ہیمبر پوشیدہ ہوتے ہیں۔

بندوق کے اجزاء

رائفل کی طرح بندوق بھی تین بڑے حصوں پر مشتمل ہوتی ہے

(۱) بٹ
(۲) بوڈی
(۳) بیرل۔

بٹ کی ساخت ہو بہو رائفل کے بٹ کی طرح ہوتی ہے مضبوط لکڑی سے بنا ہوتا ہے۔ اس میں بھی لٹل بٹ ہوتا ہے جس سے بندوق کی گرفت کی جاتی ہے۔

یہ بٹ بوڈی کے ساتھ ملا ہوتا ہے۔ اس کی بوڈی کی مشنیری اتنی پیچیدہ نہیں ہوتی جتنی کہ رائفل کی ہوتی ہے۔ ایک میخ کو دائیں یا بائیں طرف کرنے سے بندوق کی نالی نیچے کی طرف آجاتی ہے۔ اور دونوں نالیوں کو ہم اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں۔ بائیں ہاتھ سے اوپر دبانے کو پھر نالیاں بندوق کے ساتھ آلگتی ہیں۔ اس کو بندوق کا کھولنا یا بند کرنا کہتے ہیں۔

جب بندوق کو کھولنا مقصود ہو۔ تو چٹکنی یا قفل کو دائیں طرف یا بائیں طرف انگشت سے لے جاؤ۔ بندوق کی نالی کھل جائے گی اس وقت اس میں کارتوس رکھے جا سکتے ہیں۔

بوڈی میں رائفل کی طرح اس میں ای جیکٹر یا خارج لگا

ہوتا ہے۔ جس کا یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ کارتوس چلانے کے
بعد بندوق کو کھولیں۔ تو اس کی وجہ سے کارتوس فوراً باہر نکل آتے
ہیں۔ اور دوبارہ کارتوس ڈالنے میں کوئی وقت ضائع نہیں ہوتا
رائفل کی طرح بندوق کے بھی ایک یا دو ٹریگر ہوتے
ہیں۔ اگر بندوق ایک نالی والی ہو۔ تو ایک ٹریگر ورنہ اگر دو نالی
والی ہو۔ تو دو ٹریگر ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ دونو ٹریگر ایک
ہی وقت میں کبھی نہیں دبائے جاتے۔

بیرل۔ عام بندوقوں کی بیرل کی لمبائی بیرل کے بور یعنی
سوراخ پر منحصر ہوتی ہے۔ اس لئے پہلے بیرل کے بور کے متعلق
کچھ روشنی ڈالنا ضروری ہے۔ بندوقیں مختلف بور کی ہوتی ہیں
اور ان کے نمبر موٹائی کے لحاظ ذیل میں درج ہیں۔
۴ و ۸ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۶ و ۲۰ و ۲۸ اور ۴۱۰۔ ان
میں سے ۴ سب سے بڑے بور والی بندوق ہوتی ہے
اور ۴۱۰ سب سے چھوٹے بور والی بندوق ہے۔
عام شکاری بندوقیں ۱۲ اور ۱۶ بور کی ہوتی ہیں
۱۶ بور کی بندوق کی بیرل ۳۰ انچ لمبی ہوتی ہے۔ اور ۱۲
بور کی ۳۲ انچ۔
یاد رہے کہ جتنے بور کی بندوق ہوگی اس میں اتنے ہی بور کے
کارتوس استعمال ہوں گے؟

کارتوس

جیساکہ شکل سے ظاہر ہے۔کارتوس رائفل کی گولی سے موٹا ہوتا ہے۔اس کا خول یاتو یا یکمہ ٹین کا بنا ہوتا ہے یا گتے کا اس کے پچھلے حصہ پر ایک ٹوپی ہوتی ہے جس پر بندوق کا ہمیر گھوڑا دبائے زور سے آن کر ضرب لگاتا ہے۔ اس ٹوپی کے آگے وہ روئی ہوتی ہے۔جس میں آتشگیر مادے کی آمیزش ہوتی ہے۔ٹوپی کے ساتھ ملا ہوا مادہ فوراً آگ پکڑتا ہے۔ اور بارود کو جو اس کے آگے بھرا ہوتا ہے۔ اس کو آگ لگا دیتا ہے یہ آگ زور کر کے خارج ہونا چاہتی ہے۔ اس کا دباؤ اور کسی سمت خارج نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لیئے وہ چھروں کو نہایت تیزی سے آگے کی طرف دھکا دیتی ہے۔کارتوس کا سرا کھل جاتا ہے۔ اور یہ چھرے بیرل سے ہو کر اپنی پوری رفتار سے بیرل کے منہ سے خارج ہوتے ہیں۔ اور یہ تمام عمل بیک وقت ہوتا ہے۔جونہی ٹوپی پر ہمیر لگتا ہے۔ ایک دھماکا پیدا ہوتا ہے۔

نشانہ لگانا

کارتوس بھر کر کسی نشانہ کا ایم کرد

جسپر وہ نشانہ مقصود ہو۔ وہ چیز اور مسزل پر لگی ہوئی مکھی اور ا[illegible]ں آنکھ ایک ہی خط مستقیم میں ہونا چاہیئے۔
بٹ کی پوزیشن بعینہ وہی ہو۔ جوکہ رائفل چلانے کی پوزیشن ہوتی ہے۔

جب تینوں اجزا جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ایک ہی خط میں آجائیں۔ تو گھوڑے کو دبانے سے بندوق چل جائیگی اور چھرّے نشانہ پر لگیں گے۔

کارتوس مختلف نمبروں کے ہوتے ہیں اور مختلف حجموں کے جانوروں کے شکار کے لئے بنائے گئے ہوتے ہیں۔ چھوٹے پرندوں کے شکار کے لیۓ ایسے کارتوس ہوں گے جن میں چھرّے زیادہ ہوں۔ عام طور پر چھوٹے نمبر کے کارتوس میں تقریباً ایک صد سے زیادہ گول گول سکے کے بنے ہوئے چھرّے ہوتے ہیں بڑے شکار کے لئے کارتوس میں کم چھرّے ہوتے ہیں۔ مگر ان کی جسامت بڑھ جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے چھرّوں والے کارتوسوں کے نمبر ذیل میں درج ہیں :- ا سے لیکر ۱۱ تک

اور ۲۰ نمبر کے کارتوس قاز اور اسی جسامت کے پرندوں کے شکار کے لئے موزوں ہوتے ہیں۔ ۳ نمبر سے لے کر ۶ نمبر تک مرغابی کی جسامت کے خاکابی پرند کے لئے مصنوع کئے جاتے ہیں

نمبر ۷ و ۸ ۔ اور ۹ گولڈن سنائپ اور چیک [illegible] کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔۔ ۱۰ اور ۱۱ تیتر اور چڑیا کے لئے [illegible]

بی بی (BB) کے کارتوس نمبر ۸ ½ کلنگ اور حوا[illegible] کے شکار کے لئے کام آتے ہیں۔ اس سے قریب فاصلہ پر ہرن کا شکار بھی کیا جا سکتا ہے۔

ایس ایل ایس جی۔ ایم بی۔ ایس جی۔ اور ایل جی۔ ہرن۔ ہڑیال کے شکار میں زیادہ مفید ہیں۔

نیل گائے۔ شیر۔ اور چیتے کا شکار عام طور پر ایل جی کے کارتوسوں سے کیا جاتا ہے۔

ایل جی۔ اور ایم جی کے کارتوس انسانی جان تلف کرنے کے کام بھی آسکتے ہیں۔ اور جب کسی دشمن پر بندوق سے حملہ کیا جائے تو اس وقت یہ اسلحہ کھیل کو یعنی شکار کے کام آنے والے اسلحہ کی حیثیت چھوڑ کر ایک جنگی اسلحہ بن جاتا ہے۔ اور بعض اوقات تو ان کارتوس کی موجودگی اور کام نے کئی آدمیوں کی جانیں۔ ڈاکوؤں سے بھی بچائی ہیں۔ اس لئے بندوق چلانے کی تربیت بھی جانی حفاظت کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

بندوق کی صفائی

بندوق کی صفائی کے لئے بھی وہی طریقہ کم و بیش مستعمل ہوتا

ہے۔ جو کہ رائفل کی صفائی کے لئے بیان کیا جا چکا ہے
استعمال کے فوراً بعد پل تھرو کا استعمال لازمی ہے۔ اس کے بعد بندوق کے پرزہ جات علیحدہ کر کے اس کے کیس میں رکھ دینا چاہیئے۔ استعمال سے قبل پل تھرو سے بندوق صاف کر لیں ذرا سی بے احتیاطی بھی ایک قیمتی سے قیمتی بندوق کی نالیوں کو نقصان دے سکتی ہے ؛

مثلاً اگر مٹی کے چند ذرے یا کاغذ کا معمولی سا ٹکڑا نالی میں لگ جائے تو وہیں سے نالی پھٹ جائیگی۔ اس لئے زمین کے قریب کبھی بھی نالی کو نہ لے جائیں۔

شکار کے لئے سب سے اچھی بندوقیں :- ٹومے جیفرے ہالینڈ اینڈ۔ ہالینڈ۔ ڈبلیو ڈبلیو گرینر کا گنڈول اینڈ ہرلین کی ہیں۔ یہ ساری برمنگھم کی مصنوعہ ہیں پاکستان میں آجکل درے کی بنی ہوئی بندوقیں بھی دستیاب ہوتی ہیں۔ مگر چونکہ یہ خاص احتیاط سے تیار نہیں کروائی جاتیں۔ اس لئے دیر پا نہیں ہوتیں۔ اسی طرح درے کی رائفل میں یہی نقص ہے۔ کہ ان کی نالیاں متواتر استعمال سے گرم ہو جاتی ہیں۔ ان کے پھٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کا فولاد زیادہ صیقل شدہ نہیں ہوتا۔ مگر بعض رائفل جن کو خاص احتیاط سے بنایا جاتا ہے۔ وہ دیر پا ہونے کے علاوہ خاص کام بھی دیتی ہیں۔ مضبوط اور صحیح طور پر نشانہ پر لگتی ہیں۔

بڑے شکار کے لئے مثلاً۔ شیر۔ چیتا۔ جنگلی۔ بھینسا۔ ہاتھی۔ گینڈا۔ مگرمچھ۔ وغیرہ کے لئے رائفل استعمال ہوتی ہے۔

شکار کھیلنے کا سب سے مفید گر یہ ہے کہ جانور کا نشانہ قریب ترین فاصلے سے کیا جائے۔ خواہ رائفل کتنی ہی مار کی ہو۔ اس کے دو فائدے ہیں۔ ایک یہ کہ نشانہ چوک نہیں سکتا۔ دوسرے رائفل کی گولی یا کارتوس اپنے پورے زور سے جانور پر ضرب لگاتی ہے اور جانور بھاگنے کے قابل نہیں رہتا۔

بندوق اور رائفل کا حصول

ہر خاص و عام کو بندوق یا رائفل رکھنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ اس کی اجازت آفیسران مجاز سے حاصل کرنا ہوتی ہے۔

ایک مجوزہ فارم جس کی نقل منسلک ہے۔ اجازت لینے والے کو سپر کرنا پڑتا ہے۔ اور صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع اس کی منظوری کا مجاز ہوتا ہے۔ جس وقت اس درخواست کی منظوری مل جائے تو ہر اسلحہ کے لئے ۱۰/۵ روپے سرکاری خزانہ میں جمع کرانے پڑتے ہیں۔ اور پھر ہر سال 5-8-2 سرکاری خزانہ میں جمع کرانے پڑتے ہیں۔ یہ صرف بندوق یا رائفل کی سالانہ فیس ہے۔

شکار کھیلنے کا لائسنس جدا ہوتا ہے۔ چھوٹے شکار کے

کے لئے ۵/-/- روپے سالانہ جمع کرانے پڑھتے ہیں اور بڑے شکار کے لئے ۸/-/- روپے سالانہ جمع کرائے جاتے ہیں۔ یہ شکاری سالانہ لائسنس کی فیس صرف صوبہ مغربی پنجاب کے لئے ہے دیگر صوبہ جات کے نرخ مختلف ہیں ؛

ختم شد